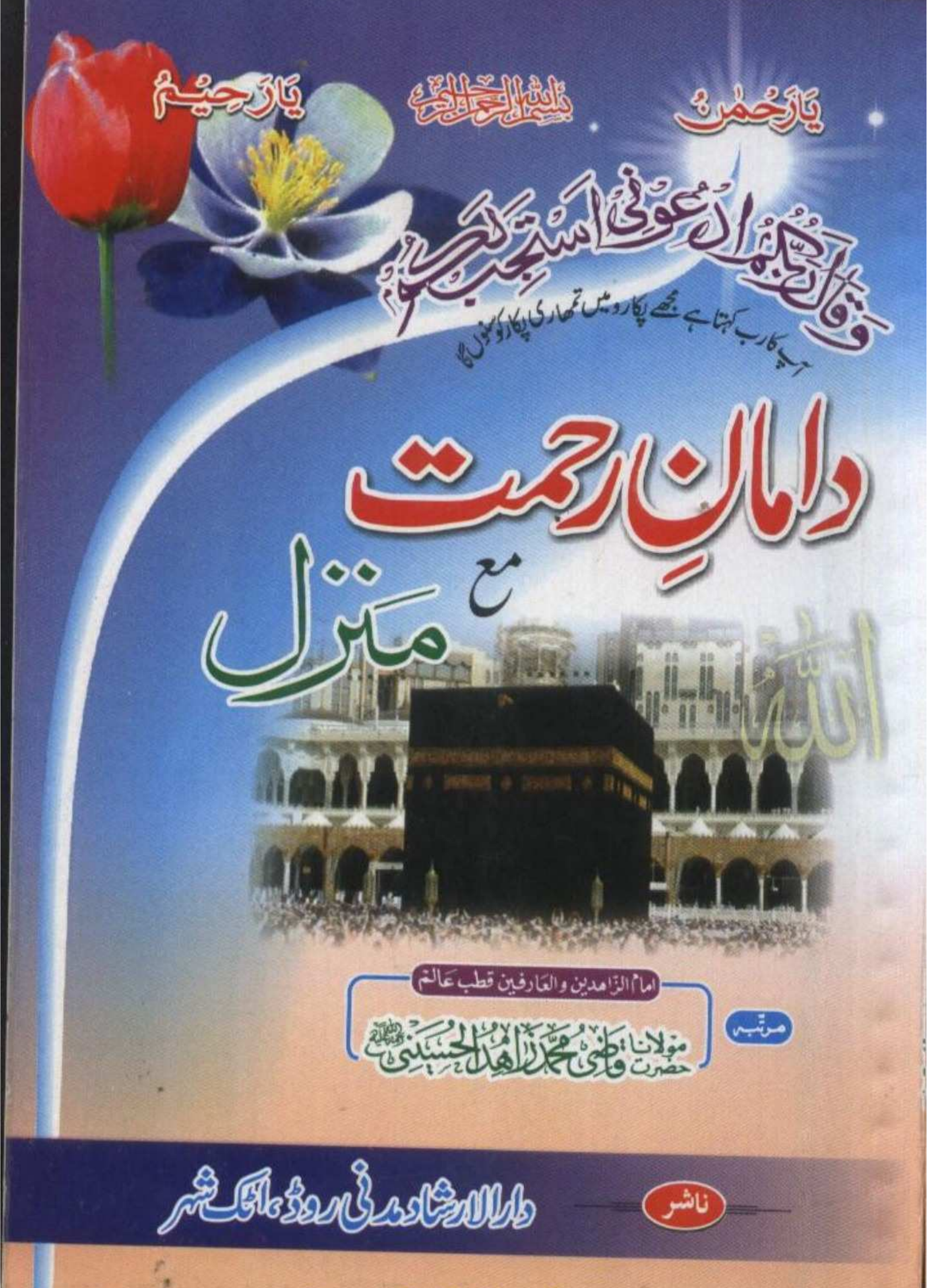


یارحمٰن
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یارحیم
وقال ربکم ادعونی استجب لکم
آپ کا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا
دامانِ رحمت
مع
منزل
امام الزاہدین والعارفین قطب عالم
مرتبہ
حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
ناشر
دارالارشاد مدنی روڈ، اٹک شہر
http://alrishad.net

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

دامانِ رحمت

اللہ تعالیٰ نے رحمتِ دو عالم ﷺ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ﴿سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷﴾

﴿ترجمہ﴾ ''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لیے''۔

اور خود سیّد دو عالم ﷺ نے فرمایا............

اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ ﴿ترجمہ﴾ ''میں اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت ہوں جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بطور تحفہ عطا فرمائی ہے''

چونکہ اس کتاب میں تمام اعمال اور اقوال اسی رحمت کے زیرِ سایہ ہونے کے لیے درج کیے گئے ہیں اس لیے اس کا نام بھی دامانِ رحمت رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس رحمتِ کاملہ کے دامان کا سایہ لازوال نصیب فرمائے۔ آمین

احقر مُرتّب

(حضرت قاضی) مُحمّد زاہدُ الحسینی (رحمۃ اللہ علیہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دامانِ رحمت کی وجہ تالیف

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنا ایک ایسی اہم اور ضروری چیز ہے کہ خُود خُداوند قدوس نے اسکے متعلق اپنے برگزیدہ بندوں (انبیاء علیہم السلام) کو بھی حکم فرمایا ہے۔اوران کی دُعا کے بعض کلمات بھی خُود ہی تعلیم فرمادیئے ہیں۔سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کا طریقہ اختیار فرمایا اور اُمّت کو بھی دُعا کرتے رہنے کا حُکم فرمایا، بلکہ حسبِ موقع اور ضرورت ہر طرح کی دُعاؤں کی تعلیم بھی فرمادی۔چنانچہ حدیث شریف کی تمام کتابوں میں ''کتابُ الدعوات'' کے عنوان سے دعاؤں کا ذکر موجود ہے،اور اس موضوع پر محدثین کرام ؒ نے مستقل کتابیں بھی تدوین فرمائی ہیں۔مثلاً محدث کبیر امام بیہقیؒ م ۴۰۸ھ نے ایک عظیم کتاب ''الدعواتُ الکبیر'' مرتّب فرمائی۔اس طرح ہر دور میں علمائے کرام نے دُعاؤں کے مجموعے مرتّب کیے ہیں۔جیسا کہ حصنِ حصین امام جزریؒ جو بہت مشہور اور معروف ہے۔اور امام سیوطیؒ م ۹۱۱ھ کی عمل الیوم واللیلہ اور عمل الیوم واللیلہ لابن السنیؒ اور کتابُ الدّعوات للنسائیؒ اور فضائل اعمال للقدسیؒ نیز مشہور محدث اور مفسر مُلا علی قاریؒ کی الحزبُ الاعظم جو دعاؤں کا عمدہ مجموعہ ہے۔اور برِّ صغیر کی عظیم شخصیت حکیم الامت مولٰنا اشرف علی تھانویؒ م ۱۳۶۲ھ نے مُناجاتِ مقبول کے نام سے ایسا ہی مجموعہ مرتب فرمایا جس کا اردو نظم میں بھی ترجمہ

ساتھ ہی طبع ہوا ہے اسی طرح مولٰنا محمد کریم بخشؒ نے شعار الاخیار کے نام سے معہ ترجمہ وفوائد دعاؤں کا عمدہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔

اور احقر نے الحزبُ الاعظم ملاّ علی قاریؒ کا ترجمہ ایک جامع اور مفید مقدمہ کے ساتھ آغوشِ رحمت کے نام سے آج سے چند سال قبل شائع کیا تھا، جو مقبولِ عام ہے۔ چونکہ آج کا دور ہماری نافرمانی اور بداعمالی کی وجہ سے پریشانیوں کا دور ہے ہر انسان کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے۔ اس گناہگار کے پاس اکثر بھائی اور بہنیں اپنی پریشانیوں کے مداوا کے لیے تشریف لاتے رہتے ہیں جن کی دلجوئی اور اشک شوئی کو کارِ ثواب سمجھ کر احقر دعواتِ ماثورہ میں سے کچھ نہ کچھ عرض کر دیتا ہے جو بحمدہٖ تعالیٰ مفید ثابت ہوتا ہے، چونکہ کسی پریشان حال کی دلجوئی اور اس کی پریشانی کو دور کرنا بہت بڑا کارِ خیر ہے اس لیے احقر نے عام فائدہ کے لیے چند مفید دعاؤں کا مجموعہ بہ نام دامانِ رحمت مرتب کر دیا جس میں تمام دعائیں وہی ہیں جو قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور علماء باعمل کے ارشادات پر مشتمل ہیں۔ اس مجموعہ میں خصوصیت کے ساتھ دعواتِ حفظ وامان کا اضافہ کیا گیا ہے۔ پریشان حال حضرات ان کو پڑھ سکتے ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ کتاب کافی مقبول ہوئی اور کئی بھائی اور بہنیں اس کے دینی اور روحانی فوائد اٹھا رہے ہیں اور پریشان حال اسے واقعی دامانِ رحمت سمجھ کر پریشانیوں سے نجات حاصل کر رہے ہیں۔

سعادت مندی

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدِّین النَّصِیُحَة: دین نام ہے خیر خواہی کا کسی مسلمان کے ساتھ کسی طرح کی بھلائی کرنا یہ دین ہے، دنیوی لحاظ سے کسی کو کپڑے بنا دیئے، کسی کو کھانا کھلا دیا، رستہ ٹھیک کر دیا، دکھ دینے والی چیز کو رستے سے دور کر دیا، یہ بھی بھلائی ہے مگر یہ عارضی ہے مستقل خیر خواہی وہ ہے جس سے مسلمان کے دین اور شریعت کے احکام سے آگاہی اور اس پر عمل ہو جائے۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ نے خلق خدا کی خدمت، ہدایت اور راہ نمائی کا بڑا کام لیا۔اور تصنیف وتالیف کی صورت میں ایک بہت بڑا خزانہ چھوڑ گئے۔ ضرورت ہے کہ اس علمی ، روحانی اور رشد و ہدایت کے خزانے کو عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

ہم تو بے مایہ لوگ ہیں لیکن رحیم وکریم اللہ اس کیلئے غیب سے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔ ''دامان رحمت'' کی اس اشاعت کیلئے ہمارے محترم صبح صادق حمید صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے توجہ فرمائی اور اخراجات برداشت کیے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ صدقہ جاریہ قبول ومنظور فرمائیں اور جہاں جہاں تک ''دامان رحمت'' کے سایۂ رحمت میں لوگ جگہ پائیں ان کی دعاؤں اور التجاؤں میں ان کا بھی حصہ ہو۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

احقر قاضی محمد ارشد الحسینی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

دُعا کی ضرورت

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ هُمۡ اَكۡرَمُ الۡخَلۡقِ بَعۡدَ النَّبِيّٖنَ وَالرَّحۡمَةُ السَّابِغَةُ عَلٰى اَوۡلِيَآءِ الَّذِيۡنَ هُمۡ مَنَارُ الۡهُدٰى بِالۡيَقِيۡنِ ۝ اَمَّا بَعۡدُ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں اشرف و اعلیٰ بنایا ہے اور دولتِ علم سے نواز کر ساری کائنات پر فرمانروائی کا منصب عطا فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ زمین کی ساری اشیاء کی تخلیق انسان کے لیے ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے......

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۝ (بقرہ:۲۹)

''وہی ذات ہے جس نے زمین کی تمام چیزوں کو تمہاری خاطر پیدا فرمایا ہے''

چنانچہ انسان خداداد قابلیت اور خلافتِ ارضی کے منصب سے سرفراز ہونے کی وجہ سے سمندروں کی تہ سے لیکر خلاء کی بلندیوں تک

رسائی حاصل کر کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔اور کرّہ ارضی سے عروج کر کے چاند کو اپنی منزل بنانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔مگران سب کمالات اور سرفرازیوں کے باوجود اسکی بے بسی اور بے کسی کا یہ عالم ہے کہ نہ آنا اس کے ارادہ واختیار میں ہے اور نہ جانا اسکے صلاح ومشورہ پر منحصر ہے۔

انسان سالوں کے منصوبے اورنظام الاوقات بناتا ہے مگر روز کا مشاہدہ ہے کہ اسکے تمام منصوبے پورے نہیں ہوتے اور آرزوئیں خاک میں مل جاتی ہیں جو اس کے لیے باعث حسرت وخسران ہوتا ہے۔اور دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اوقات مسرت کے شادیانے بجتے بجتے آہ و فغان کی آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں۔اسباب اور ذرائع موجود ہوتے ہوئے بھی آدمی کو ہر مقصود حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔

قسمت تو دیکھیئے کہاں سے ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا

اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ مقصد کے حاصل کرنے کے لیے کوئی ذریعہ اور سبب موجود نہیں بلکہ حالات بھی ناموافق اور مخالف ہیں۔مگر اللہ کی قدرت سے جو راحت اور نعمت اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی اسے اچانک مل جاتی ہے۔

شب و روز کے مشاہدات اور واقعات اس بات کی روشن اور واضح

دلیل ہیں کہ اس نظام کائنات کو چلانے والی کوئی اور ذات ہے۔ جو گرمی کو سردی میں تبدیل کرنے والی ہے۔رات سے دن کو اور دن کو رات سے ہویدا کرنے والی ہے۔ یہ اسی کی قدرت ہے کہ چاہے تو بھائیوں کے ستم رسیدہ چاہِ کنعان میں ڈوبے ہوئے چاند کو شاہِ مصر بنا دے اور انہی ستم گار بھائیوں کو کمال احتیاج کی صورت میں اسکے سامنے پیش کر کے سر بسجود کردے۔اسی طرح وہ چاہے تو مصر کے جابر اور سرکش خدائی کے مدعی فرعون کو بحیرۂ قلزم میں غرق کردے۔موسیٰ علیہ السلام کو ہلاک کرنے کے منصوبے بنانے والوں کو ہلاک کردے اور بے سروسامان ، بے یارومددگاروں کو تختِ شاہی عطا کردے۔

خلافت وعبدیّت

اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے، زمین کی فرمانروائی اور اس کے چپہ چپہ پر تصرف کا حق دیا ہے، دریاؤں، سمندروں، صحراؤں، بلکہ فضاؤں کو اس کے لیے فرشِ راہ بنادیا۔مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حقیقی اختیار اور آخری فیصلہ اپنے ہی تصرف اور اختیار میں رکھا ہے۔انسان کو اگرچہ مالکِ مجازی بنایا گیا ہے مگر قدرت اور طاقت کا سرچشمہ صرف اور صرف اسی کی ذات ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ جلّ شانہٗ ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝

(الملک......۱)

بڑی ہی برکت والا ہے وہ خُدا جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے
اور وہ ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

اس لیے انسان کی کامیابی اور کامرانی، حقیقی نجات اور فلاح تب ہی ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے اسی کی عطا کردہ طاقت اور صلاحیت سے کام لیتے ہوئے اپنی محنت اور عمل کو کام میں لائے لیکن وہ اعتماد اور نتیجہ کے لیے صرف اللہ تعالٰے ہی پر توکّل اور بھروسہ رکھے امام الانبیاء سیّدِ دو عالم جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی فرمایا......

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۝ (آل عمران......۱۵۹)

پس جب پختہ ارادہ کرلیں تو بھروسہ اللہ ہی پر رکھیئے۔

اس بھروسہ اور توکّل کا ظہور اس صورت میں ہوگا کہ بندہ اپنی طاقت کے مطابق اسباب بھی مہیا کرے اور مالکِ حقیقی کے سامنے دستِ بندگی بصورت دُعا دراز کرے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دُعا توکّل علیٰ اللہ کے خلاف نہیں بلکہ دُعا بھی اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کی ایک صورت ہے اور حقیقت میں توکل اسی کا نام ہے۔ نہ کہ ترکِ اسباب کرکے بیٹھ جائیں اور کہیں کہ ہم اللہ پر توکّل کرتے ہیں۔

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر انجام اسکی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

☆ دُعا صبر کے خلاف نہیں ☆

دُعا کرنا صبر کے بھی خلاف نہیں۔صبر کا معنی یہ ہے کہ ہر وہ کام جوانسان کی تمنّا اور خواہش کے خلاف ہوا سے اس لیے برداشت کرنا کہ وہ خالق اور مالک کی مرضی اور حکم ہےاور اسکی بجا آوری میں دم مارنے اور کسی شکوہ شکایت کی گنجائش نہیں،اور اسکے ہر حکم کے آگے بلاچوں وچرا سر تسلیم خم کردے۔مگر طبعی طور پر طبیعت پر گرانی پیدا ہونے سے سلامتی اور عافیت کیلئے دُعا مانگنا ضروری ہے۔انسان چونکہ ضعیف البنیان ہے

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء۲۸)

اورانسان کمزور پیدا ہوا ہے۔

اس لیے اس میں گراں بوجھ اُٹھانے کی طاقت نہیں۔اللہ تعالیٰ نے تخفیف کے لیے ایمان والوں کوخود ہی یہ دُعا سکھلائی ہے۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ؕ (بقرہ آیت نمبر ۲۸۸)

اے ہمارے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی (دنیا وآخرت میں) ہم میں طاقت نہیں ہمارے سر پر نہ رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت ایّوب علیہ السلام نے انتہائی بیماری کی حالت میں کمال عبدیت وبندگی کا اظہار کرتے ہوئے صحت کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی تو اللہ تعالےٰ نے صحت تامہ اور عافیت کاملہ عطا فرمانے کے ساتھ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ○

(بیشک ہم نے اسے صابر پایا) کے تمغۂ امتیاز سے نوازا۔
اور حضرت ایوب علیہ السلام صابر کے لقب سے مشہور ہوئے۔فرمایا۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الانبیاء......۸۳)

''اور ایوب (علیہ السلام) کہ جب انہوں نے (مرضِ شدید میں مبتلا ہونے کے بعد) اپنے رب کو پکارا (دعا کی) کہ مجھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔''

حدیث میں وارد ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابیؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جو بیماری سے چوزے کی طرح دبلا ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تُو خُداوند قدوس سے کچھ (دعا) مانگا کرتا تھا۔؟ مریض صحابیؓ نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں دعا میں یہ کہتا تھا ''اے میرے خُدا تُو نے جو سزا مجھے قیامت میں دینی ہے وہ دنیا ہی میں دیدے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبحَانَ اللہ! کیا تیری طاقت ہے کہ تُو اس کو برداشت کر سکے۔اللہ تعالیٰ سے دونوں جہانوں کی بہتری مانگ۔ چنانچہ اسنے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمادی۔(مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب نہ مانگا کرو بلکہ عافیّت اور درگذر کرنے کی دُعا کیا کرو کہ وہ آزمائش سے محفوظ رکھے۔

دُعا کمال عبادت ہے

مُسلمانوں کا یہ متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے نبی (علیہم السلام) برگزیدہ اور نیکی وتقوٰی کے اُس اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں جس پر کوئی دوسرا انسان نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوّت کی صداقت کیلئے معجزات عطا فرمائے، اور اپنی معرفت وقربت کا بلند تر مقام بخشا۔ مگر کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنے کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ ہر نبی نے حسبِ موقع اور ضرورت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی دستِ سوال دراز کیا۔ اور قرآن مجید میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خُود انبیاء علیہم السلام کو خصوصًا سب نبیوں کے سردار جنابِ محمدؐ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دُعا کرنے کا حکم فرمایا ھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا صرف اپنی حاجات کے حصول کیلئے ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو خُداوندِ قدوس کا بندہ ثابت کرنے کیلئے بھی ہے۔

اسی لیے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃُ والسّلام نے ارشاد فرمایا راحت و آرام اور مصیبت و تکلیف میں بھی خُداوندِ قدّوس سے نہ مانگنا خود کو بہادر اور مصائب برداشت کرنے والا جتلانے کے مترادف ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے لوگوں کے لیے کہ جن کو دُعا کرنے کی پرواہ نہیں ہوتی سخت وعید فرمائی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ

بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر کسی وقت اسباب میسّر نہ بھی ہوں تو پھر بھی خالقِ اسباب پر مکمل بھروسہ رکھو۔ قرآنِ مجید میں حضرت مُوسٰی کا مفصل تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ موسٰی علیہ السلام کا مقابلہ اس وقت کے جابر بادشاہ فرعونِ مصر اور اس کی قوم سے تھا، جسے ہر طرح کا ساز و سامان اور دنیوی اسباب و ذرائع میسّر تھے۔ دوسری طرف حضرت موسٰی علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل فرعونیوں کی غلام تھی، اور اسباب و ذرائع سے محروم تھی۔ مگر موسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تُم اپنے خالق و مالک کے آگے دستِ سوال پھیلاتے رہو۔ کیونکہ وہی تمہارا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے......

وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ ○ (سورۂ یونس......۸۴)

اور موسٰی (علیہ السلام) نے فرمایا اے میری قوم اگر تُم (سچے دل سے) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر توکل کرو اگر تم (اسکی) اطاعت کرنے والے ہو۔

یہ حُکم ملنے پر حضرت موسٰی علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالٰی سے دُعا کرتے ہوئے یہ درخواست کی......

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○

(یونس آیت نمبر ۸۵ـ۸۶)

انہوں نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ پر توکل کیا (پھر دُعا کی) اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنانا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافروں سے نجات دے۔

زمانہ شاہد ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ اس بے سروسامان قوم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر کامل فتح عطا فرمائی اور فرعون خائب و خاسر ہو کر بمعہ فرعونیوں کے بحیرۂ قلزوم میں غرق ہو گیا۔

ایک حدیث میں وارد ہے..........

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ''یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے''

اس حدیث میں بے سروسامانی کے باوجود دُعا کا ہتھیار استعمال کرنے کی ترغیب ہے۔

☆ دُعا انسانی فطرت کا تقاضا ہے ☆

اکثر مشاہدہ ہے کہ ہر انسان مصیبت اور تکلیف کے وقت کسی آسرے اور سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ اور دل وزبان سے کسی فریاد رس کی تلاش میں رہتا ہے۔ جیسا کہ ایک چھوٹا بچہ بھی ناسمجھی کے وقت اپنی زبان کے ناتمام الفاظ میں طبعی ضرورت اور خواہش کے حصول کیلئے امداد کی تلاش میں رو رو کر التجا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں ہر انسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، کسی نہ کسی معاون و مددگار کا مُحتاج ہوتا ہے۔ اس لیے

کوئی مردِ آہن مشہور ہُوا، یا رُستمِ زمان، اور فولادی انسان کہلایا۔ آخر اسے بھی کسی نہ کسی وقت جائے پناہ کی تلاش کی احتیاج ہُوئی۔ کبھی بندوں کے آگے جُھک گیا اور کبھی تلسی اور پیپل کے درخت کے آگے سربسجود ہوگیا۔ اسی طرح لات ومنات جیسے فرضی ناموں کو پکارنا بھی انسان کی بے بسی اور مُحتاجی کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ ساری چیخ و پکار اور آہ وبکا اُس مخلوق کے سامنے کیجاتی ہے جوخُود مُحتاج اور بے بس ہے۔ یا جس کا وجود ہی فرضی اور من گھڑت ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ ربّانی ہے......

وَمَادُعَآءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّافِي ضَلَالٍ (الرعد آیت نمبر ۱۴)

اور کافروں کا (ان معبودانِ باطلہ سے) دُعا کرنا محض بے اثر ہے۔

لیکن جوسعادت منداور خُوش بخت اُس ذات کو پکارتے ہیں، اور اس کے آگے اپنی حاجت اور ضرورت کا اظہار کرتے ہیں جس کے قبضۂ قدرت اور تصرف میں ہر چیز ہے اور جو ہر شے پر قادر ہے۔ اُن کو اپنی دُعا کی قبولیّت کا پورا یقین ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید میں حضرت زکریّا علیہ السلام کی دُعا کا ذکر ہے۔

وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۴)

اے میرے پروردگار میں تُجھ سے مانگ کر (پہلے بھی کبھی)

محروم نہیں رہا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہر پریشانی اور مُصیبت اور ضرورت کے وقت خُداوندِ قدوس کی بارگاہ میں رجوع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ حُضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"تمہیں چاہیے کہ اپنی سب مُرادیں اپنے رب سے مانگتے رہو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹُوٹ جائے اور اگر نمک بھی ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو"۔ (مشکوٰۃ شریف)

مقصد یہ ہے کہ بندہ کا ہر وقت اور ہر حال میں اپنے مالکِ حقیقی اور خالق کے ساتھ تعلّق قائم رہنا چاہیے، اور کسی وقت بھی اسکی یاد سے غافل نہ ہو اور حکم عدولی نہ کرے اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

حُضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے......

"چاہیے کہ تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند کرتا ہے جو اس سے مانگتا ہے سوال کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا وہ اس پر غضب ناک ہوتا ہے"۔ ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

اسی لیے حضور سیّدِ دو عالم ﷺ نے ہر وقت اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ خواہ آرام کی حالت ہو یا تکلیف کی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے رہیں تا کہ آنے والے مصائب سے محفوظ رہیں۔

مشکوۃ شریف کی ایک حدیث میں ھے۔

اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ لِمَا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ ○

ترجمہ ''دُعا فائدہ دیتی ہے اس مصیبت کے دور کرنے کیلئے جو آ چکی ہے۔اور اس مصیبت سے محفوظ رہنے کیلئے جو ابھی نہیں آئی پس اے اللہ کے بندو تم پر دُعا کرنا لازم ہے''۔

اس ارشادِ گرامی میں سیّدِ دو عالم ﷺ نے مندرجہ ذیل امور کی راہنمائی فرمائی ہے۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ دُعا کیلئے کسی تکلیف یا پریشانی کا انتظار کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت اور اسکی رحمت کیلئے دُعا کرتا رہے تا کہ آنے والی مصیبت سے محفوظ رہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو لازم ہے کہ وہ دُعا کو اپنا مستقل شعار بنائیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے..........

اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّہُمَا صِفْرًا (ترمذی۔ابوداؤد۔بیہقی)

بیشک تمہارا رب بڑا حیا والا ہے اور بڑا سخی ہے جب بندہ اسکے آگے دونوں ہاتھ دُعا کیلئے اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتا ہے۔

اُمّتِ مُحَمّدیہ کی خصوصیّت

اللہ تعالیٰ نے سیّدِ دو عالم ﷺ کی اُمت کو کئی ایسی خصوصیات سے نواز ہے جو کسی اور نبی (علیہ السلام) کی اُمّت کو عطا نہیں ہوئیں مثلاً.............

☆ بوجہ عذر، وضو اور غسل جنابت نہ کر سکنے کی حالت میں صرف تیمّم کر لینا۔

☆ مسجد کے علاوہ بھی آدمی جہاں کہیں ہو گھر میں ہو، یا جنگل میں ہو، صحرا میں ہو، نماز کا وقت آنے پر وہاں ہی نماز ادا کر لینا جائز ہونا وغیرہا۔ ان خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ......پہلی امتوں پر جب کوئی تکلیف آتی یا ان کو کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ اپنے نبی (علیہ السلام) کے پاس حاضر ہوتے اور وہ ان کیلئے دُعا مانگتے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کا مُوسیٰ علیہ السلام سے چند چیزوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کی درخواست کرنا سورۂ بقرہ میں مذکور ہے۔

اسکے برعکس حضور ﷺ کی اُمت کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ سکتی ہے۔ ﴿مسلک السّادات صفحہ نمبر ۱۴﴾

چند دُعاؤں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے خود انبیاء علیہم السّلام کو تعلیم فرمائیں

قرآنِ عزیز میں انبیاء علیہم السّلام کی دُعاؤں کا ذکر ہے ۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ کسی نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء اور تعلیم کے بغیر دُعا نہیں کی ۔ کیونکہ دُعا کے فوراً بعد اسکی قبولیّت کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ اور بعض دُعاؤں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہونے کی تصریح بھی فرمادی گئی ہے ۔ چنانچہ سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام نے جنّت سے زمین پر اترنے کے بعد جو دُعا دربارِ خُداوندی میں کی تھی اسکے متعلق یہ تصریح قرآنِ مجید میں ذکر ہے ۔......

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرہ آیت ۳۷)

پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے (اور معافی مانگی) اسنے قصور معاف فرمادیا بیشک وہ بہت معاف کرنے والا مہربان ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے مزید دُعائیہ کلمات کا ذکر سورۂ اعراف میں اس طرح ہے......

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (الاعراف......۲۳)

(آدم وحوّا دونوں) کہنے لگے اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اگر آپ ہماری مغفرت نہیں کریں گے اور ہم پر رحم نہیں کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائے گا۔

☆ حضرت نُوح علیہ السلام کو طوفان کے وقت کشتی میں سوار ہونے کے وقت یہ دُعا تعلیم فرمائی کہ جب کشتی میں سوار ہو چکیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا کر یوں دُعا کریں......

قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝

(المؤمنون آیت نمبر ۲۹)

اے میرے ربّ مجھے زمین پر مبارک جگہ اُتارنا اور تُو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

☆ امام الانبیاء سیّدِ دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دُعا تعلیم فرمائی......

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

(الاسراء آیت نمبر ۸۰)

اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینہ میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (مکّہ سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے زور اور قوت کو میرا مددگار بنائیو۔

☆ اسی طرح حضورِ انور ﷺ کو از زیادِ علم کیلئے دُعا تعلیم فرمائی......

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۴)

اور دُعا کیجیے اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجیے۔

☆ اور غفران و حصولِ رحمت کیلئے دُعا تعلیم فرمائی......

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(النور......۱۱۸)

اور یوں دُعا کیجئے! اے میرے رب بخشش فرما اور رحم فرما اور تُو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

﴿عجز و انکسار﴾

اللہ تعالٰی سے ہمیشہ یہ دُعا کرے کہ "یا اللہ میں بہت ہی کمزور انسان ہوں تیری کسی بھی آزمائش کے قابل نہیں تُو میری ہر غلطی کو معاف فرما اور مجھے ہر پریشانی سے اس طرح بچا جس طرح چھوٹے کمزور اور ناتواں بچے کو اپنی رحمت کے ساتھ بچاتا ہے"۔

☆ اسی طرح قرآنِ عزیز کی آخری دو سُورتیں بھی بطورِ دُعا کے نازل ہوئی ہیں۔ اس جگہ چند دیگر انبیاء علیہم السّلام کی دُعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی متعدد دُعائیں قرآنِ مجید میں مذکور ہیں ان میں صرف دو ملاحظہ کریں......

﴿۱﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ (سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۴۱)

اے میرے پروردگار مجھے (ایسی توفیق عنایت کر) کہ نماز کو قائم رکھوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے ہمارے پروردگار میری دُعا قبول فرما۔

﴿۲﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

(الشعرا ......۸۱)

اے میرے پروردگار مجھے حکمت عطا فرما اور (مراتب قرب میں مجھے اعلیٰ درجہ کے) نیک لوگوں میں شامل فرما۔

☆ حضرت شعیب علیہ السلام کے دُعائیہ کلمات......

وَمَا تَوْفِيْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

(سورۂ ھود......۸۸)

(عمل اور اصلاح کی توفیق) صرف اللہ کی ہی مدد سے ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف (تمام امور میں) رجوع کرتا ہوں۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے جابرانہ رویّہ کے مقابلہ میں دُعا:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(المؤمن آیت نمبر ۴۴)

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگران ہے۔

☆ حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ (الانبیاء..۸۹)

اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا (لاوارث) مت چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔

☆ حضرت ایُّوب علیہ السلام کی بیماری سے صحت کیلئے دُعا............

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (الانبیاء۸۳)

مجھ کو تکلیف پہونچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

☆ حضرت یُونس علیہ السلام کی قعرِ ظلمات میں دُعا............

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

(الانبیاء......۸۷)

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ سب نقائص سے پاک ہیں میں بیشک قصوروار ہوں۔

☆ حضرت یُوسف علیہ السلام کی دُعا............

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ (یوسف......۱۰۱)

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تُو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے فرمانبرداری کی حالت میں

وفات دینا اور مجھے (اپنے) خاص بندوں میں شامل کر دے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا............

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝ (المائدہ......۱۱۴)

عیسیٰ بن مریمؑ نے دُعا کی اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں (سب کیلئے) عید ہو (خوشی کا باعث ہو) اور ہمیں رزق عطا فرما تُو بہتر رزق دینے والا ہے۔

قرآنِ عزیز نے تمام انبیاء علیہم السّلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ہر حال میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے۔ اور اسکی بارگاہ میں دست بدُعا رہتے تھے۔ سورۂ انبیاء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے............

إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ۝ (الانبیاء......۹۰)

یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و خوف کیساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

بعض نیک لوگوں کی دُعائیں بھی قرآنِ عزیز میں وارد ہیں۔

☆اصحابِ کہف کی دُعا...........

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝

(الکہف......۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے بخشش دے اور پوری کردے ہمارے کام کی درستی۔

☆ آسیہ خاتون رَضِيَ اللهُ عَنهَا کی دُعا......

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

(التحریم آیت نمبر ۱۱)

اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اسکے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے۔

☆اوقاتِ مقبولیّت☆

سب اوقات اللہ تعالیٰ کے ہیں مگر بعض اوقات میں خصوصیّت کے ساتھ دُعا ضرور اور جلدی قبول ہوتی ہے۔وہ درج ذیل ہیں...........

(۱)......فرض نمازوں کے بعد

(۲)......ختمِ قرآنِ مجید کے بعد

(۳)......اذان اور اقامت کے درمیان

(۴)......رات کے آخری حصّے میں

(۵)......جُمعہ کی خاص ساعت میں
(۶)......شدید بیماری کی حالت میں
(۷)......مسافری کی حالت میں
(۸)......روزہ کے افطار کے وقت
(۹)......بارانِ رحمت کے نزول کے وقت
(۱۰)......شبِ قدر میں
(۱۱)......عُرفہ کے دن میدانِ عرفات میں
(۱۲)......جُونہی کعبۃُ اللہ شریف پر نظر پڑے
(۱۳)......اعلاءِ کلمۃُ اللہ کیلئے جہاد کے سفر کے وقت
(۱۴)......میدانِ جہاد میں جنگ کے وقت
(۱۵)......میدانِ جہاد میں جب کمزور ساتھی ساتھ چھوڑ جائیں
(۱۶)......ماں، باپ کے چہرے کی طرف شفقت ومحبّت کی نظر سے دیکھتے وقت

☆ چند مفید دُعائیں اور مفید ترین نظامِ عبادت ☆

بِسۡمِ اللّٰهِ شریف بڑا بابرکت کلام ہے۔ کسی مقصد کی برآری کیلئے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اسکا ورد بہت مفید ہے۔ قرآنِ عزیز میں مذکور مندرجہ ذیل طریقہ سے اسکا پڑھنا روایات سے ثابت ہے۔
پارہ نمبر ۱۹ سورۃُ النّحل آیت نمبر ۳۰-۳۱ میں ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○

یہ آیت حضرت سلیمان علیہ السلام کا وہ مکتوبِ گرامی ہے جو آپ نے یمن (سبا) کی ملکہ کو لکھا تھا اور وہ فرمانبردار ہو کر حاضر ہوگئی تھی۔ اسکا ترجمہ یہ ہے۔ ''وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ یہ ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ کہ زور نہ کرو میرے مقابلہ میں اور چلے آؤ میرے سامنے حکم بردار ہو کر''۔

کسی سرکش اور جابر شخص کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اسکا پڑھنا مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون فرماتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ ○ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ ○ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ رَبِّيْ ○ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا ○ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○



سورۂ یٰسٓ

اس سورت کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ جنابِ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورۃ یٰسٓ قرآنِ کریم کا دل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا وظیفہ اور تلاوت تمام عُلماء کرام اور اولیائے عظام کا معمول رہا ہے۔ احقر کا مشورہ یہ ہے کہ سورۃ یٰسٓ کی تلاوت مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق بہت ہی مفید ہے۔

O حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی قدّس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورۂ یٰسٓ قرآنِ عزیز کا دل ہے اور سحری کا وقت رات کا دل ہے اگر تہجّد پڑھنے والا شخص اپنے دل میں خُداوندِ قدوس کی عظمت اور رحمت کا یقین کرتے ہوئے سورۃ یٰسٓ پڑھے گا تو اس کیلئے کافی اجروثواب کے حصول کا ذریعہ بنے گا۔

O دوسرا طریقہ ''ختمِ ہفت سلاطین'' کا ہے۔ جو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدّس سرہٗ العزیز سے منقول ہے۔ اور احقر کو اسکے پڑھنے کی آپ سے اجازت حاصل ہے۔ اس طریقہ کے مطابق پڑھنا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام مشکلات کے ازالہ اور جائز مقاصد کے حصول کیلئے مجرّب پایا گیا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ ہے

پہلے شروع میں یٰسٓ کا کلمہ گیارہ ۱۱ مرتبہ پڑھیں، پھر بارھویں دفعہ اسے سورۂ یٰسٓ شروع کردیں اور سورۃ کی ہر مُبِیْنٍ پر پہنچ کر پھر ابتدا سے شروع کریں۔ اس طرح آخری مُبِیْنٍ پر پہنچ کر ابتدا سے نہ لوٹائیں بلکہ آخر تک سورۃ کو ختم کردیں۔

یہ وظیفہ ختم ہفت سلاطین سوموار کے دن شروع کرکے بروز اتوار (ساتویں دن) ختم کردیں۔ نیز ہر دن کا وظیفہ پورا کرنے کے بعد مندرجہ ذیل اولیائے کرامؒ کے نام کا ایصالِ ثواب کرکے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کیلئے دُعا مانگیں۔ نیز یہ ختم ہمیشہ پڑھتے رہیں اسکی بہت برکتیں اور فائدے ہیں۔

بروز سوموار .... حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

بروز منگل .... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

بروز بُدھ .... حضرت محمد حُسین سنجر رحمۃ اللہ علیہ

بروز جمعرات .... حضرت احمد خِضر وَیہ رحمۃ اللہ علیہ

بروز جُمعہ .... حضرت قاضی محمد اسمٰعیل سامانی رحمۃ اللہ علیہ

بروز ہفتہ .... حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

بروز اتوار .... حضرت سُلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

اگر ہو سکے تو کسی ایک دن ایک بار پڑھ کر ان سب بزرگوں کی روح

کو مجموعی طور پر ایصالِ ثواب کر دیں اور کچھ صدقہ بھی کر دیں۔

O دورِ حاضر کے امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ العزیز کا ارشاد ہے کہ بعد از نمازِ عشاء سورۃ یٰسٓ اس طرح پڑھے۔ ہر مُبِیْنٌ پر اللہ تعالیٰ کے اسماء یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ. گیارہ بار پڑھیں۔ جب سورۃ کی آخری آیت اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ۔ پر پہنچیں تو اللہ تعالیٰ کے اسماء یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیْ یَافَتَّاحُ پڑھ کر سورۃ کی تکمیل کریں۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ انشاء اللہ اس سے رزق میں فراوانی ہوگی۔

☆☆☆☆☆

نوافل برائے قضائے حاجات

﴿از مکتوبات شیخ الاسلام جلد نمبر ۴﴾

مشکل میں آسانی کیلئے مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق چار رکعت نماز نفل بیک سلام ادا کرنا مفید ہے۔

طریقہ نمازِ عشاء کی اذان کے بعد نماز سے پہلے چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں۔

☆ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک سو ﴿۱۰۰﴾ بار پڑھیں
لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

☆ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک سو ﴿۱۰۰﴾ بار
رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

☆ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک سو ﴿۱۰۰﴾ بار
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

☆ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سو ﴿۱۰۰﴾ بار
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝

اور سلام پھیرنے کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ ایک سو بار پڑھ کر سجدہ میں سر رکھ کر دُعا مانگیں۔ انشاء اللہ مشکل آسان ہوگی۔ اگر فرصت ہو تو یہ نماز ہمیشہ پڑھتے رہیں ورنہ بوقتِ ضرورت پڑھ لیا کریں۔

﴿ف﴾ ان آیات کا ترجمہ اور مختصری وضاحت درج ذیل ہے۔

پہلی آیت کا ترجمہ

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ایسا کوئی ہے جس سے امداد طلب کی جا سکے، تُو تمام کمزوریوں اور عیبوں سے پاک ہے، بیشک میں اُن لوگوں میں سے تھا جو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔ (اپنی قدر کم کرنے والے ہیں)۔ (الانبیاء نمبر ۸۷)

یہ دُعا حضرت یُونس علیہ السلام نے اس وقت کی جبکہ آپ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ چکے تھے۔ اور کوئی ذریعہ وسیلہ رہائی کیلئے نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ دُعا قبول فرمائی اور اسی وقت آپ کو اس مچھلی نے دریا کے کنارے پر پھینک دیا۔ پارہ نمبر ۲۲ میں ارشاد فرمایا:

''اگر یونس علیہ السلام تسبیح نہ پڑھتے تو اسی مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتے'' ۔۔۔ یعنی مچھلی بھی زندہ رہتی اور یونس علیہ السلام بھی اس کے پیٹ میں زندہ رہتے، یہ مچھلی ان کیلئے قبر بن جاتی۔ جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السّلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

دوسری آیت کا ترجمہ

''اے میرے پالنے والے مجھے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے اور تُو سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے'' (الانبیاء نمبر ۸۳)

یہ دُعا حضرت ایوّب علیہ السلام کی ہے، جب آپؑ کی ساری اولاد فوت ہو گئی اور مال بھی ہلاک ہو گیا اور آپؑ بیمار بھی ہو گئے، سب تکالیف کو صبر

سے برداشت کرتے رہے، مگر آخر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بدن کی صحت عطا فرمادی اور مال اور اولاد سے بھی نوازا۔

تیسری آیت کا ترجمہ

''اور میں اپنا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ بندوں کے حالات دیکھنے والا ہے''۔ (المومن نمبر۴۴)

یہ دُعا حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی ہے، جب فرعون نے آپؑ کے خلاف تمام وہ کاروائیاں کرلیں جن سے آپؑ کو سخت نقصان پہنچ سکتا تھا تو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی تمام تدابیر کو نہ صرف ناکام بنایا بلکہ فرعون اور اس کی ساری قوم غرق ہوگئی۔ اور حضرتِ مُوسیٰ علیہ السلام کو مصر کی حکومت عطا ہوگئی۔

چوتھی آیت کا ترجمہ

''اور کہا انہوں نے ہم کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور بہتر کارساز ہے''۔ (آل عمران نمبر۱۷۳)

یہ دُعا صحابۂ کرامؓ نے اس وقت فرمائی جبکہ غزوۂ اُحد میں مکّہ کے کافروں سے لڑائی میں ستّر (۷۰) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنہُم شہید ہوگئے تھے اور کافر فاتحانہ غرور میں واپس جارہے تھے۔ مدینہ منوّرہ سے کچھ فاصلہ پر جاکر انہوں نے دوبارہ حملہ کا فیصلہ کیا تاکہ مسلمانوں کو ختم کردیا جائے جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنہُم کو یہ اطلاع ملی تو اُن کی قوتِ ایمانی کو ایسا جوش آیا کہ انہوں نے کافروں پر حملہ کردیا جس میں کئی

کافر مارے گئے اور کئی زخمی حالت میں اپنا ساز و سامان چھوڑ کر مکہ کو بھاگ گئے۔اللہ تعالیٰ کو ان کامل ایمان داروں کی یہ دُعا ایسی پسند آئی کہ قرآنِ عزیز میں نازل فرمادی۔

﴿ف﴾ اس کی تشریح صفحہ ۸۵ پر آرہی ہے۔

﴿پانچویں آیت کا ترجمہ﴾

"اے میرے پالنے والے اب میں مغلوب ہو چکا ہوں پس تُو میری مدد فرما"۔(القمر نمبر ۱۰)

یہ دُعا حضرت نُوح علیہ السلام کی ہے جو قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرماتے رہے صرف چند خوش بخت ایمان لائے باقی قوم نے آپؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، اس وقت آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ایسا جوش آیا کہ اس وقت کی ساری دُنیا پانی میں غرق ہوگئی صرف آپؑ کی کشتی ہی بچی۔

یہ نماز عشاء کی اذان کے بعد اور نماز سے پہلے پڑھی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور ان تمام دُعاؤں کی روشنی میں دونوں ہاتھ دُعا کیلئے پھیلائے جائیں اور اس قدر روئے کہ زبان سے کچھ بولنے کی بجائے اپنے رُخساروں کو آنسوؤں سے اس قدر تر کردے کہ وہاں سے آنسو بہہ کر ہتھیلیوں کو تر کردیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے اِنشاءاللہ دُعا فوراً قبول ہوگی۔

تنبیھہ: یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضروریات کا ذمہ لیا ہے فضولیات کا نہیں

☆بعض سُورتوں کے فوائد☆

قرآنِ عزیز اگرچہ مکمل رحمت اور برکتوں کا مخزن ہے مگر بعض سورتوں اور آیات کی کچھ خصوصیات، درجات، اور فضائل ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں جناب رسالت مآب سیّد دو عالم ﷺ کے ارشادات سے واضح ہے۔

☆ ایک حدیث میں ہے۔ ''جو شخص نمازِ مغرب کے بعد سورۂ واقعہ کی [بطور وظیفہ] تلاوت کرتا رہے گا اُسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور وہ مالی مشکلات کا شکار نہیں ہوگا''۔

☆ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے''۔ اس لیے اسکا نام سورۃُ الشفاء بھی ہے۔

مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ کو ایمان و یقین کیساتھ پڑھے تو ہر بیماری سے شفاء پائے۔ اس سورۃ کو چینی کے برتن پر عرقِ گلاب اور زعفران و کستوری کی سیاہی سے لکھ کر چالیس روز تک مریض کو پلانا امراضِ ظاہری و باطنی کیلئے مجرب ہے۔ ﴿مظاہرِ حق﴾

☆ سیّدِ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے ''اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے'' ﴿مسلم﴾

☆ ایک اور حدیث میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا'' سورۂ بقرہ کے اخیر میں دو آیتیں ہیں جو شخص ان کو رات میں پڑھے وہ اس کیلئے ﴿ہر قسم کے شر اور آفت کیلئے﴾ کافی ہوتی ہیں''۔ ﴿بخاری و مسلم﴾

☆ ایک حدیث میں ہے کہ ''جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کو جنّت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے''۔ ﴿نسائی۔ابنِ حبّان﴾

اسی طرح علمائے کرام اور صوفیائے عظامؒ نے بھی بعض سورتوں کے فوائد ارشاد فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہُ العزیز نے ایک عالمِ دین کے ناجائز طور پر ایک مقدمہ میں ملوّث ہوجانے کی بناء پر ان کو ارشاد فرمایا کہ سورۃُ الفتح اور سورۃُ الطّور کی روزانہ (بطورِ وظیفہ) تلاوت کریں تو انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔ ان صاحب نے اس پر عمل کیا تو اللہ کے فضل وکرم سے باعزّت بری ہوگئے۔

سُورَةُ الْقُرَيْش کا عَمل

حضرت مدنی قدّس سرہٗ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور امام الھدٰی حضرت مولانا عبیداللہ انور نوّر اللہ قبورھم کا ارشاد ہے کہ اگر سورۃُ القریش روزانہ تین سو بار بمعہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی جائے تو امن وعافیت نصیب ہو۔ اور رزق میں بھی فراوانی ہوگی۔

سُوْرَةُ النَّصَر

آج کل خاندانوں میں خلفشار اور بے چینی اور اولاد میں بے راہ روی پائی جاتی ہے۔ اگر بعد از نمازِ فجر اس سورۃ کو گیارہ بار پڑھ کر کسی چیز پر یا پانی پر دم کر کے کھلایا پلایا جائے گا تو امن و راحت کی کیفیت پیدا ہوجائے گی۔

رہنا چاہیے.......

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا

یا اللہ مجھے میری نظر میں چھوٹا دکھا اور (دوسرے) لوگوں کی نظر میں بڑا دکھا

﴿۶﴾ طلبہ علوم دینیہ اور اہلِ علم حضرات کیلئے دُعا.............

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ (ال عمران.......۸)

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت حاصل ہوجانے کے بعد کجروی کی طرف نہ لیجانا اور اپنے پاس سے رحمت کی بخشش فرما بیشک تو بہت (عطیات) بخشنے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے دو ناموں يَا فَتَّاحُ يَا عَلِيْمُ کا ورد زیادہ کرنا مفید ہے۔

﴿۷﴾ تاجر اور کاروباری حضرات اور ملازمین کیلئے یہ دُعا مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اے اللہ میری رزقِ حلال سے کفایت فرما اور حرام سے بچا (دور رکھ) اور مجھے اپنے فضل سے اپنے غیر سے مستغنی کردے۔

﴿۸﴾ شادی کیلئے مندرجہ ذیل آیت بعد از نمازِ عشاء تین سو (۳۰۰) بار اوّل و آخر تین تین بار درود شریف کیساتھ ۴۱ دن تک پڑھیں انشاء اللہ

شادی کی بہتر صورت پیدا ہو جائیگی............

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِھِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ (سورۂ یٰسٓ......۳۶)

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے جوڑے بنادیے ہر اس چیز کے جن کو زمین اگاتی ہے اور ان کی اپنی جانوں کے بھی (جوڑے بنادیے) اوراس چیز سے بھی کہ جسے نہیں جانتے

﴿۹﴾ ادائیگی قرض کیلئے بعد از نمازِ عصر ۷۱ بار اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کیساتھ پڑھیں............

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ وَھُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر لطف وکرم کرنیوالا ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے رزق دیتا ہے اور وہ طاقت والا غالب ہے۔ (الشوریٰ آیت نمبر۱۹)

﴿۱۰﴾ امتحان میں کامیابی کیلئے بعد از نمازِ عصر اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ ۱۴۱ بار یَا وَلِیُّ ۔ یَا کَرِیۡمُ ۔ پڑھا جائے۔

﴿۱۱﴾ حصول اولادِ نرینہ کیلئے روزانہ کم از کم (کسی مقررہ وقت پر) ایک سو مرتبہ درج ذیل آیت شریفہ پڑھیں............

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ (الانبیاء......۸۹)

﴿۱۲﴾ دونوں جہانوں کی آسائش، عافیت، بہتری کیلئے دُعا مانگا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔

﴿۱۳﴾ غرض مندرجہ بالا کیلئے............

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ؀

کا پڑھنا بھی مفید ہے۔

﴿۱۴﴾ سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے............

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؀

﴿۱۵﴾ بے حیائی کی روک تھام کیلئے مندرجہ ذیل آیت سو (۱۰۰) بار پڑھی جائے۔ اوّل و آخر درُود شریف تین تین بار............

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ؀ (سورۂ یُوسف......۲۴)

﴿۱۶﴾ مسلمانوں میں باہمی اتحاد اور محبت و رواداری کیلئے یہ دُعا پڑھنی چاہیے............

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؀ (الحشر آیت نمبر ۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی بخشدے) جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ رخصت

ہو چکے ہیں۔اور ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کھوٹ (کینہ) پیدا نہ کرنا اے ہمارے رب بیشک تُو رؤف ورحیم ہے۔

﴿۱۷﴾ مجاہدین اسلام کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ناموں یَاقَوِیُّ ٥ یَاعَزِیْزُ کا ورد بہت کریں۔اسی طرح میدانِ جنگ میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے پڑھیں۔

﴿۱۸﴾ کسی شخص کا غصّہ ٹھنڈا کرنے کیلئے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ٥ پڑھا جائے۔

﴿۱۹﴾ دو مسلمانوں کی لڑائی ختم کرانے کیلئے دُرود شریف زیادہ پڑھیں۔

﴿۲۰﴾ ۔ جہاں بدعات کا غلبہ ہو وہاں کے مسلمان دُرود شریف کی کثرت کریں۔

﴿۲۱﴾ کسی مجلس سے اٹھنے کے وقت سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

(الصّٰفّٰت ......۱۸۰۔۱۸۱۔۱۸۲

﴿ف﴾ جناب رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اسکو قیامت کے دن پُورا پُورا اجر وثواب ملے تو اسے چاہیے کہ کسی بھی مجلس سے اٹھنے سے پہلے (مذکورہ کلمات) پڑھ لے۔

﴿۲۲﴾ جب گھر سے نکلیں تو بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ لیں۔انشاء اللہ حوادث سے حفاظت ہوگی۔

﴿۲۳﴾ روزگار وغیرہ کی تلاش کیلئے جانے والا مندرجہ ذیل دُعا زیادہ پڑھے...... عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یَّهۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ۝

(ترجمہ)۔۔۔ "اُمید ہے میرا رب مجھے سیدھے راہ پر چلائے گا"

﴿۲۴﴾ کسی شہر میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لے...... رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ۝ (ترجمہ)۔۔۔ "اے میرے رب تُو نے جو بہتری میرے لیے نازل فرمائی ہے میں اس کا محتاج ہوں"۔اور یہ دُعا بھی پڑھے...... رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ۝

(ترجمہ) "اور آپ (ﷺ) فرمادیجئے اے میرے رب مجھے داخل فرما سچائی کا داخل ہونا اور نکال سچائی کا نکلنا اور میرے لیے اپنی طرف سے ایسا غلبہ عطا فرما جو میری مدد کرے"۔

﴿۲۵﴾ مرگی اور دماغی امراض کیلئے جنابِ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ کو یہ دُعا تعلیم فرمائی............

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَبِیۡرِ نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شَرِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

﴿۲۶﴾ فالج، برص، جذام، نظرِ بد کیلئے بعد از نمازِ فجر یہ دُعا گیارہ بار پڑھے

اَللّٰهُمَّ اهۡدِنِیۡ مِنۡ عِنۡدِكَ وَاَفِضۡ عَلَیَّ مِنۡ فَضۡلِكَ وَاَسۡبِغۡ عَلَیَّ مِنۡ رَّحۡمَتِكَ وَاَنۡزِلۡ عَلَیَّ مِنۡ بَرَكَاتِكَ

﴿۲۷﴾ ذیابیطس (شوگر) کیلئے قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝ (سورۂ یٰس ۷۹......) لکھ کر یا پڑھ کر پلایا جائے۔

﴿۲۸﴾ بخار کیلئے مندرجہ ذیل نقش پہنادیا جائے اور قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (الآیۃ) ۱۰۰ دفعہ پانی پر پڑھ کر پلادیا جائے۔

۷۸۶

٪	٪	٪	٪
٪	٪	٪	٪
٪	٪	٪	٪
٪	٪	٪	٪

﴿۲۹﴾ وضعِ حمل کیلئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ كَمْ اَبْرَأَتْ وَاَصَبَا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ وَاَطْلَقَتْ اَرَبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ ؕ پتلے کاغذ پر کالی سیاہی اور کلک کے قلم کے ساتھ لکھ کر پلایا جائے اِنشاء اللہ بچہ سہولت سے پیدا ہوجائے گا۔

﴿۳۰﴾ ولدِ صالح کیلئے حاملہ ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل آیات اور حدیث ذرا بلند آواز سے پڑھے تاکہ حمل سُن سکے............

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ○ قُلۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقِمۡ (تین بار)

﴿۳۱﴾ حاملہ اگر روزانہ سورۂ یُوسف کی تلاوت کرے تو بچہ بہت خوبصورت ہوگا۔

﴿۳۲﴾ کسی کو نیند نہ آنے کی شکایت ہوتو روزانہ رات کو وضو کر کے قرآن مجید کھول کر اسکی تلاوت کرے اور ایک سپارہ روزانہ رات کو پڑھیں انشاء اللہ بہت جلدی نیند آجائیگی۔

﴿۳۳﴾ کسی گمشدہ چیز کی بازیابی کیلئے روزانہ ۳۱۳ بار اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ پڑھیں اور یَارَقِیۡبُ یَاحَسِیۡبُ بھی، اوّل آخر ۷ دفعہ دُرُود شریف۔

﴿۳۴﴾ گھر سے بھاگنے والے بچّے کی واپسی کیلئے روزانہ سورۂ یُوسف پُوری اور سورۂ قصص کی آیت نمبر ۱۰ سے ۱۳ تک تلاوت کریں۔

﴿۳۵﴾ جس کا حافظہ کمزور ہو ہر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے فوراً بعد دایاں ہاتھ پیشانی اور سر پر رکھ کر یَاقَوِیُّ - یَاقَوِیُّ گیارہ بار پڑھے۔

﴿۳۶﴾ جن کی نظر کمزور ہوجائے صبح شام ۷ دفعہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر انگوٹھوں پر پھونک کر آنکھوں پر دم کریں............

فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ○

ترجمہ:۔ ''پس ہٹادیا ہم نے آپ سے آپ کا پردہ پس آج کے

دن آپ کی نظر تیز ہے''۔

﴿۳۷﴾ کسی کو شدید مالی پریشانی ہو کسی کے پاس رقم پھنس جائے تو دو کام کرے۔ ایک تو یہ منّت مانے کہ یا اللہ! میری رقم مل جائے تو میں اتنی رقم تیرے نام پر مسجد میں دوں گا، اور دوسرا یہ روزانہ بعد نمازِ عشاء سورۃ الواقعہ کی تلاوت کرے۔

﴿۳۸﴾ خدانخواستہ کسی ظالم کے شکنجے میں آجائے اور انصاف نہ ملتا ہو تو مندرجہ ذیل دُعا روزانہ ۱۰۰۰ بار پڑھے......... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اوّل آخر گیارہ دفعہ دُرود شریف۔

﴿۳۹﴾ ایک انتہائی جامع دُعا۔ جس میں سب خیر اور بھلائیاں آجاتی ہیں اور سب شرور اور فتنوں سے پناہ مل جاتی ہے......

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک ہم آپ سے سوال کرتے ہیں ہر اُس بھلائی کا جو آپ سے آپ کے نبی اور رسول محمد ﷺ نے مانگی ہے، اور پناہ مانگتے ہیں ہر اُس شر سے جس سے پناہ مانگی

ہے آپ کے نبی اور رسول محمد ﷺ نے ہمیشہ تجھ سے مدد مانگی گئی ہے اور تیرے ذمّے پہنچانا ہے اور نہ کچھ طاقت ہے اور نہ کچھ زور، مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ۔ (ترمذی شریف)

﴿۴۰﴾ نماز میں خشوع اور قلبی محبت حاصل کرنے کیلئے ہر فرض نماز کے بعد درج ذیل دُعا تین دفعہ پڑھ لیں............

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ: "اے اللہ میری مدد فرما اس پر کہ (میں) تیرا ذکر، تیرا شکر، اور تیری اچھی عبادت کروں"۔

☆☆ آدابِ دُعا اور شرائطِ قبولیّت ☆☆

☆ پہلی شرط رزقِ حلال سے کھانا پینا اور پہننا ہے۔ اور حرام کے استعمال سے گریز کرنا ہے جیسا کہ جنابِ رسُولُ اللہ ﷺ کے ارشاد سے واضح ہے۔ بُخاری شریف کی حدیث میں ارشاد ہے رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرُ ...... الخ

"بعض پراگندہ حال بکھرے ہوئے بال اور غُبار آلود چہرے کے ساتھ اللہ کے حضور (بظاہر عاجزی سے) لمبے ہاتھ کر کے دُعا مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کا کھانا اور لباس حرام کی کمائی سے ہے۔ اور حرام سے ہی اسنے پرورش پائی ہوئی ہے۔ تو ایسوں کی دُعا کیسے قبول ہو۔ (الحدیث)

☆ دُعا مانگتے وقت اپنے دل و دماغ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی

طرف متوجّہ کرے ورنہ رسمی طور پر دُعا کیلئے ہاتھ پھیلانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے ''اللہ تعالیٰ غافل اور بے پرواہ دل سے نکلی ہوئی دُعا قبول نہیں فرماتے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ دُعا مانگنے کے وقت اپنی بے کسی اور عاجزی کا پورا مظاہرہ کرے جیسا کہ سیّدِ دو عالم ﷺ کا میدانِ عرفات میں مانگی ہوئی دُعا کا نقشہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ ہدایہ بابُ الاحرام میں ہے۔ مَادَا یَدَیْہِ کَالْمُسْتَطْعِمِ الْمِسْکِیْنُ (ترجمہ) ''یعنی حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ لمبے کرکے اس طرح دُعا مانگی جیسے کھانا مانگنے والا مسکین ہاتھ پھیلاتا ہے''۔

☆ کامل یقین کے ساتھ دُعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مہربان نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی کام ناممکن اور مشکل نہیں۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ میری حاجت اور مراد کو بھی وہ اپنی رحمت اور کرم سے برلانے والا ہے۔ اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ مصیبت اور پریشانی کے وقت ہی مطلب برآری کیلئے اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہو بلکہ آرام وراحت کی حالت میں بھی خُداوندِ قُدوس کی بارگاہِ عالی میں دستِ سوال دراز کرتا رہے۔ جیسا کہ سیّدِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے ''جو آدمی یہ چاہے کہ پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ اسکی دُعا قبول فرمائے اُسے چاہیے کہ آرام وسکون کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہے''۔

☆ کوئی بھی دُعا کرتے وقت کوئی ایسا کام کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو مثلاً نفلی روزے، نفلی عبادت، تلاوتِ قرآنِ عزیز، صدقہ خیرات، حدیثِ پاک میں ہے۔ ''فرض نماز کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے اس طرح تہجّد کے بعد بھی دُعا قبول ہوتی ہے''۔

☆ کسی کی دل آزاری کرنے والا نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا (ناحق) دل دکھانے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ حضرت مالک بن دینارؒ سے جب کوئی حاکم دُعا کی درخواست کرتا تو آپ اس کو فرماتے ''میں اکیلا تیرے لیے کیا دُعا کروں جبکہ ایک ہزار (مظلوم) تیرے لیے بددُعا کرنے والے ہیں''۔ خصوصاً والدین کی نافرمانی کرنے والے کی دُعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے کیونکہ والدین کی اطاعت قُرآنِ مجید کے حُکم کے مطابق نہایت ضروری ہے۔ اور عقوقِ والدین گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خُود ایک صحابیؓ کو والدہ کی خدمت میں حاضری کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ یہ سن کر سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ تو نہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خالہ تو ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تُو اسکی خدمت کر''

(ترمذی) یعنی خالہ والدہ کے قائم مقام ہے۔

بُخاری، مسلم کی ایک حدیث میں خالہ کو آپ ﷺ نے والدہ کے مثل فرمایا ہے۔

☆ دُعا کے اوّل و آخر میں بھی درود شریف پڑھا جائے۔ کیونکہ اس سے دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حُسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے اسکی تشریح یوں سمجھائی ہے کہ جس گاڑی کے آگے بھی طاقتور انجن ہو اور پیچھے بھی طاقتور انجن ہو تو وہ بے خوف و خطر جلدی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ دُرود شریف ایسی عبادت ہے جس کو اللہ تعالیٰ ضرور ہی قبول فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم سے بعید ہے کہ وہ درمیانی دُعا کو قبول نہ فرمائے۔

☆ دُعا کرتے وقت اپنے کسی ایسے عمل اور عبادت کو (بطور وسیلہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے جو اسنے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا ہو۔ تو اس سے بھی انشاء اللہ نہ ہونے والی بات بھی ممکن ہو جائے گی۔ چنانچہ جنابِ رسولُ اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں تین ساتھیوں کا ذکر فرمایا ہے جو بُخاری اور مسلم کی حدیث میں مذکور ہے۔ (اور یہ پہلی اُمتوں کا قصّہ ہے)۔

ارشاد فرمایا تین ساتھی سفر پر تھے کہ وہ ایک غار میں رات گذارنے کیلئے داخل ہوئے۔ اچانک غار کے منہ پر پتھر کی ایک بہت بڑی چٹان آ گری جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ ایسی حالت میں کہ وہاں نہ کوئی اور موجود تھا اور نہ ہی

انکی فریاد باہر نکل سکتی تھی۔ (اور نہ ہی وہ کسی تدبیر سے چٹان کو ہٹا کر راستہ بنا سکتے تھے)۔ آخر تینوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دُعا کی............

ایک نے کہا "یا اللہ تُو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ دونوں بوڑھے تھے اور میری اولاد بہت چھوٹی تھی۔ میں جب شام کو بکریاں چرا کر لاتا تو دودھ نکال کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا ایک دن میں پتّوں کی تلاش میں دُور نکل گیا اور واپسی میں دیر ہوگئی۔ جب گھر واپس آیا تو میرے ماں باپ دونوں سو چکے تھے۔ جب میں دودھ نکال کر والدین کو پلانے کیلئے لا رہا تھا تو دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں۔ میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور دودھ لیکر ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہوگیا کہ خُود بیدار ہوجائیں تو اُن کو پلاؤں۔ مگر اس انتظار میں صبح ہوگئی ادھر میرے بچے بھوک سے بیتاب ہو رہے تھے اور والدین سے پہلے ان کو پلانا مناسب نہ سمجھا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیری رضا کیلئے کیا ہے۔ لہٰذا اس چٹان کو ہٹا دے تا کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں"۔ سیّدِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اسکے بعد چٹان قدرے سرک گئی اور آسمان نظر آنے لگا۔

دوسرے نے کہا "اے ربِ کریم میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جسکے ساتھ مجھے جنسی طور پر بہت زیادہ محبت ہوگئی تھی۔ مگر اسنے میرے ساتھ یہ شرط لگائی کہ میں اسے ایک سو اشرفی لا کر دوں۔ چنانچہ میں نے یہ رقم اسکے حوالے کردی اور میں اس سے جنسی خواہش پوری کرسکتا تھا مگر اس نے کہا "اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور اس مہر کو نہ توڑ"۔ میں اسکی بات

سن کر فوراً پیچھے ہٹ گیا۔اے اللہ تُو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس چٹان کو دور کردے''۔چٹان اور پیچھے ہٹ گئی۔(مگر باہر نہیں نکل سکتے تھے)

تیسرے نے کہا''اے اللہ تُو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کام پر لگایا تھا اور میں نے اسکی مزدوری ایک صاع چاول مقرر کی۔جب وہ کام ختم کر چکا تو مزدوری لیے بغیر اچانک چھوڑ کر چلا گیا۔میں نے اسکی مزدوری سے زمین میں کاشت کی اور اسکے حاصل سے بھیڑ بکریاں اور مویشی خریدتا رہا یہاں تک کہ ان کی کثرت ہوگئی۔ایک مدت کے بعد وہ آیا اور اپنی مزدوری طلب کی۔میں نے اسے کہا یہ اونٹ،گائے،اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ لیجا یہ تیری مزدوری ہے۔اسنے کہا مجھ سے کیوں تمسخر کرتے ہو مجھے صرف میری مزدوری دیدو۔میں نے اس سے کہا یہ سب تیرا مال ہے۔چنانچہ وہ لیکر چلا گیا۔اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری رضا کیلئے کیا تھا تُو اس چٹان کو ہٹادے۔چنانچہ وہ چٹان مکمل طور پر غار کے منہ سے ہٹ گئی اور وہ نکل کر چلے گئے۔

(یہ صرف ان کے اخلاص اور صدقِ نیّت کی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کے وسیلہ سے دُعا کو قبول فرما کر چٹان کو ہٹادیا)۔

(ترجمہ مفہوم حدیث بخاری، مسلم)

دُعا میں دوسرے مُسلمانوں کی خیر خواھی

دُعا کرنے والا صرف اپنے لیے ہی دُعا نہ کرے بلکہ سب مسلمانوں کی نجات اور فلاح کیلئے دُعا کرے۔ پریشانی اور مصائب سے نجات، بیماروں کیلئے شفا، اور مسلمان اموات کیلئے مغفرت کی خصوصی دُعا کرے۔ جیسا کہ نمازِ جنازہ میں پڑھی جانے والی دُعا میں زندہ مسلمانوں اموات، موجود اور غیر موجود، خورد و کلاں، مردوں اور عورتوں کیلئے دُعا کی جاتی ہے۔ اسی طرح اپنی عبادات اور ریاضت کے بعد بطورِ خیر خواہی و ہمدردی سب کیلئے دُعا کرتا رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو صرف اپنے لیے خاص کر لینے کو سیّد دو عالم ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے دُعا میں دوسروں کی بھی شمولیت فرمائی ہے اور اس کیلئے ارشاد بھی فرمایا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے............

اَیُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ مِّنْ اَھْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَھُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَاءَھُمْ اَنْ تُشْرِکَنَا فِیْ صَالِحِ مَّا یَدْعُوْنَکَ فِیْہِ وَاَنْ تُشْرِکَھُمْ فِیْ صَالِحِ مَّا نَدْعُوْکَ فِیْہِ وَاَنْ تُعَافِیْنَا وَاِیَّاھُمْ وَاَنْ تَقْبَلَ مِنَّا وَمِنْھُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْھُمْ۔

اے اللہ خشکی اور تری میں رہنے والے جس مرد یا عورت کی تُو نے دُعا قبول کی ہو ہمیں بھی اس کی نیک دُعاؤں میں شریک

فرما۔ اور ہمیں بھی اور ان کو بھی معاف فرما اور ہمارے اور ان کے نیک اعمال قبول فرما۔ اور ہم سے بھی اور ان سے بھی در گذر فرما۔

☆ کسی نیک بندے سے دُعا کرانا بھی بہتر ہے۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو فرمایا کہ میرے بعد تمھارے پاس یمن کے لوگ امداد کیلئے آئیں گے ان میں اویس نامی ایک شخص ہوگا اسکے بدن میں برص کا ایک داغ ہوگا اس سے اپنے لیے اور امت کیلئے دُعا کرانا۔ (مشکوٰۃ)

حُضورِ اکرم ﷺ سے جب حضرت عمر فاروقؓ نے عمرہ کیلئے اجازت چاہی تو حُضورِ انور ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا..........

اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَآئِكَ وَلَا تَنْسَنَا ۝

(اے ہمارے بھیّا ہمیں بھی دُعا میں شریک کرنا اور ہمیں نہ بھلانا)

اسکی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب دُعا کرنے والا دوسرے مسلمانوں کو اپنی دُعا میں شریک کرلے گا تو انشاء اللہ اسکی دُعا جلد قبول ہوگی۔ کیونکہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ایسی دُعا کو جلد قبول ہونے والی فرمایا ہے۔

☆ باوضو رُو بہ قبلہ ہوکر دوزانو بیٹھے اور صمیمِ قلب کیساتھ اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا سخی اور رحیم و کریم اور بُردبار اور ہر کام پر پوری قدرت رکھنے والا یقین کرے۔ باوضو ہوکر رونے کی کوشش کرے ورنہ رونے کی شکل بنالے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ......

''تمہارا پالنے والا بڑا باحیا اور سخی ہے اُسے اپنے اُس بندے سے شرم آجاتی ہے جو اپنے دونوں ہاتھ اسکے حضور پھیلائے اور اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو خالی واپس کرے'' (ترجمہ حدیث مشکوٰۃ شریف)

ہر نبی (علیہ السلام) نے دُعا کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر پھیلائے ہیں۔جیسا کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکّہ مکرّمہ سے واپسی پر ایک اونچی جگہ کھڑے ہوکر وہ دُعا فرمائی تھی جو قرآنِ مجید میں مذکور ہے۔اور دُعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۶ ص ۲۸۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ تشریف لے جارہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عزوزاء کے قریب پہنچے تو سواری سے اُتر کر ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمائی جس میں اپنی ساری امّت کیلئے طلبِ مغفرت فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حُضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی نماز کے بعد بھی دونوں ہاتھ عبا تک اٹھا کر دُعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول فرمالیا اور بارش کا نزول فرمایا۔

اسی طرح حُضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دُعا کے وقت اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگا کرتے تھے۔حدیث میں ہے کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں ہاتھوں کو چہرۂ انور پر پھیر لیا کرتے تھے۔اس لیے ہر دُعا کے وقت ہاتھ اٹھانا دُعا کی سنتوں میں سے ایک سُنّت ہے۔(فتح القدیر جلد ۱ ص ۱۵۴)

مُناجاتِ منظوم

﴿عربی﴾

﴿۱﴾...... یَا مَنْ یَرٰے مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ
اَنْتَ الْمُعِدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ

﴿۲﴾...... یَا مَنْ یُّرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّهَا
یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ

﴿۳﴾...... یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ
اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

﴿۴﴾...... مَا لِیْ سِوٰی فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَسِیْلَةٌ
فَبِالْاِفْتِقَارِ اِلَیْکَ اَیْدِیْ اَرْفَعُ

﴿۵﴾...... مَا لِیْ سِوٰی قَرْعِیْ لِبَابِکَ حِیْلَةٌ
فَلَئِنْ رُدِدْتُّ فَاَیَّ بَابٍ اَقْرَعُ

﴿۶﴾...... وَمَنِ الَّذِیْ اَدْعُوْا وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ
اِنْ کَانَ فَضْلُکَ عَنْ فَقِیْرِکَ یُمْنَعُ

﴿۷﴾...... حَاشَا لِجُوْدِکَ اَنْ تَقْنُطْ عَاصِیًا
اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

ان سات اشعار کا ترجمہ مختصر سی تشریح کے ساتھ لکھا جاتا ہے تا کہ پڑھتے وقت اسکا احساس دل میں رہے..........

۱: اے اللہ تُو میرے دل کی بات کو جانتا ہے، اور زبان کی فریاد کو سُن رہا ہے۔ مجھے یہ یقین ہے کہ جس بات کی تجھ سے توقع اور امید کی جائے وہ پوری فرماتا ہے۔ تیرے دربار سے کوئی سوالی محروم نہیں لوٹتا۔

۲: یہ تیری ہی طاقت ہے کہ بڑی سے بڑی تکلیف کو دور فرما دے۔ تیرے بغیر کوئی بھی فریادرس نہیں۔ اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ وہ پریشانیوں کو دور کر سکے، ہر پریشان حال آخرکار تیرے درِاقدس پر ہاتھ پھیلاتا ہے۔

۳: اے میرے اللہ! تیرے رزق کے سارے خزانے کھول دینے میں صرف ایک اشارہ ہی کافی ہے۔ سارا نظام تیرے ہی حکم سے ہے۔ مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما، میرا یقین ہے کہ خیر و برکت کے خزانے صرف تیرے ہی قبضے میں ہیں۔

۴: میرا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ جس کے پاس جا کر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کی درخواست کروں۔ میں اپنی پریشانیوں اور بے چینیوں کا علاج صرف تیری رحمت ہی کو سمجھتا ہوں۔

۵: میرا بھی اور کوئی حیلہ نہیں، صرف یہی کہ تیرے درِاقدس پر آپڑوں۔ اور اگر مجھے تیرے دروازے سے ہٹا دیا گیا تو پھر وہ کونسا دروازہ ہے جس پر جا کر اپنے ہاتھ پھیلاؤں۔

۶: تُو ہی بتا اگر تیری اس قدر وسیع رحمت مجھے اپنے دامانِ لطف و کرم میں جگہ نہ دے اور تیرے دروازے سے خالی ہاتھ لوٹوں تو پھر کس کے

دروازے پر جا کر دستِ سوال پھیلاؤں۔
۷: تیری سخاوت سے یہ بات بہت ہی دُور ہے کہ تُو کسی گُناہگار سوالی کو محروم کردے کیونکہ تیرا فضل وکرم بہت ہی عام ہے، اور تیری عطا بڑی ہی وسیع ہے۔

امام عبدُ الوھاب شعرانیؒ نے فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل رُباعی پڑھنے والے کی مغفرت کی اُمید ہے............

اِلٰهِیْ لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ اَھْلاً
فَھَبْ لِیْ تَوْبَۃً وَّاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ
وَلَا اَقْوٰی عَلٰی نَارِ الْجَحِیْمِ
فَاِنَّكَ غَافِرُ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ

﴿ترجمہ﴾ ا......اے میرے اللہ! میں جنّت کا مستحق نہیں ہوں۔ مگر دوزخ کی آگ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔
۲......اس لیے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرما کر میرے گناہ معاف فرمادے کیونکہ تُو بڑے بڑے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

مُناجاتِ منظوم

﴿فارسی﴾

بادشاہا جرمِ مارا درگذار
ما گنہگاریم و تُو آمرز گار
تُو نکو کاری و ما بدکردہ ایم
جرم بے اندازہ بے حدکردہ ایم
بے گناہ نگذشت برما ساعتے
باحضورِ دل نکردم طاعتے
بردر آمد بندۂ بگوریختہ
آبروئی خود زعصیاں ریختہ
مغفرت دارد اُمید از لُطفِ تُو
زاں کہ خود فرمُودہ ای لَاتَقۡنَطُوۡا

﴿ترجمہ﴾

﴿۱﴾ اے حقیقی بادشاہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہم گناہگار ہیں اور تُو بخشنے والا ہے۔

﴿۲﴾ تُو سراسر نیکی ہی نیکی ہے۔ ہم نے بہت زیادہ گناہ اور بڑے بڑے جرم کیے ہیں۔

﴿۳﴾ ایسا کوئی وقت نہیں گذرا کہ ہم نے کوئی گناہ نہ کیا ہو، اور اگر نیکی بھی کی تو دل کی گہرائی سے نہیں کی۔

﴿۴﴾ تیرے دروازے پر بھاگا ہُوا غلام حاضر ہوگیا ہے اس حال میں کہ عزّت اور شرافت کو گناہوں سے برباد کر کے آیا ہے۔

﴿۵﴾ مگر پھر بھی تیری رحمت سے بخشش کا اُمیدوار ہے۔ کیونکہ تو نے خود لَا تَقْنَطُوْا[۱] فرمایا ہے۔

﴿مندرجہ ذیل دُعائیں زیادہ مانگیں﴾

﴿۱﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ ○

(ترجمہ) ''یااللہ! میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور عافیت (خیریت) کا سوال کرتا ہوں یا کرتی ہوں''۔

یہ وہ دُعا ہے جو رحمتِ دوعالم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمائی۔ جبکہ انہوں نے حضورِ انور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ...... ''اگر میں لیلۃ القدر (رمضان شریف کی وہ بابرکت رات جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جبریل علیہ السلام اور سب فرشتے اس رات کو امن وسلامتی کا پیغام لیکر اُترتے ہیں) کو پالوں تو ایسی مبارک رات اور وقت میں کونسی دُعا مانگوں؟ تو حضورِ انور ﷺ نے مندرجہ بالا دُعا ارشاد فرمائی''۔

یہ دُعا بڑی ہی جامع دُعا ہے کہ اس میں اپنے گناہوں کی معافی کا سوال ہے کیونکہ پریشانی اپنے گناہوں کی شامت ہوتی ہے، اس لیے پہلے گناہوں کی معافی کا سوال پیش کرے، جب گناہ معاف ہوگئے تو اب

[۱] ...... لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ☆☆☆ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو۔

عافیت ہی عافیت اور رحمت ہی رحمت ہے۔ اس لیے یہ دُعا زیادہ سے زیادہ مانگی جائے۔

﴿۲﴾ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ○

(ترجمہ) ''یااللہ! میرے دل میں میری ہدایت کی باتیں ڈال دے اور مجھ کومیرے نفس کی شرارتوں سے بچا''۔

یہ وہ دُعا ہے جسے سیّدِ دو عالم ﷺ نے دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس دُعا کا پسِ منظر یہ ہے کہ حصین نامی ایک آدمی حضورِانور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہُوا حضورِانور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تُو کتنے معبودوں کی عبادت کرتا ہے؟اس نے عرض کیا ''سات کی''۔اور پھر تفصیل یہ بتائی کہ ایک دائیں جانب کا، ایک بائیں جانب کا، ایک سامنے کا، ایک پیچھے کا، ایک اوپر کا، ایک نیچے کا، اور ساتواں وہ جو اِن سب سے بڑا ہے۔ حضورِانور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تجھے زیادہ محبّت کس سے ہے؟اس نے کہا ساتویں سے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا زیادہ کس سے ڈرتا ہے؟ اُس نے کہا ساتویں سے۔ اس پر رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر تُو اِن سب کو چھوڑ کر صرف ایک خُدا کو مان لے تو میں تجھے وہ انعام دوں گا جو دُنیا اور دُنیا کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا، چنانچہ اُس نے شرک اور کفر سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا اور پھر اُس انعام کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دُعا (مندرجہ بالا) پڑھا کر یہ تیرے لیے ساری دُنیا سے بہتر ہے۔

نیز دل کی اِصلاح اور غلط خیالات سے محفوظ رہنے کیلئے بھی یہ دُعا بڑی مفید ہے۔

﴿۳﴾ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(ترجمہ) ''اے ہمارے پالنے والے ہم کو دُنیا میں بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما اور ہم سب کو آگ کے عذاب سے بچا''۔

یہ وہ دُعا ہے جو حج سے فارغ ہوتے وقت منٰی میں پڑھی جاتی ہے۔ حج ایک ایسی عظیم عبادت ہے کہ اس میں جانی، مالی قربانی دی جاتی ہے اور احرام میں رہنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اس عبادت کی تکمیل پر یہ دُعا پڑھی جاتی ہے۔ اس دُعا کی خصوصیت اور عظمت یہ بھی ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت دُوسری دُعائیں پڑھی جاتی ہیں لیکن رُکن یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک یہ دُعا پڑھی جاتی ہے۔ مسجدِ حرام اور مطاف اور وہ ساری فضا برکت والی ہے، مگر رُکن یمانی اور حجرِ اسود کا درمیانی حصہ بہت زیادہ بابرکت ہے، اس میں طواف کرنے والا یہ دُعا پڑھتا ہے۔ ہماری ہر نماز میں خاتمہ پر یہ دُعا پڑھی جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خصوصیّت ہو سکتی ہے کہ سیّدِ دو عالم ﷺ یہ دُعا بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

﴿۴﴾ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رُکنا اور فرمانبرداری کی طاقت
تب ہی ہوسکتی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے جو
سب سے اعلیٰ اور بڑی عظمت والا ہے''۔

یہ وہ کلام ہے جس کی فضیلت کو سیّدِ دو عالم ﷺ نے یوں بیان فرمایا کہ: ''عرشِ مجید کے نیچے خزانوں میں سے یہ ایک خزانہ ہے''۔ اور حضورِ انور ﷺ نے اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے علمائے کرام اور اولیائے امت۔ نے ایک ہزار بار پڑھنے کا فرمایا ہے، اور اس کے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ بھی فرمایا کہ:۔

''یہ کلام زیادہ پڑھنے والا گناہوں، غلط خیالوں سے بچا رہتا ہے اور اسے مالی پریشانی بھی نہیں ہوتی کیونکہ حضورِ انور ﷺ نے اسے خزانہ فرمایا ہے''

﴿۵﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً
فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! میں تجھ سے نیکی کے کام کرنے اور بُرائی
سے رکنے اور مسکینوں کے ساتھ محبّت رکھنے کا سوال کرتا
ہوں پس جب تو اپنے بندوں کو (اُن کی نافرمانی کی وجہ سے)
کسی آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے اُس آزمائش میں مبتلا
ہونے سے پہلے ہی اپنی طرف اٹھالے''۔

یہ وہ دُعا ہے جو کہ خُداوندِ قدّوس نے حضور نبی کریم ﷺ کو نہایت ہی عروج اور قرب ووصال کے وقت تعلیم فرمائی۔

بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ یہ دُعا اپنی اُمّت کو بھی سکھادیں

﴿۶﴾ زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرے۔

﴿۷﴾ سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں ایک بوڑھا شخص حاضر ہوا عرض کی حضور ﷺ! میں نے زندگی گناہوں میں گزاردی آج قیامت کی پیشی یاد آئی۔ مجھے ربِ تعالیٰ کے منانے کی دُعا بتلائیں۔

رحمتِ دوعالم ﷺ نے فرمایا یہ پڑھو......

ذُنُوْبِیْ کَثِیْرَةٌ وَّرَحْمَتُكَ وَسِیْعَةٌ فَاغْفِرْ ○

(ترجمہ) میرے اللہ! میرے گناہ بہت ہیں اور تیری رحمت بڑی وسیع ہے پس میرے گناہوں کو بخش دے۔

اُس نے ایک دفعہ پڑھا آپ ﷺ نے فرمایا پھر پڑھو اُس نے پھر پڑھا، آپ ﷺ نے فرمایا تیسری مرتبہ پڑھو، جب تین مرتبہ پڑھا تو فرمایا۔

اِذْهَبْ فَقَدْ غُفِرَلَكَ ○

''جاؤ تمہارے گناہ بخش دیئے گئے ہیں''۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّق

﴿ف﴾......یہ چند دُعائیں بہت جامع دُعائیں ہیں، ان کو یکجا یا علیحدٰہ علیحدٰہ کسی بھی وقت پڑھ لیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

☆ نفلی عبادات کی فضیلت ☆

جنابِ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے......

لَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ ○ (الحدیث)

میرا بندہ نفلی عبادات کرتے کرتے میرے بہت قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبّت کرنے لگ جاتا ہوں۔

جب ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگیا تو اب ظاہر ہے کہ جو دُعا وہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ قبول فرمائے گا۔ نفلی عبادات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جانی، مالی، وغیرہا سب عبادات اس میں شامل ہیں۔ یہاں ان کا خُلاصہ درج کیا جاتا ہے......

نماز: نفلی نماز نمازِ تہجّد سے لیکر عشاء کے آخری نفلوں تک کو شامل ہے۔ نمازِ تہجد کو قرآنِ مجید میں تو لفظ تہَجُّد کے ساتھ تعبیر فرمایا گیا ہے۔ مگر اکثر احادیث میں قِیَامُ اللَّیل (رات کو کھڑا ہونا) کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے۔ اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ یہ نماز دینی، رُوحانی، اور دُنیاوی برکات کے نزول کا ذریعہ ہے۔ جو نماز رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی کے ساتھ ادا فرمائی ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تمام اُمّتوں کے نیک لوگوں کا اس پر عمل رہا ہے۔ اس کی برکات پڑھنے والا محسوس کرلیتا ہے، عجیب رحمتوں کا اس وقت نزول ہوتا ہے۔

حضرتِ مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے کہ اس کی خاص تعداد

مقرر نہیں مگر اکثر صُلحاءِ اُمّت سے بارہ رکعت پڑھنا منقول ہے۔ اس لیے اگر وقت مل سکے تو بارہ رکعت پڑھ لے۔ اس میں کوئی بھی سورۃ، کوئی بھی آیات پڑھ لے بہتر ہے۔ احقر نے بعض اکابر اولیاءِ کرام کی تعلیمات کی روشنی میں جن سورتوں یا آیات کو درج کیا ہے ان کا تعلّق رات کے جاگنے اور رجوع اِلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ زیادہ ہے۔ اس لیے اگر:۔

پہلی رکعت میں: سورۂ بقرہ کی آیات الٓمّٓ سے لیکر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تک

دوسری میں: آیۃُ الکرسی اور سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پڑھ لے۔

تیسری میں: سُورۃ آلِ عمران کی پہلی آیات نمبر۹ تک اور آخری آیات اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لیکر اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک پڑھ لے۔

چوتھی رکعت میں: سورۃ بنی اسرائیل کا رکوع اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے لے کر آیت نمبر۸۴ تک پڑھ لے۔

پانچویں رکعت میں: سُورۃ الٓمّٓ السَّجدہ پوری۔

چھٹی میں: سُورۃ المُزَمِّل پڑھ لے۔

ساتویں میں: سورۂ یٰسٓ پوری۔

آٹھویں میں: سُورۃ الدّھر پوری پڑھ لے۔

نویں میں: سُورۃ الاَعلیٰ پوری۔

دسویں میں: سُورۃ البَیِّنَہ پوری پڑھ لے۔

گیارھویں میں: سُورۃ وَالضُحٰی اور سُورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ۔

بارھویں میں: قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ - قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ۔

اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔۔ پڑھ لےتو یہ بارہ رکعت ہوجائیں گی۔

ان تمام سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے کئی برکات رکھی ہیں، جیسا کی حاجی امداداللہ مہاجر مکّی نوّرَ اللّٰہُ مرقدَہٗ نے فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ حسبِ ارشاد نبی رحیم ﷺ قرآنِ عزیز کا دل ہے، اور سحری کا وقت رات کا دل ہے، تو اگر نمازی اپنے دل کے خشوع کے ساتھ اس سورۃ کو نماز میں پڑھے گا تو اب تین دل ہوجائیں گے۔ جبکہ دو دل یکجا ہونے کی برکت کو یوں فرمایا گیا ہے............ دو دِل یک شوند بشکنند کوہ را

اگر دو دل یکجا ہوجائیں تو پہاڑ کو توڑ سکتے ہیں۔ اور یہاں تو تین دِل اکٹھے ہو گئے، مصائب کے پہاڑ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُڑ سکتے ہیں۔

نمازِ تہجد میں اور بعد میں دُعا مانگتے ہوئے رونے کی کوشش کرے ایک دو قطرے بھی اگر آنسوؤں کے نکل آئیں تو انشاء اللہ دارین کی سعادت حاصل ہوگی۔ نمازِ تہجد کے وقت تیز روشنی نہ ہو، دھیمی دھیمی روشنی ہو اور سب سے تعلق ہٹا کر قبر کی تاریکی کو ذہن میں رکھ لے۔ نمازِ فجر تک اگر وقت

ہوتو قرآنِ عزیز کی تلاوت کرے، کیونکہ فجر کا قرآن اللہ تعالیٰ کے رُوبرو ہوتا ہے، فرمایا...... اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○ (الاسراء، آیت نمبر ۷۸) ورنہ نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ کلامِ مجید کم از کم ایک پارہ کرلے اور سورج کے طلوع سے پہلے جس قدر ہوسکے، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ پڑھے، سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کوارشاد فرمایا: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (ق ۳۹) طلوعِ شمس کے بیس منٹ بعد چار رکعت نفل اشراق دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہیں، سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی برکات میں سے فرمایا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے کہ...... "یہ نفل پڑھنے والے پر سارادن رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے اوروہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک بندہ سمجھا جاتا ہے"۔

جب سورج کافی بلند ہوجائے مثلاً دس بجے کا وقت ہوتو آٹھ رکعت نماز چاشت پڑھے۔ اسکی فضیلت سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ تین سو ساٹھ صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ چونکہ یہ نماز حسبِ ارشادِ سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم انسان کے تین سو ساٹھ جوڑوں کے صدقے کے برابر ہے، اس لیے یہ نماز پڑھنے والا:۔

☆ جوڑوں کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ اُس عمومی عذاب سے محفوظ رہتا ہے جو سابقہ قوموں پر اُن کی نافرمانی کی وجہ سے ضُحٰی [1] (دوپہر) کے وقت نازل ہُوا۔

---

[1] قرآن شریف میں فرمایا: اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○

☆ چونکہ عموماً یہ وقت دفتری مصروفیات اور کاروبار کا ہوتا ہے اس لیے جس نے ان اسباب کو چھوڑ کر اپنے حقیقی رازق کے درِاقدس پر پیشانی رکھ دی وہ قدردان اللہ تعالیٰ اس کو رزق بھی دے گا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ مدینہ منورّہ کی ایک سعادت مند عورت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ثرید کا ایک لگن بھر کر مسجدِ نبوی (صلی اللّٰہُ عَلیہِ علی امامھاامام المرسلین صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) کے درِاقدس پر بیٹھ جاتی تھی اور جو صحابۂ کرامؓ نمازِ چاشت پڑھ کر باہر تشریف لاتے تھے اُن کی خدمت میں یہ کھانا پیش کرتی تھی۔ (مشکوٰۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے دن آٹھ رکعات پڑھی ہیں۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ بھی آٹھ رکعات ہی پڑھا کرتی تھیں۔ اکثر اولیائے کرامؒ آٹھ رکعات ہی پڑھتے ہیں۔

نمازفیءُ الزّوال:۔ جب سورج ڈھل جائے اور سایہ تھوڑا سا بڑھ جائے تو چار رکعت نمازِ نفل دو دو رکعت کر کے پڑھے، اگر پہلی رکعت میں اَقِمِ الصَّلٰوۃ کا پورا رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃُ الزّلزال، تیسری میں سورۃُ القدر اور چوتھی میں سورۃُ النّصر پڑھ سکے تو بہتر ہے، ورنہ جو بھی سورۃ پڑھ لے درست ہے۔ اس نماز کی برکات میں سے سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ...... ''اس وقت انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حُضور پیش ہوتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرا جو عمل پیش ہو وہ نماز ہو''۔ ہر نماز کے بعد دُعا میں اس کیفیّت کا خیال رکھ کر دُعا کرے اور اس نماز کے بعد دُعا

کرتے وقت بھی یہ بات ذہن میں رکھے کہ جس طرح دن ڈھل گیا، سورج کی تابانی کم ہورہی ہے اور تھوڑی دیر بعد آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا، اسی طرح میری زندگی بھی ڈھل رہی ہے، ایک وقت آئے گا کہ یہ عروج ختم ہوجائے گا اس لیے فکرِ آخرت ضروری ہے۔

نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت نفل پڑھے، چونکہ اس نماز کے ساتھ سُنّتِ مؤکّدہ نہیں اس لیے نفل پڑھ لے۔ یہ وقت بھی بڑا قیمتی اور خاص وقت ہے، سیّدِ دوعالم ﷺ نے فرمایا...... ''جو آدمی عصر کی نماز نہ پڑھ سکا وہ اس کی نحوست کو معمولی نہ سمجھے بلکہ وہ یہ سمجھے کہ گویا اس کا سارا گھرانہ اور مال و دولت تباہ ہوگیا''۔

اس لیے ان نوافل کا ادا کرنا باعثِ برکت اور عذاب سے حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔

نمازِ مغرب کا وقت کئی برکات کے نزول کا ذریعہ ہے، کیونکہ صرف اس نماز کیلئے تمام مساجد میں اذانیں اکٹھی کہی جاتی ہیں، سُورج کی حکومت ختم ہوجاتی ہے اس لیے اس وقت دُعا بھی کرے، جیسا کہ سیّدِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ نمازِ مغرب کی اذان سن کر یہ دُعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! یہ وقت رات آنے کا ہے اور دن کے جانے کا

ہے، اور تیری طرف بُلانے والے یکجا آوازوں کا ہے۔ پس تُو مجھے بخش دے"۔

اَوّابین: نمازِ مغرب کے بعد کھانے کا تقاضا اور آج کل ٹی وی وغیرہ کا عذاب نمودار ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس نماز کے بعد چھ ۶ رکعت نفل پڑھنے کا فرمایا، اس کا اجر و ثواب بھی اس تقابل کی وجہ سے زیادہ فرمایا۔ جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نماز پڑھنے سے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

نماز عشاء:۔ یہ دن کی نمازوں کی آخری نماز ہے اور جامع نماز ہے کہ اس میں فرض، سُنّت اور واجب تینوں اکٹھے ہیں۔ چار فرض، دو سُنّت اور تین وتر واجب ہیں۔ اس نماز میں زیادہ خشوع اور عاجزی کے ساتھ دُعا کرے کیونکہ یہ نماز دن کی نمازوں کی الوداعی نماز ہے۔ وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے۔ سیّدِ دوعالم ﷺ نے بیٹھ کر پڑھے ہیں، اور ہمارے اکابر میں سے مولانا محمود حسن شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بھی بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ سیّدِ دوعالم ﷺ نے ان نفلوں میں پڑھنے کیلئے سورتیں بھی خود متعیّن فرمادی ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃُ الزلزال اور دوسری میں سورۃُ الکافرون پڑھے۔

یہ دن کی نفلی نماز کا نظام ہے، اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اب قصّہ کہانی منع ہے، جلدی سو جانا چاہیے۔ اگر یہ نیّت کر لی کہ

نمازِ فجر انشاء اللہ ادا کروں گا/کروں گی، تو ساری رات عبادت کا ثواب ملے گا۔ باوضو سونے والے کی اگر رات کو موت آجائے تو شہادت کی موت ہو گی۔ سوتے وقت نومُ الانبیاء علیہم السّلام (انبیاء علیہم السّلام کی نیند) کا طرز اختیار کرے، رُو بقبلہ ہو کر سو جائے۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ایک بار پڑھنے سے اس کے اور اردگرد کے تمام گھروں کی حفاظت کی جائے گی۔

تسبیحاتِ فاطمہؓ ضرور پڑھے، جناب رسولِ کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو ارشاد فرمایا کہ جب تم بستر پر آرام کرنے کیلئے جاؤ تو سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۳۳بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴بار پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ یہ کلمات تسبیحاتِ فاطمہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو اپنا ورد بنالیا تھا حتّٰی کہ جنگ صفین کے دنوں میں بھی ان کو پڑھا۔ (عمل الیوم واللیلۃ ص ۲۳۵)

فائدہ: دوسری نفلی عبادات میں سے نفلی نماز کی افضلیّت کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں سجدے بہت زیادہ کیے جاتے ہیں اور سجدہ ہی وہ عبادت ہے جس میں ایک بندہ اپنے رب کے دوسری عبادتوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہو جاتا ہے، جیسا کہ سیّدِ دو عالم ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی سورۃ العلق کے آخر میں ارشاد فرمایا......

''اور تُو سجدہ کر اور میرے زیادہ قریب ہوتا جا''۔ (ترجمہ آیت)

اسی طرح ہر دوسری رکعت میں دُرود شریف پڑھا جاتا ہے، نماز ہی ایک

ایسی عبادت ہے کہ اس میں انسان کا سارا بدن عملی طور پر عبادت میں لگا رہتا ہے، شاید ان ہی وجوہ کے پیش نظر نماز سب عبادتوں سے افضل عبادت ہے، اور سیّد دو عالم ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا، کبھی کبھی حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا......

اَرِحْنِیْ یَابِلَالُ !اے بلالؓ مجھے راحت اور آرام پہنچا۔ یعنی تُو اذان کہہ تاکہ میں نماز ادا کروں اور اس سے مجھے زیادہ آرام وسکون حاصل ہو۔

فائدہ:۔ قرآنِ عزیز میں سیّد دو عالم ﷺ کو بھی ارشاد ہے کہ سورج چڑھنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرماتے رہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ نمازِ عصر کے بعد اور نمازِ فجر کے بعد ایک سو بار درود شریف اور ایک سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ ۝ اور پھر دُرود شریف ایک سو بار پڑھا جائے، انشاءاللہ سکونِ قلب حاصل ہوگا۔

نمازِ ظہر، نمازِ مغرب، اور نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نفل شکرانہ صحّت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے، نمازِ مغرب کے نوافل کے بعد دو رکعت نفل بہ نیّت ''خاتمہ علی الایمان'' اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں تین تین بار سورۃ اخلاص اور پہلی رکعت میں سورۃ الفلق ایک بار اور دوسری رکعت میں سورۃ النّاس ایک بار پڑھ لے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس طریقہ پر دو رکعت نمازِ نفل (حفظ الایمان) پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے

نجات مل جائے گی۔اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرّہٗ العزیز نے خاتمہ بالایمان کیلئے اس نماز کو مفید قرار دیا ہے۔

نمازِ عشاء کے فرض اور سُنّت ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل شُکرانۂ صحّت ادا کریں۔ پھر نمازِ وتر پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں۔پہلی رکعت میں سورۃُ الزلزال اور دوسری رکعت میں سورۃُ الکافرون کی قرأت کریں۔جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قرأت پڑھنا ثابت ہے۔

ہرطرح کی نفلی نمازیں کھڑے ہوکر پڑھنا بہتر ہے مگر نمازِ وتر کے بعد والے دو نفل بیٹھ کر ادا کریں، کیونکہ حضور سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نفل بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔اور حضرت شیخُ الہند مولانا محمود حسنؒ بھی اتّباعِ سُنّت کی خاطر یہ نفل بیٹھ کر ہی پڑھا کرتے تھے۔

رات کا نظام...... باوضُو سونا، رُوبقبلہ سونا، کم از کم ایک بار سورۃ اخلاص پڑھنا، آخری دونوں سورتیں پڑھنا، آیۃ الکرسی ایک بار پڑھنا، تسبیحاتِ فاطمہؓ پڑھنا، سورۂ مُلک پڑھنا۔

یہ نظامِ عبادت روزمرّہ کا ذکر کیا گیا ہے، البتّہ جُمعہ کے دن صلوٰۃُ التسبیح بھی پڑھ لی جائے جس کے متعلق حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ نمازِ تسبیح روزانہ ایک بار، یا ہر جمعہ کو ایک بار، یا سال بھر میں ایک بار پڑھ لے تو بہتر ہے، ورنہ عمر بھر میں بھی صرف ایک بار پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے سارے گُناہ بخشدے گا۔ او کما قال...

نمازِ تسبیح کا طریقہ

احادیث میں آیا ہے کہ چار رکعت نفل (نمازِ تسبیح) کی نیت سے ادا کریں۔ ہر رکعت میں ثناء کے بعد اور سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ بار پڑھیں۔ "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ" پھر قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دس بار اور رکوع میں دس بار اور قومہ میں دس بار پھر پہلے سجدہ میں دس بار سجدہ سے اُٹھ کر قعدہ میں دس بار اور دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھیں۔اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ بار ہوجائیگا۔اس طرح چار رکعت ایک سلام سے پوری کرنے کے بعد دُعا مانگیں۔

نوٹ:۔ رکوع اور سجدہ کی تسبیحات پڑھ کر سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ○ پڑھیں۔

اسی طرح جمعہ کے دن والدین کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھیں امام الانبیاء جنابِ محمدؐ رّسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ" اللہ تعالیٰ سات دن کے گُناہ معاف فرما دیتے ہیں"۔ (مشکوٰۃ شریف)

نمازِ جُمعہ کی سُنّتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھیں اور پھر والدین، خویش و اقارب اور سب مسلمانوں کی مغفرت کی دُعا کریں اور کوئی بھی دو چیزیں صدقہ دیدیں والدین سے عذابِ قبر اُٹھ جائیگا۔

☆روزانہ تلاوتِ قرآنِ مجید☆

نمازِ تہجد کے بعد یا نمازِ فجر کے بعد کم از کم ایک پارہ کی روزانہ تلاوت کریں تاکہ مہینے میں ایک ختمِ قرآنِ عزیز مکمل ہو جائے۔ بعد از نمازِ فجر تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ سورۂ یٰسٓ بھی ایک بار پڑھ لیا کریں۔ نمازِ مغرب کے بعد سورۃُ الواقعہ کا ہمیشہ پڑھ لینا بہتر ہے۔ نمازِ عشاء کے بعد سورۂ الٓمٓ سجدہ اور سورۂ مُلک پڑھیں۔ اور جمعہ کے روز ایک بار سورۃُ الکہف پڑھ لی جائے۔

﴿ف۱﴾............ اگر روزانہ ایک پارہ تلاوت کرنے کے ساتھ مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت بھی کر لی جائے تو بہت مفید ہوگا۔ پ۷ سورۃُ الانعام آیت نمبر ۸۳تا ۹۱۔ سورۂ مریم آیت نمبر ۴۸ تا ۵۱ سورۃُ الانبیاء آیت نمبر ۵۱ تا آخر۔ سورۃُ الصافّات آیت نمبر ۷۵ تا آخر۔

﴿ف۲﴾............ اگر کسی خوش بخت کے پاس وقت زیادہ ہو تو قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں ان منزلوں میں سے روزانہ ایک منزل پڑھ لے تو ایک ہفتے میں پورا قرآن ختم ہو جائیگا۔

﴿ف۳﴾............ سورۂ یٰسٓ کی تلاوت بعد از فجر اس طریق پر کرے جس طریق پر صفحہ نمبر ۳۰ پر مذکور ہوا یعنی ختمِ ہفت سلاطین کی طرز پر۔

روزمرّہ کے اوراد و وظائف

﴿ذاکر و شاغل افراد کیلئے﴾

ہر فرض نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ پیشانی پر رکھ کر ۱۱ مرتبہ یَاقَوِیُّ پڑھیں اور رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ○ ۵ بار پھر دُعا...... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ○

﴿ف﴾...... یَاقَوِیُّ گیارہ بار پڑھنے سے حافظہ قوی ہوجائے گا۔

آیت الکرسی ایک بار -- دُرود شریف تین بار -معوّذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ - قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) تین تین بار -- دُرود شریف تین بار اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِيْلِ[۱] ○ ۳ بار -- اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ○ ۳ بار -- دُرود شریف ۳ بار -- اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ○ ۳ بار -- دُرود شریف تین بار -- سورۃ والضحٰی ۳ بار -- سورۂ الم نشرح ۳ بار وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّيَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ ۳ بار --

وظائف مذکورہ سے فارغ ہوکر بقیہ سنن و نوافل ادا کریں پھر سُبْحَانَ

---

[۱]...... احقر مؤلف کتاب ہٰذا، ۱۹۵۲ء کے ایام حج میں مسجد حرام میں دوسرے احرام پوش حجاج کرام کی کثیر تعداد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ گرمی شدید تھی کہ ایک سفید ریش شخص بہ حالت احرام تشریف لائے اور اس مجمع میں مختصری تقریر کے دوران مندرجہ بالا دُعا پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی۔ احقر جب حج سے واپس آیا تو کچھ نامناسب حالات رُونما ہوئے۔ مندرجہ بالا دُعا کا ورد کرنے سے اللہ تعالٰی نے اس اضطراب کو دُور فرمادیا۔ اس لیے اس دُعا کا وِرد اب بھی میرے معمولات میں ہے۔

اللہ ۳۳ بار ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار ☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار ☆ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○

ایک بار پڑھ کر دُعا مانگیں انشاء اللہ فورًا قبول ہوگی۔

نمازِ فجر سے فراغت کے بعد کسی بھی وقت مندرجہ ذیل اوراد زوالِ آفتاب سے پہلے پڑھ لیں۔

☆ درُود شریف کا وظیفہ ایک سو ۱۰۰ بار جو بھی یاد ہو مگر زیادہ بہتر درود شریف یہ ہے۔ جو رسولُ اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے خُود فرمایا ہے..........(مشکٰوۃ شریف)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ○ ۱۰۰ بار

☆ دُعا:۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ○ ۱۰۰ بار

☆ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ۱۰۰ بار

☆ یَا وَدُوْدُ، یَا لَطِیْفُ ۲۰۰ بار۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ○ ۱۰۰۰ بار

☆ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ بار

☆ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ○

ایک ہزار ۱۰۰۰ بار

☆ موجودہ دور میں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ○ کاوِرد زیادہ کریں۔

☆ رات کے وقت سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمہؓ پڑھ لیا کریں جو یہ ہیں۔سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳بار،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴بار

﴿صدقات وخیرات﴾

قرآنِ عزیز اور احادیث میں صدقہ وخیرات کی بہت فضیلت آئی ہے۔صدقہ دینے سے آفات اور تکالیف سے آدمی محفوظ رہتا ہے اور اگر کوئی تکلیف آ بھی جائے تو صدقہ دینے سے ٹل جاتی ہے۔صدقہ دینے سے عذابِ قبر سے نجات ہوسکتی ہے۔

حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔''دوزخ کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (خیرات کرنے) سے ہی کیوں نہ ہو''۔

کسی بھی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے۔جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنا''۔اس لیے روزانہ کوئی نہ کوئی چیز اللہ تعالےٰ کے نام پر غرباء ومساکین کو دیتے رہنا چاہیے۔

نفلی روزے

جنابِ رسولُ اللہ ﷺ نے روزہ کو بدن کی زکوٰۃ فرمایا۔حدیثِ پاک میں ہے۔"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے"۔روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے تو افطار کے وقت جو دُعا مانگے اللہ تبارک وتعالےٰ قبول فرماتے ہیں۔

☆ ہر ماہ چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵-تاریخ کو روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے انہیں ایّامِ بیض کہتے ہیں۔اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ کم از کم ایک روزہ تو رکھ لینا چاہیے۔

☆ ذوالحج کی ۹ تاریخ (عرفہ) اور محرّم کی دس تاریخ (عاشورہ) اور شعبان کی ۱۵ تاریخ (شبِ برات) کے روزے رکھنے کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔احادیث میں رسولُ اللہ ﷺ نے ان دنوں کے روزے رکھنے کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے۔

اسی طرح ہر سوموار اور ہر جمعرات کو نفلی روزہ رکھنا بھی آنحضرت ﷺ کی سُنّت ہے۔

﴿حج اور عمرہ﴾

صاحبِ استطاعت شخص پر عمر میں ایک بار حج بیتُ اللہ فرض ہے، اس میں کوتاہی نہ کرے اور عمرہ بھی ادا کرے۔ حج اور عمرہ کی دُنیا اور آخرت میں بڑی برکات ہیں اور مفید ترین عبادات ہیں

﴿مُسَبَّعَاتِ عَشَرُ﴾

وہ دس وظائف جن کو سات سات بار پڑھنا باعثِ برکت ہے۔

☆ اکابر اولیاء کرام کے معمولات میں سے ہے کہ وہ نمازِ فجر اور عصر کے بعد مندرجہ ذیل دس وظائف کو سات سات بار پڑھتے ہیں۔ ان کو باقاعدگی کے ساتھ بلاناغہ پڑھنے والے کیلئے کثیر فوائد اور برکات کا باعث ہیں۔ وہ یہ ہیں ....

۱۔ سورۂ فاتحہ سات ۷ بار، ۲۔ سورۃ الکافرون سات بار ۳۔ سورۃ اخلاص سات بار، ۴۔ سورۃُ الفلق سات بار، ۵۔ سورۃُ النّاس سات بار ۶۔ آیۃ الکرسی سات بار، ۷۔ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ○ سات بار، ۸۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سات بار، ۹۔ دُرود شریف ابراہیمی سات بار، ۱۰۔ اور درج ذیل دُعا سات بار

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ ۝ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَھْلُ لَہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلُ اِنَّکَ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

سخت پریشانی کا مداوا

جب ''سخت پریشانی'' کا سامنا ہو تو مندرجہ ذیل اعمال کریں انشاء اللہ پریشانی دور ہو جائیگی

☆ اپنی والدہ سے دُعا کرائیں، اور اُن کی خدمت میں ہدیہ پیش کریں۔

☆ حسبِ توفیق اللہ تعالےٰ کے راستہ میں صدقہ دیں۔

☆ نفلی روزہ رکھیں اور--ایک ہی دن میں غروبِ آفتاب سے پہلے قرآنِ کریم ختم کرکے اللہ تعالےٰ سے دُعا کریں۔

☆ کتاب ہٰذا کے صفحہ نمبر ۳۶ پر مندرجہ نفلی نماز کو لگا تار پڑھتے رہیں۔

☆ قرآنِ عزیز کا ختم ہفتہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل طریقہ پر کریں......

بروز جُمعہ ــــــــــ ابتدا سے سورۃُ المائدہ تک

بروز ہفتہ ــــــــــ سورۃُ الانعام سے سورۃُ التوبہ تک

بروز اتوار ــــــــــ سورۂ یونس سے سورۂ مریم تک

بروز سوموار ــــــــــ سورۂ طٰہٰ سے سورۃُ القصص تک

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ ○ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَھْلُ لَہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلُ اِنَّکَ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِیْمٌ

سخت پریشانی کا مداوا

جب ''سخت پریشانی'' کا سامنا ہو تو مندرجہ ذیل اعمال کریں انشاءاللہ پریشانی دور ہو جائیگی

☆ اپنی والدہ سے دُعا کرائیں، اور اُن کی خدمت میں ہدیہ پیش کریں۔

☆ حسبِ توفیق اللہ تعالےٰ کے راستہ میں صدقہ دیں۔

☆ نفلی روزہ رکھیں اور ۔۔ایک ہی دن میں غروبِ آفتاب سے پہلے قرآنِ کریم ختم کر کے اللہ تعالےٰ سے دُعا کریں۔

☆ کتاب ہٰذا کے صفحہ نمبر ۳۶ پر مندرجہ نفلی نماز کو لگاتار پڑھتے رہیں۔

☆ قرآنِ عزیز کا ختم ہفتہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل طریقہ پر کریں......

بروز جُمعہ ــــــــ ابتدا سے سورۃُ المائدہ تک

بروز ہفتہ ــــــــ سورۃُ الانعام سے سورۃُ التّوبہ تک

بروز اتوار ــــــــ سورۂ یونس سے سورۂ مریم تک

بروز سوموار ــــــــ سورۂ طٰہٰ سے سورۃُ القصص تک

بروز منگل ـــــــــــ سورۃُ العنکبوت سے سورۃ صٓ تک

بروز بدھ ـــــــــــ سورۃُ الزُمر سے سورۃُ الرّحمٰن تک

بروز جمعرات ـــــــــــ سورۃُ الواقعہ سے آخر سورۃُ النّاس تک

☆ قصیدہ برء الداء (قصیدہ بُردہ) کا یہ شعر روزانہ ایک ہزار بار پڑھیں، اور کام ہو جانے پر پڑھنا ترک کردیں۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

نوٹ:۔ تعداد ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو۔

☆ کبھی کبھی سوز و گداز کے ساتھ مندرجہ ذیل شعر بھی پڑھ لیا کریں ؎

نوازشِ دل ما کن کہ دِل نواز توئی
بہ سازکار غریباں کہ کارساز توئی

(ترجمہ) :۔ یا اللہ ہمارے دلوں پر نظرِ کرم فرما کہ دِلوں کو نوازنے والا تو ہی ہے۔
ہم غریبوں کے کام پورے فرما کہ کاموں کو پُورا کرنے والا تُو ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

تمام مالی پریشانیوں کو دُور کرنے کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک دن میرے والدِ محترم حضرت ابوبکر صدیقؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ سیّد دو عالم ﷺ نے ایک دُعا سکھائی ہے، میں نے عرض کیا وہ کونسی دُعا ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ سیّد دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے صحابہ کو قرض ادا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل دُعا تعلیم فرماتے تھے، اور یہ فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ جتنا سونا بھی قرض ہو اور اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دُعا کرے تو اللہ تعالےٰ قرض اُتار دیں گے، وہ دُعا یہ ہے......

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ○

(ترجمہ) ''اے اللہ! تُو پریشانی کو دُور کرنے والا، غم کو ہٹانے والا، پریشان حالوں کی دُعا کو قبول کرنے والا، دُنیا اور قیامت کا سب سے بڑا مہربان ہے، اور دونوں جہانوں میں سب سے بڑا بخشنے والا ہے، تُو ہی سب پر رحم وکرم فرماتا ہے، پس مجھ پر

ایسی مہربانی فرما کہ جس کی وجہ سے تُو مجھے اپنے سوا سب کی مہربانیوں سے بے نیاز فرمادے''۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ مجھ پر کسی کا قرض باقی تھا میں نے یہ دُعا مانگی تو اللہ تعالےٰ نے میرا یہ قرض اُتار دیا۔

☆ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت اسماء بنتِ عمیسؓ کا مجھ پر ایک دینار اور تین درہم قرض تھا، جبکہ وہ میرے ہاں آتی تو میں شرم کی وجہ سے ان کی طرف آنکھ بھی نہ اُٹھا سکتی تھی، جب والدِ ماجد رضی اللہ عنہ کی بتلائی ہوئی یہ دُعا پڑھی تو اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسا رزق عطا فرمایا (جو نہ تو صدقہ تھا اور نہ ہی مالِ وراثت تھا) کہ اللہ تعالےٰ نے اُس رزق سے میرا قرض بھی اُتار دیا اور کچھ بچ بھی گیا۔ (ترغیب وترہیب منذری)

☆ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا ہے کہ رزق کیلئے اللہ تعالےٰ کا نام باسط روزانہ گیارہ سو بار پڑھے:۔ یَابَاسِطُ

☆ بہت زیادہ مالی تنگی اور پریشانی ہو تو پُوری سورۂ قُریش روزانہ ۳۰۰ بار پڑھے۔

☆ اگر کوئی مقروض، قرضہ نہ واپس کرتا ہو یا کہیں رقم پھنس گئی ہو تو ایک تو دل میں منّت مان لے کہ یا اللہ! میری رقم مل جائے تو میں تیرے گھر کیلئے اتنے پیسے دوں گا، اور دوسرا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ بار روزانہ پڑھے اوّل آخر ۱۱ دفعہ دُرود شریف۔

☆ اگر کسی پر بہت زیادہ قرضہ ہوتو مندرجہ ذیل آیت ۱۷ دفعہ بعد نمازِ عصر پڑھ لے......

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اوّل، آخر ۱۱ دفعہ دُرودشریف۔

تنبیہ

پریشان حال اپنی پریشانی کے دُور کرنے کیلئے ہر آسرا اور سہارا تلاش کرتا ہے۔ مگر ایک مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے کہ وہ ہر تکلیف کے ازالہ کیلئے خواہ وہ بدنی ہو یا مالی ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی فریاد کو پیش کرے، بیماری کا علاج ضرور کرائے مگر شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھے۔ اسی طرح کسی سے بھی دُعا کراتے وقت دُعا کو قبول کرنے والا اور پریشانی کو دور کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھے، اس لیے کسی ایسے آدمی کے پاس نہ جائے جو غیب دانی کا دعوٰی کرتا ہو یا تقدیر اور قسمت کے راز، سحر و جن، عملیات، وغیرہ کے ماہر ہونے کا دعوٰی کرتا ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ......

''جو آدمی کسی غیب بتانے والے کے پاس جائے اور اس کو سچّا سمجھے گا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی''۔ (مشکوٰۃ)

اسی طرح ایسے لوگوں کو بھی اپنی عاقبت کا خیال کرنا چاہیے۔ ایسی کوئی

کتاب نہیں جس میں بیماری کی وجہ یا پریشانی کی وجہ لکھی ہو یا ایسا کوئی طریقہ بتایا گیا ہو۔ سب حالات، تغیّرات، واردات، کا مالک حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اگر کوئی ایسا پریشان حال آئے تو اس کو تسلّی دیں، اُس سے کوئی ایسی بات نہ کہی جائے جس سے وہ مزید پریشان ہو جائے، یہ کالے اور سبز جادو کے قصّے اُسے نہ سنائے جائیں یا کوئی ایسا کرتب نہ کیا جائے جس سے وہ مزید پریشان ہو۔

افسوس ہے کہ آجکل بعض لوگ تقدّس کے لباس میں غیب دان بنے ہوئے ہیں اور لوگوں کو پریشان کر دیتے ہیں۔ ایسے تمام پریشان حالوں کیلئے دُعا کی جائے، قرآن وحدیث اور اولیائے کرام کے فرمودہ کلمات پڑھنے کو بتائے جائیں، پلانے کیلئے دیئے جائیں مگر غیب دانی کا دعویٰ ہرگز نہ کیا جائے، پریشان حال کو فائدہ ہو یا نہ ہو اپنا دینی نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ امین۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو آدمی کسی مسلمان کی دُنیا کی پریشانی کو دُور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرما دے گا''۔

سخت پریشانی کی حالت میں مندرجہ ذیل عمل بھی مفید ہوسکتا ہے

کسی بھی وقت دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر یوں دُعا کرے:۔

''یا اللہ ان نفلوں کو قبول فرما اور ان کا ثواب حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے رُوح کو پہنچا کر میری یہ مشکل آسان فرما''۔ انشاءاللہ غیب سے مدد ہو جائے گی۔

﴿ کسی بھی پریشانی کے وقت ﴾

توبہ کرے، اعمال پر نظرثانی کرے، کیونکہ ارشادِ خُداوندی ہے......

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ (الشوریٰ آیت ۳۰)

ترجمہ...... ''اور وہ جو تم کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے پس وہ تمہارے عملوں کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہے''۔

فوراً صدقہ دیں، اِنَّ الصَّدَقَةَ تَرُدُّ الْبَلَاءِ○ بیشک صدقہ بلاؤں

کوٹال دیتا ہے۔

غرباءاور مساکین کی دلجوئی کریں۔علاج بھی کرائیں۔

رحمتِ خُداوندی سے
محرومی اور اُس کا ازالہ

جب بندہ کوئی بھی گُناہ کرتا ہے تو خداوندِ رحیم اپنی رحمت کے ساتھ بُردباری فرما کر اسے فوراً انہیں پکڑتے بلکہ اُسے مہلت دیتے ہیں تا کہ یہ باز آجائے اور ایسے کاموں اور باتوں سے رُک جائے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوسکتی ہو،مگر پھر بھی انسان کمزور ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل کام کرتا رہے:۔

☆ نیک اعمال جس قدر ہوسکیں کرتا رہے کیونکہ:

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۝ (ھود آیت نمبر ۱۱۴)

(ترجمہ) ''نیکیاں بُرائیوں کو لے جاتی ہیں،یعنی آنے والا عذاب رُک جاتا ہے''۔

☆ گُناہ کو گُناہ سمجھ کر اس پر پشیمان اور نادم رہے ندامت اور شرمساری سے بھی رحمتِ خداوندی ڈھانپ لیتی ہے۔

☆ گناہوں پر پشیمان ہو کر روتا رہے، سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات کے اعمال میں سے یہ بھی فرمایا ہے:۔

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ ۝

(ترجمہ) ''اور اپنی خطاؤں پر رویا کر''۔

رونا ایک مستقل عبادت ہے، انبیاء علیہم السّلام کے بارہ میں فرمایا کہ ''وہ روتے روتے سر بسجود ہو جایا کرتے تھے'' (مریم نمبر ۵۸)

پہلی اُمّتوں کے نیک لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ''وہ روتے روتے سر بسجود ہو جاتے تھے'' (الاسراء آیت نمبر ۱۰۹)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز خصوصًا نمازِ تہجّد میں رونا اور اس کی کیفیّت احادیث میں یُوں بیان فرمائی ہے کہ:۔

''سینہ اقدس سے اس طرح رونے کی آواز سُنائی دیتی تھی جس طرح ہانڈی چُولہے پر ہو اور وہ جوش مار رہی ہو''۔ (ترجمۃ الحدیث)

اس لیے جب کوئی گناہگار بندہ ندامت اور پشیمانی کے ساتھ روتا ہے تو اس کا وہ نیم گرم آنسو جو آنکھوں سے نکل کر رُخسار پر بہتا ہے اس سے اللہ تعالٰی اُس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتے ہیں، ایک ارشادِ گرامی میں نبیِّ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اللہ تعالٰی کے خوف سے (اپنے گُناہوں کو یاد کر کے) روتے ہوئے

ایک قطرہ آنسو کا نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں دُنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے“۔
اس کا مفہوم یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کرنے والا مجرم یہ تمنا کرے گا کہ اگر آج میرے پاس اتنا سونا ہوتا جس سے ساری زمین بھری ہوتی اور وہ بھی دینا پڑتا تو میں دیدیتا تا کہ اس عذاب سے بچ جاتا۔ (آلِ عمران آیت نمبر ۹۱)
اس مضمون کو سورۂ یونس کی آیت نمبر ۵۴ میں فرمایا کہ وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑا تھا عذاب کو دیکھ کر یہ تمنّا کریگا کہ میں وہ سب کچھ دینے کو تیّار ہوں جس کا میں مالک تھا (اور وہ ساری زمین کی بادشاہی ہو) تا کہ میں عذاب سے بچ جاؤں۔
تو اگر دُنیا میں اپنے گناہوں پر نادم اور پشیمان ہوکر ایک قطرہ بھی آنسوؤں کا نکل آئے گا تو یہ اس سارے مال و دولت سے بہتر ہوگا، کیونکہ اس دن تو اللہ تعالیٰ کوئی فدیہ، کفّارہ، قبول نہیں فرمائیں گے، اپنی زندگی میں جب وہ دِل کی گہرائی سے روئے گا تو اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس پر رحمت نازل فرمادیں گے۔

﴿ف﴾ حدیث کے ترجمہ میں آنسو کے ساتھ نیم گرم کا کلمہ گُزر چکا ہے، اس سے مراد حقیقی رونا ہے کیونکہ جو رونا حقیقی ہوتا ہے اس کا آنسو نیم گرم ہوتا ہے اور مصنوعی رونے کا آنسو گرم نہیں ہوتا۔

☆ تسبیحات زیادہ پڑھنا:۔ یعنی سُبحَانَ اللّٰہِ سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور دوسرے وہ کلمات جواحادیث میں فرمائے گئے ہیں ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا غُصّہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے قرآنِ عزیز میں ایسے تمام مقامات پر تسبیح کہنے کا ذکر فرمایا ہے جہاں مہربان خُدا نے بندوں کے غیر مناسب اعمال یا اقوال پر غُصّے کا اظہار فرمایا۔ سعادت مند انسانوں بلکہ فرشتوں نے بھی جواب دینے یا کچھ عرض کرنے سے پہلے سُبحَانَ اللّٰہِ، سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھا۔ خُود سیّدنا حضرت یونس علیہ السلام نے کئی اندھیروں میں عالمِ اسباب سے مایوسی کے عالم میں جب یوں پکارا......

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ ؁

(الانبیاء......۸۷)

فوراً رحمتِ خُداوندی جوش میں آئی اور پھر وہی پذیرائی اور قبولیّت عطا فرمادی گئی۔ اور اس تسبیح[1] کی برکت کو خُداوندِ رحیم نے یُوں بیان فرمایا۔

فَلَولَآ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ المُسَبِّحِینَ ؁ لَلَبِثَ فِی بَطنِہٖٓ اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ ؁ (الصّٰفّٰت ۱۴۲، ۱۴۳)

اگر یُونس علیہ السلام یہ تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ ہی میں (زندہ) رہتے۔ (از رُوحُ المعانی)

---

[1] تسبیح کی برکات احقر کے مرتبہ رسالہ ''رُوحانی گُلدستہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس قدر طویل، مہیب پریشانی سے نجات تسبیح کی برکت سے عطا ہوئی۔ اس آیت کو آیتِ کریمہ کہا جاتا ہے۔

☆ صدقہ فی سبیلِ اللہ:۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے صدقہ دینے سے بھی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ سکتا ہے۔ شاید اسی حکمت کی وجہ سے قرآنِ عزیز اور ارشادات رحمتِ دوعالم ﷺ میں صدقہ دینے کا حکم بہت زیادہ فرمایا اور کئی مثالوں اور پہلی اُمتوں کے نیک لوگوں کے واقعات سے اس کی برکات کو بیان فرمایا، رحمتِ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ○

صدقہ خیرات انسان کے گناہوں سے پیدا ہونے والی غصے کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

صدقہ دینے والے کیلئے مسکین اور محتاج لوگ دُعا کرتے ہیں اُن کی دُعا دِل سے نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے بھی گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

☆ اسی طرح سخت پریشانی کی حالت میں فوراً وضو کرے اور کم از کم دو رکعت نماز نفل پڑھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ والضحیٰ اور دوسری میں سورۃ الم نشرح پڑھے، یا پھر جو بھی سورۃ یاد ہو پڑھ کر عاجزی کے ساتھ دُعا کرے، سیّدِ دوعالم ﷺ کی سیرتِ مقدسہ یہ تھی کہ...... "جب بھی کوئی اہم بات ہوتی تو آپ ﷺ فوراً نماز پڑھتے"۔

پھر فوراً قرآنِ عزیز کی تلاوت شروع کر دے، اگر سورۃ انبیاء پارہ نمبر ۱۷ اور پھر سورۃ الصّافّات پارہ نمبر ۲۳ اور سورۃ ص پارہ نمبر ۲۳ پڑھ سکے تو بہت بہتر ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السّلام کے حالات اور ان پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات کا ذکر ہے۔ ورنہ جہاں سے پڑھ سکے اور جتنی ہو سکے تلاوت کرے اور اس کے بعد مندرجہ ذیل دُعا کرے......

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ غَمِّیْ

یا اللہ! اس عظمت والے قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھوں کا نور بنادے اور میری پریشانی کو دُور کرنے والا اور میرے غم کو ہٹانے والا بنادے۔

جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ حسبِ توفیق فوراً صدقہ دیدے اور والدین یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہوتو ان سے دُعا کرائے، کیونکہ ماں باپ خصوصاً ماں سے زیادہ اولاد کا کوئی بھی خیر خواہ نہیں ہوتا، اور اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو پریشان نہیں کرتا جو پریشانی آتی ہے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے، ارشادِ ربّانی ہے......

وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۝ (الشوریٰ آیت نمبر ۳۰)

اور وہ جو تم کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے پس وہ تمہارے عملوں کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہوں سے درگذر فرما دیتا ہے۔ ورنہ اِنسان کیلئے مشکل ہو جائے، پھر بھی جب کبھی کوئی مصیبت آ جاتی ہے تو وہ انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہے۔ اِس لیے کسی جانی، مالی یا کوئی اور مصیبت آنے پر فوراً اپنے اعمال کو دیکھے کہ اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جس کی وجہ سے پریشانی آ گئی ہے۔ میرے والد ماجد نوّر اللہُ مرقدہٗ کبھی بیمار ہوتے تو بیماری میں پڑھی گئی اپنی نمازوں کو صحت یاب ہونے پر لوٹایا کرتے تھے کہ شاید ان میں کوئی کمی رہ گئی ہو، اس لیے اگر اپنے اعمال میں غلطی کی ہے تو اس کا فوراً تدارک کرے یا کسی کا حق دبایا ہو اور اُس مظلوم کی بددُعا کا شکار ہو تو اُس سے معافی مانگے، انشاءاللہ وہ پریشانی دُور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ۝

﴿النّساء آیت نمبر ۷۱﴾

اے ایمان والو اپنے پاس رکھو اپنا بچاؤ

دعواتِ حفظ و امان

ازافادات

حضرتِ اقدس قطبِ عالم

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰے عَلَیْہِ

دَورِحاضر کا المیہ

اس زمانے کا سب سے بڑا اور دناک واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں باہمی محبت، رواداری، تحمل، اور بردباری کی جگہ عداوت، بغض، عناد، اور تنگ دلی اس قدر پیدا ہوچکی ہے کہ باپ بیٹے کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اور بیٹا باپ کا نافرمان ہے۔ اُنس ومحبت کا اس قدر فقدان ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ پر دوسروں کو دکھ دینے کیلئے ہر طریقہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اختلاف اور انتشار کو دُور کرنے کیلئے......

سیّدِ دوعالم رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا جائے جن میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو سلام کہنا، بیمار پُرسی، نمازِ جنازہ پڑھنا، دفن تک ساتھ رہنا، ہدیہ تُحفہ کا تبادلہ کرنا، غیبت، حسد، بُغض، اور کینہ سے دِل کو پاک رکھنا ضروری ہے۔۔۔

اور دوسروں کے شر سے بچنے کیلئے اُن اوراد و وظائف کا وِرد کرنا بھی ضروری ہے جو قرآنِ عزیز اور حدیث سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اپنی طرف سے کسی مسلمان کو دکھ دینا بہت بڑا گُناہ ہے۔ مگر اپنا تحفظ بھی ضروری ہے۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوندِ قدّوس نے آخری دو سورتیں جن کا نام معوذتین ہے، تلاوت کرنے کا حکم فرمایا پہلی سورۃ میں ارشاد ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

(ترجمہ):۔ ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ہر اُس چیز کی شرارت سے جو اس نے بنائی ہے“۔

یہی وجہ ہے کہ عالمِ اسلامی پر جب بھی کُفّار نے حملہ کیا تو اس وقت کے علمائے کرام اور صوفیائے عظامؒ نے دربارِ خُداوندی میں دُعائیں کیں جو قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی جیسا کہ آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں چنگیزیوں نے دمشق پر حملہ کیا اور ایک آفت نازل کردی تمام راستے بند تھے اس وقت محمد بن محمد جزریؒ نے دُعاؤں کا ایک مجموعہ تیار کیا اسی دوران سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس تمام پریشانی کو پیش کیا۔ اس پر سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمائی تو تیسرے دن ہی دُشمن بھاگ گیا۔

چنانچہ ان دُعاؤں کا مجموعہ بہ نام حِصنِ حصین دستیاب ہے، جس کا معنیٰ مستحکم قلعہ ہے

بُخاری شریف کا ختم کرنا بھی اسلاف کا معمول ہے، اللہ تعالیٰ رحم وکرم فرمادیتے ہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

اس آیت کا وِرد کرنا ہر قسم کے شر و فساد سے محفوظ رہنے کیلئے بہت مفید ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کا ورد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی سے سرفراز ہوئے جس کی مختصر تفسیر یہ ہے کہ............

''۳ھ میں غزوۂ اُحد میں جب کافروں کو معمولی سی کامیابی ہوئی تو مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے مدینہ منوّرہ کے قریب انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ چونکہ اس وقت مسلمانوں کے حوصلے کچھ پست معلوم ہوتے ہیں تو کیوں نہ ان پر ایک بھرپور حملہ کرکے اُن کا صفایا ہی کر دیا جائے۔ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ان کے اس ارادہ کو پیش فرمایا تو مسلمانوں نے پوری قوّت اور جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ کافروں کو جب یہ معلوم ہُوا تو ایسے بھاگے کہ پھر مدینہ منوّرہ پر حملہ کرنے کی جراُت نہ ہوسکی''۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جب ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے آگ میں ڈالا تو آپؑ نے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھا''۔ (بُخاری شریف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ہر پریشانی کے دُور کرنے کیلئے پڑھنے

کا حکم فرمایا ہے حتیٰ کہ قیامت کی پریشانی اور گھبراہٹ سے محفوظ رہنے کیلئے بھی اس کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

جنابِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کس طرح بے فکر ہو جاؤں حالانکہ اسرافیل علیہ السلام نے صور منہ میں پکڑی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم سننے اور اس پر فوراً عمل کرنے کیلئے بالکل تیّار ہے۔ (قیامت آنے والی ہے) یہ سُن کر صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہمارے لیے ایسی حالت میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھو۔ (ترمذی)

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرّہ العزیز نے اس کلامِ عزیز کی رُوحانی برکات پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ بار پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت ۶ بار پڑھیں اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ پھر ساتویں بار اس کے ساتھ مندرجہ ذیل آیت بھی پڑھ کر دُعا کریں:۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران آیت ۱۷۴، ۱۷۵)

اِن آیات کا ترجمہ یہ ہے

''وہ مسلمان جن سے کافروں نے کہا یہ کافر تمہارے مقابلے کیلئے جمع ہوگئے ہیں۔اس لیے تم ان سے ڈرو مگر اس بات نے مسلمانوں کے ایمان کو اور بڑھادیا اور انہوں نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

پس وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل اور نعمت کو لے کر لوٹے اور ان کو ذرّہ بھر بھی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ——— سو یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔ پس تُم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو، اگر تُم ایمان والے ہو'' (پارہ نمبر۴ سورۃ آلِ عمران۔آیت نمبر۱۷۴، ۱۷۵)

ظالم کے ظلم سے نجات کیلئے

اگر کوئی ظالم بہت تنگ کرے تو اس پر صبر کرنا بہت بہتر ہے، کیونکہ مُوذی لوگوں کی ایذا پر انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء کرام نے صبر فرمایا، لیکن اپنا دفاع کرنا بھی شرعاً جائز ہے۔اس کیلئے مندرجہ ذیل وظائف مفید ہیں......

۱...... لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۱۰۰ بار

۲...... رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ ۱۰۰ بار

۳...... وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ ۱۰۰بار

۴...... حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۱۰۰بار

۵...... رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ ۱۰۰بار

۶...... رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۝ ۱۰۰بار

۷...... عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ۝ ۱۰۰بار

۸...... اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ۝ ۱۰۰بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

☆ مندرجہ ذیل دُعا بھی روزانہ ایک بار پڑھ لی جائے ☆

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ

یا اللہ جو کہ سات آسمانوں کا رب ہے اور بڑے عرش کا رب ہے۔ یا اللہ تُو میرے لیے کافی ہو جائے

کُلَّ مُھِمٍّ مِّنْ حَیْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَیْنَ شِئْتَ ۝ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ ۝

ہر تکلیف کیلئے جس طرح تُو چاہے اور جہاں سے تُو چاہے، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے میرے دین کیلئے

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَآ اَھَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ ۝

اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے میری ہر ضرورت کیلئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے ہر بغاوت کرنے والے

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ ۝ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ ۝

ہے مجھے ہر حاسد کیلئے، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے ہر آدمی کیلئے، جو میرے ساتھ بُرائی کی تدبیر کرے

حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ ○ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْقَبْرِ ○

اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے موت کے وقت، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے۔ قبر میں سوال کے وقت،

حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ○ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ○ حَسْبِیَ

اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے میزان کے پاس، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے پلِ صراط کے پاس اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے۔

اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

غزوۂ خندق کے موقعہ پر جبکہ کافروں کی تعداد دس ہزار تھی اور مسلمان صرف تین ہزار تھے ظاہری اسباب بھی نہ ہونے کے برابر تھے، جنابِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرامؓ کو مندرجہ ذیل دُعا پڑھنے کا حکم فرمایا:۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ○

یا اللہ! ہمیں بے عزّت ہونے سے بچا اور خطروں سے ہم کو امن عطا فرما۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مسلمانوں کی امداد کیلئے نازل فرمایا اور اس قدر تیز آندھی چلائی کہ وہ کافر نامراد لوٹنے پر مجبور ہو گئے۔

﴿ف﴾ غزوۂ خندق کا ذکر قرآنِ عزیز کی سورۃ الاحزاب میں موجود ہے۔ (پارہ نمبر ۲۲)

☆دعواتِ حفظ☆

مندرجہ ذیل آیات کا بھی دن میں ایک بار پڑھ لینا مفید ہے۔ بعض بزرگانِ دین کا ارشاد ہے کہ اس دُعا کے وِرد کرنے سے انسان حملہ آوروں کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿ف﴾ یہ سب آیات قرآنِ عزیز میں موجود ہیں، اور ان سب میں حفظ کا کلمہ کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ان کو آیاتِ حفظ کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ

اور مشکل نہیں اس کیلئے تھامنا ان کا، اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔ اس کے پہرے

وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ۝ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ

والے بندہ کے آگے اور پیچھے سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں اللہ کے حکم سے۔ ہم نے اُتاری یہ نصیحت اور ہم ہی

لَحٰفِظُوۡنَ ۝ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ۝ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ

اس کے نگہبان ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور بچاؤ بنایا ہر سرکش شیطان سے،

مَّارِدٍ ۝ اَللّٰهُ حَفِيۡظٌ عَلَيۡهِمۡ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ۝ وَحَفِظۡنٰهَا مِنۡ كُلِّ

اللہ ان پر نگہبان ہے اور آپ ان پر ذمّہ دار نہیں اور محفوظ رکھا ہم نے اس

شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ۝ وَحِفۡظًا ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۝ وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ

کو ہر شیطان مردود سے۔ اور محفوظ کردیا یہ قائم کیا ہوا ہے غالب اور خبردار خُدا کا۔ اور بیشک

لَحٰفِظِیۡنَ ○ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡهَا حَافِظٌ ○ اِنَّ بَطۡشَ

تم پر نگہبان ہیں عزت والے لکھنے والے، کوئی جی نہیں جس پر نگہبان نہ ہو بیشک تیرے رب کی پکڑ

رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ ○ اِنَّهٗ هُوَ یُبۡدِئُ وَ یُعِیۡدُ ○ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ○

سخت ہے، بیشک وہی پیدا کرتا ہے پہلی بار اور وہی دوسری بار بھی کریگا۔ اور وہی بخشنے والا محبت کرنے والا ہے،

ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ ○ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ○ هَلۡ اَتٰکَ حَدِیۡثُ الۡجُنُوۡدِ ○

عرش بزرگی والے کا مالک ہے، کرڈالنے والا جو چاہے۔ کیا پہنچی آپ کو بات ان لشکروں کی

فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ○ بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ تَکۡذِیۡبٍ ○ وَاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ

فرعون اور ثمود کے، کوئی نہیں بلکہ منکر جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ نے اُن کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔

مُّحِیۡطٌ ○ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ○ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ○

بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا ہوا لوحِ محفوظ میں۔

''رحمت کائنات'' نبی الانس والجنات،

محبوب رب الارض والسمٰوٰت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

دو کلمے ہیں جو رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں، میزان میں بڑے بھاری ہیں، زبان پر بڑے آسان ہیں

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ

نوٹ: ان کلمات کو طلوع شمس سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے پڑھنا بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ

☆ برائے امن و عافیت ☆

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

(سورۂ قریش ......۴،۳)

☆ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الانعام......۸۲)

☆ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ○ (سورۂ یوسف ......۹۹)

☆ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○

(سورۂ ابراہیم،۳۵)

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا ○

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ○

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ ○

نوٹ: کسی حاسد کے حسد سے بچاؤ کیلئے، کسی دشمن کی دشمنی سے حفاظت کیلئے اور عام حالات میں برائے امن و عافیت، حفاظت جان و مال کیلئے صبح، شام ۱۱ مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔

آسیب اور سحر وغیرہ سے حفاظت کیلئے

قطبُ الارشاد حضرتِ گنگوہی قدّس سرّہٗ العزیز نے فرمایا ہے کہ......

روزانہ پانچ سوبار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (یا تو اکٹھا پڑھ لیا جائے یا ہر نماز کے بعد ۱۰۰، ۱۰۰ بار پڑھا جائے) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پوری سورتیں تین تین بار اور آیۃ الکرسی تین بار پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیا کرے، اور یہی کلام صبح اور شام پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ آسیب وغیرہ اثر نہ کرے گا"۔ (مکاتیب ص ۶۱)

حضرت تھانوی قدّس سرّہ العزیز نے آسیب وغیرہ کے اثرات کو دُور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیوار پر قبلہ رُو چسپاں کرنے کا فرمایا۔

٩	٦	٣	١٦
٧	١٢	١٣	٢
١٤	١	٨	١١
٤	١٥	١٠	٥

﴿الطرائف جلد ۲ ص ۵۶﴾

﴿ہر حاسد اور معاند کے شر سے بچنے کیلئے﴾

رحمتِ دو عالم ﷺ نے جو دُعائیں ارشاد فرمائی ہیں اُن میں مندرجہ ذیل دُعائیں ظالم کے ظلم سے بچنے کیلئے مفید ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نمازِ عصر ورنہ نمازِ مغرب کے بعد یکسوئی کے ساتھ نماز والا دُرود شریف ۱۱ بار پڑھے، اور پھر ۲۱ بار یہ دُعا پڑھے اور جس حرف کے اُوپر نشان لگا ہوا ہے اس پر ظالم کا تصور کرے.........

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ○ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ ○

حزبُ البحر ــــ کے مؤلف علامہ شاذلیؒ نے مندرجہ ذیل دُعا بھی مفید فرمائی ہے

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا وَبِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَیْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآءِ ھِمْ مُحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○

﴿ترجمہ﴾ ...... ''عرش کا پردہ ہم پر چھایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہم کو دیکھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم پر کوئی بھی قابو نہ پاسکے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ تو بڑی عزّت والا قرآن ہے تختی میں محفوظ ہے''۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحِصَارُ السَّبۡعَۃِ

یعنی

سات قلعے

☆

مرتبہ

﴿حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیہِ﴾

آپ کا نسب نامہ :۔ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ،اور کنیت آپ کی ابوعبداللہ ہے، اہلِ بیت کے ممتاز فرد ہیں، اپنے والدِ ماجد محمد اور دوسرے ائمہ سے بھی حدیث سنی۔ اور آپ سے امام مالک، امام سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کی ہے۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ جنت البقیع میں اپنے والدِ ماجد حضرت محمد باقر کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔۔۔ نوَّرَ اللہُ قُبُوۡرَھُمۡ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر کوئی تکلیف آتی ہے تو خُداوندِ کریم اپنی رحمت سے ان کو ایسی دُعا القاء فرمادیتے ہیں جس سے ان کی وہ مصیبت دور ہوجاتی ہے۔ بزرگانِ دین سے ایسی مجرّب دُعائیں بکثرت منقول ہیں۔ اسی طرح سیّدِ دوعالم ﷺ نے اپنی امّت کے صلحاء کو ایسے اعمال کی تلقین فرمائی ہے اور حسبِ ضرورت ایسی ہدایات اور دُعائیں ارشاد فرمائی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مصیبت اور پریشانی سے نجات مل جاتی ہے، چنانچہ ان میں سے ایک ''الحصار السبعه'' بھی ہے۔ جس کا مختصر شانِ ورود اس طرح ہے.........

سلطان ابراہیم غزنوی نے کسی وجہ سے ملک شاہ سلجوقی کے چچا کو قید کرلیا تھا جسکی رہائی کیلئے سلجوقی امیر سبکتگین نے غزنی پر اسوقت حملہ کردیا جب سلطان کی افواج ہندوستان میں تھیں۔ اُسنے اس سخت پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کیلئے دُعا کی۔ جس کے نتیجہ میں اُسی رات سیّدِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ ﷺ نے اُسے فرمایا کہ ''امام جعفر صادقؒ نے قرآنِ عزیز سے فتح نصرت کی آیات کا ایک

انتخاب کر کے مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام ''الحصار السبعه'' ہے اور یہ مجموعہ اس وقت کے قاضی زاہد کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم نے جب قاضی زاہد سے پوچھا تو انہوں نے وہ مجموعہ سلطان کو دیدیا اور ساتھ ہی اس کے ورد کا طریقہ بھی بتادیا کہ روزانہ ایک حصار پڑھا جائے، اور ساتویں دن روزہ رکھ کر ان ساتوں کو ایک بار پھر پڑھ لیا جائے، اور کچھ صدقہ بھی دے دیں، انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ سلطان ابراہیم نے حسبِ ہدایت عمل کیا اِدھر ملک شاہ نے خواب دیکھا کہ غزنی کے اردگرد لوہے کا ایک جنگلہ بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلہ کی حفاظت کیلئے دانت نکالے ہوئے اور اپنی سونڈیں اُٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس طرح غزنی کا ملک محفوظ رہا۔

سلطان ابراہیم کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس ورد کو اسی طریقہ پر پڑھتے تو اللہ تعالیٰ محفوظ فرماتے۔

احقر کو حُسنِ اتفاق سے یہ مخطوطہ ماہِ صفر ۹۴۳ھ کا لکھاہُوا مِلا ہے، احقر نے عام فائدے کیلئے اسے شائع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سب پریشان حال لوگوں کی پریشانیوں کو دُور فرمائے۔

اٰمِینْ یَارَبَّ الْعٰلَمِینْ بِحُرْمَةِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِینْ O

﴿ف﴾...... چونکہ ہفتے کے سات دن ہیں اور یہ سات دن ہی سارے زمانے کی بنیاد ہیں اس لیے یہ وظیفہ سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

﴿ف﴾...... یہ بھی حُسنِ اتّفاق ہے کہ اس وردِ عظیم کو پہلی بار شائع کرنے والے کا نام بھی قاضی زاہد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اسکی برکات حضرت مرتّب اور شائع کرنے والے اور پڑھنے والوں کو نصیب فرمائے۔ اٰمین۔

قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ

۳ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ ۳ / اگست ۱۹۹۲ء

حال ایبٹ آباد

☆بروز سوموار☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں کر دیتے ہیں ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ

جو نہیں مانتے قیامت کو ایک پردہ جو نظر نہیں آتا۔ اور بنائی ہم نے

بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ

ان کے آگے دیوار اور اُن کے پیچھے دیوار پھر اُوپر سے ڈھانک دیا ان کو

فَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ○ وَجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ

سو وہ کچھ نہیں دیکھتے اور ہم رکھتے ہیں اُن کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ○

پردہ کہ اس کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ۔

فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ○ اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ

پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر نگہبان ہے، اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری

اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

مدد کریگا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے تو پھر کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

جو تمہاری مدد کر سکے اس کے بعد، اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ

اور اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ

ہر کوئی راہ دیکھتا ہے سو تم بھی راہ دیکھو آئندہ جان لوگے کون ہیں

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی۔ اے ایمان والو! صبر کرو

اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور کام میں لگے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ

تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور سچ کے ساتھ ہم نے اتارا یہ قرآن اور سچ کے ساتھ

نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ سَنُلْقِيْ

اترا۔ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔ اب ڈال دیں گے

فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا

کافروں کے دلوں میں رُعب اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا

بِاللّٰہِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا ○ اَللّٰھُمَّ ذَالْمَنِّ

جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ یااللہ تیرا سب پر احسان ہے

وَلَا یُمَنُّ عَلَیْکَ یَاذَاالطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اور تجھ پر کسی کا احسان نہیں اے طاقت کے مالک تیرے بغیر کوئی معبود نہیں،

اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا

میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں دین اور دُنیا اور آخرت میں۔

وَالْاٰخِرَۃِ بِفَضْلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَبَّنَا

تیرے اس فضل کی وجہ سے جو سب مخلوق پر ہے، اے ہمارے رب

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی بہتری اور بچا ہم کو

عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰھُمَّ یَافَارِجَ الْھَمِّ وَیَاکَاشِفَ

آگ کے عذاب سے۔ اے اللہ دُور کرنے والے پریشانی کے اور ہٹانے والے غم کے،

الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاَھْلِکْ عَدُوِّیْ

میری پریشانی کو دُور فرما اور میرے غم کو ہٹادے اور مجھ پر زیادتی کرنیوالے کو ہلاک کردے

حَیثُ کَانَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ ○

جہاں بھی وہ ہو۔ اپنے رحم کے ساتھ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

☆ بروز منگل ☆

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اِنَّکَ مَن تُدخِلِ النَّارَ فَقَد اَخزَیتَہٗ وَمَا

اے ہمارے رب تُو نے جس کو آگ میں ڈال دیا پس بے شک اس کو رُسوا کر دیا۔

لِلظّٰلِمِینَ مِن اَنصَارٍ ○ ھُنَالِکَ تَبلُوا کُلُّ نَفسٍ

اور نا فرمانوں کا کوئی مددگار نہیں۔ وہاں جانچ لے گا ہر کوئی جو اس نے

مَّا اَسلَفَت وَرُدُّوا اِلَی اللّٰہِ مَولٰھُمُ الحَقِّ

پہلے کیا تھا اور یہ سب لوٹا دیئے جائیں گے اُس اللہ کی طرف جو اُن کا سچا مالک ہے،

وَضَلَّ عَنھُم مَّا کَانُوا یَفتَرُونَ ○ یَکَادُ البَرقُ

اور گم جائیگا اُن سے جھوٹ جو باندھا کرتے تھے، قریب ہے کہ بجلی اُچک لے

یَخطَفُ اَبصَارَھُم کُلَّمَا اَضَاءَ لَھُم مَّشَوا فِیہِ

اُن کی آنکھیں جب چمکتی ہے اُن پر تو چلنے لگتے اس میں

وَاِذَآ اَظۡلَمَ عَلَيۡهِمۡ قَامُوۡا وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اور جب اندھیرا ہوجاتا ہے ان پر تو کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو لیجائے

بِسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

اُن کے کان اور آنکھیں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قَدِيۡرٌ ۝ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ۝

بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ کفر سے نہ لوٹیں گے۔

وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ

اور ہم نے کردی اُن کے آگے دیوار اور ان کے پیچھے بھی دیوار

سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۝ وَكَانَ حَقًّا عَلَيۡنَا

پھر اُوپر سے ڈھانک دیا ان کو پس وہ نہیں دیکھ سکتے۔ اور ہم پر لازم ہے

نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ

امداد کرنی ایمان والوں کی۔ پس تجھے ان کے مقابلے میں کافی رہے گا اللہ،

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ

اور وہی سُننے والا جاننے والا ہے۔ بیشک اللہ تعالٰی پسند کرتا ہے توبہ کرنیوالوں کو

وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ۝ يَا اَللّٰهُ يَا وَلِىُّ يَا رَبَّنَا وَّيَا مَلۡجَا

اور پسند کرتا ہے پاکیزہ لوگوں کو۔ یا اللہ اے مدد کرنے والے اے میرے ربّ، اے میری جائے

يَا مُسْتَغَاثًا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ بِكَرَمِكَ

پناہ، اے میری فریاد کو پہنچنے والے، اے میرے سب سے بڑے مرغوب۔ میں تجھ سے

اِلٰى كَرَمِكَ وَبِفَضْلِكَ اِلٰى فَضْلِكَ وَبِجُوْدِكَ

تیرے لطف وکرم سے (مانگتا ہوں) اور تیرے فضل سے تیرے فضل کے ساتھ

اِلٰى جُوْدِكَ وَبِاِحْسَانِكَ اِلٰى اِحْسَانِكَ ۞

اور تیری کمال عطا وبخشش کے ساتھ اور تیرے کمال احسان ساتھ۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا

آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالٰی کے فضل وکرم اور اسکی رحمت کے ساتھ۔ پس اسی پر ان کو خوش

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۞ يَا رَبِّ اِنِّىْ مَغْلُوْبٌ

ہونا چاہیے جو کہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اے میرے ربّ میں عاجز

فَانْتَصِرْ ۞ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ

آ گیا ہوں پس تو بدلہ لے لے کہا (خضر نے) یہ جُدائی ہے میرے درمیان اور تیرے درمیان

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۞

جلدی بتادوں گا تجھے ان کاموں کی حقیقت جن پر تو صبر نہ کرسکا

اَللّٰهُمَّ يَا حَفِيْظِىْ وَيَا نَصِيْرِىْ وَيَا مُعِيْنِىْ

یا اللہ اے میری حفاظت کرنیوالے اور اے میری مدد کرنیوالے اور اے میری اعانت

فِیْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاَشْغَالِ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا

کرنیوالے ہر پریشانی اور ہر کام میں یااللہ! اے ہمارے رب ہم کودے

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی بہتری اور بچا ہم کو

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰھُمَّ یَافَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ

آگ کے عذاب سے۔یااللہ اے پریشانی کودُور کرنیوالے اورغم کوہٹانے والے، میری

الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاَھْلِکْ عَدُوِّیْ

پریشانی کودُور کردے اورمیرے غم کوہٹادے اور مجھ پرزیادتی کرنیوالے کوہلاک کردے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

☆ بروز بدھ ☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتاہوں اللہ کے نام سے جونہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ

آپ فرمادیجئے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل بھاگنے

زَهُوۡقًا ۞ اَوۡ كَظُلُمٰتٍ فِىۡ بَحۡرٍ لُّجِّىٍّ يَّغۡشٰهُ مَوۡجٌ

والا ہی ہے۔ یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں چڑھی آتی ہے اس پر ایک لہر

مِّنۡ فَوۡقِهٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ

اس پر ایک لہر، اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں

بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ يَدَهٗ لَمۡ يَكَدۡ يَرٰٮهَا

ایک پر ایک جب نکالے اپنا ہاتھ اس کو نہیں دیکھ سکتا،

وَمَنۡ لَّمۡ يَجۡعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ نُّوۡرٍ ۞

اور جس کو اللہ تعالٰی نے روشنی نہ دی ہو اس کیلئے کوئی روشنی نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ ۞

اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا ۞ اِلَّا حَمِيۡمًا وَّغَسَّاقًا ۞

نہ چکھیں گے وہاں ٹھنڈک اور نہ پانی پینے کا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ

جَزَآءً وِّفَاقًا ۞ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ ۞ وَّظِلٍّ مِّنۡ

بدلہ ہے پورا پورا۔ تیز بھاپ میں اور جلتے پانی میں اور دھوئیں کے سائے میں

يَّحۡمُوۡمٍ ۞ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيۡمٍ ۞ كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ

جو نہ ٹھنڈا نہ عزت والا۔ کئی تھوڑی جماعتیں غالب آگئیں

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ○

بڑی جماعتوں پر اللہ تعالٰی کے حکم سے اور اللہ تعالٰی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے ہمارے رب ڈال دے ہم پر صبر کو اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو اور ہماری مدد فرما

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَهَزَمُوْهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ

کافر قوم کے مقابلے میں۔ پس ان کو شکست دی اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

داؤد (علیہ السلام نے) جالوت کو اور دی اس کو اللہ تعالٰی نے بادشاہی اور نبوت اور سکھایا

مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

اس کو جس سے چاہا، اور اگر نہ ہٹاتا اللہ تعالٰی لوگوں کو ایک دوسرے سے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

تو زمین میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالٰی فضل والا ہے تمام جہانوں پر۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں ایمان لایا اللہ تعالٰی پر، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالٰی کے حضرت محمد ﷺ اللہ تعالٰی کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

رسول ہیں۔ ہم کو اللہ تعالٰی ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے، بہترین مالک اور بہترین مددگار ہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

یااللہ اے ہمارے ربّ دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی بہتری

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ یَافَارِجَ الْھَمِّ

اور بچا ہم کوآگ کے عذاب سے۔اے پریشانی کودُور کرنے والے،اے غم کو ہٹانے والے

وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ

میری پریشانی کودُور فرما اور میرے غم کو ہٹادے اور مجھ پرزیادتی کرنیوالے کو

وَاَھْلِكْ عَدُوِّیْ بِرَافَتِكَ وَرَحْمَتِكَ یَارَبِّ ○

اپنی شفقت اور مہربانی کے ساتھ ہلاک کردے اے میرے رب۔

☆ بروز جمعرات ☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ

آپ فرمادیجئے ہم پر نہ آئے گی کوئی مصیبت مگر وہی جواللہ تعالےٰ نے لکھ دی ہے ہمارے لیے وہ

مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ اَیْنَمَا

ہمارامالک ہے اوراللہ تعالےٰ ہی پرایمان والوں کوبھروسہ کرنا چاہیے۔جہاں بھی تم ہوگے

تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

تم کو موت پالے گی، خواہ تم پختہ بُرجوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

مُّشَيَّدَةٍ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ

کسی بھی جی کا یہ اختیار نہیں کہ وہ مرجائے مگر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے

اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝

وقت مقررہ لکھا ہُوا ہے۔ آپ فرمادیجئے تُم پتھر ہو جاؤ یا لوہا

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۝ مَرَجَ

یا کوئی مخلوق جو تمہارے دلوں میں بڑی معلوم ہوتی ہو۔ اسی اللہ نے وہ دریا چلائے جو آپس

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

میں مل کر چل رہے ہیں، ان کے درمیان ایک پردہ ہے ایک دوسرے پر غالب نہیں ہو سکتے ،

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

پس تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ یا اللہ تُو جانتا ہے میری چھپی باتوں کو

سِرِّىْ وَعَلَانِيَتِىْ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَاءِكَ

اور سامنے کی باتوں کو اور تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تیرے فیصلے

وَتَقْدِيْرِكَ فَاِنِّىْ اَسِيْرٌ بِحُكْمِكَ وَاَنْتَ تَعْلَمُ

اور تیرے اندازے کو، پس میں تو قیدی ہُوں تیرے حکم کا، اور تُو جانتا ہے

بِاَحْوَالِ الْعِبَادِ وَاَشْغَالِهِمْ وَحَرَكَاتِهِمْ

بندوں کے حالات اور کام اور ان کا ہلنا جلنا

وَسَكَنَاتِهِمْ فِي اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ

اور ٹھہرنا راتوں میں اور دنوں میں ، کوئی معبود نہیں مگر تُو ہی،

اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

تُو پاک ہے بیشک میں اپنے آپ پر ظلم کرنیوالوں میں تھا۔ پس ہم نے قبول کرلی دُعا

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اسکی اور اس کونجات دے دی غم سے اور ہم اسی طرح ایمان والوں کونجات دیتے ہیں۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

پس اللہ تعالیٰ بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

وَاَقْرَبُ نَصْرًا وَّاَوْضَحُ دَلِيْلًا اَغْنٰى مِنَ الْاَعْدَآءِ ○

اور سب سے زیادہ قریبی مددگار ہے، اور سب سے زیادہ واضح راہنما ہے دُشمنوں سے بے نیاز ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اے اللہ ہمارے ربّ! دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ

میں بھی بہتری اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔ یا اللہ پریشانی کو دُور کرنیوالے

اَللّٰھُمَّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ

اورغم کوہٹانے والے میری پریشانی دُور فرمادے، اور میرے غم کو ہٹادے،

غَمِّیْ وَاَھْلِكْ عَدُوِّیْ بِرَحْمَتِكَ یَارَبِّ ؕ

اور مجھ پرزیادتی کرنیوالے کواپنی رحمت کے ساتھ ہلاک کردے اے میرے پروردگار!

☆ بروز جمعة المبارک ☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جونہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ

اے میرے پالنے والے بیشک تُو نے مجھ کودیا ملک کا کچھ حصّہ اور سکھایا مجھے خوابوں کی تعبیر

الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ

بتانا بلا نمونہ کے بنانے والے آسمانوں اور زمین کے تُو ہی میرا مددگار ہے

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ

دُنیا اور آخرت میں مجھے دُنیا سے فرمانبردار اُٹھا اور

بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی

مجھے نیک بختوں کے ساتھ ملادے اور فرمادیجئے اے اللہ بادشاہی کے مالک بادشاہی دیتا ہے

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

تُو جسے بھی چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے تُو بادشاہی جس سے بھی چاہتا ہے اور عزت دیتا ہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ

جس کو بھی چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے، تیرے ہاتھ میں بہتری ہی ہے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَاحَوْلَ وَلَاحِيْلَةَ

تُو ہر چیز پر پُورا قادر ہے۔نہیں پھرنا اور نہ کوئی تدبیر اور نہ ہٹنا اور نہ پناہ اور نہ نجات اللہ کی پکڑ سے

وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا

مگراسی کی طرف ،تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا،تُو سب مخلوق کا خالق ہے

اِلَيْهِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ

اوراس کاانتظام کرنیوالا ہے اوران کوایک حالت سے دوسری حالت پر لانے

وَمُدَبِّرُهُمْ وَمُحَوِّلُهُمْ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ بِكَ اَصُوْلُ ۝

والا ہے، تیری ہی مدد سے میں حملہ کرسکتا ہُوں،

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذِلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا

یااللہ ہماری مدد فرمااور ہم کورُسوا نہ فرمااور ہم پر رحم فرمااور ہم کو ہلاک نہ فرما،

وَاَنْتَ رِجَآءُنَا يَا اللّٰهُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

تُو ہی ہماری امید ہے اورامّید گاہ ہے یااللہ ایاک نعبد وایاک نستعین کے طفیل۔

نَسْتَعِیْنُ ○ یَانِعْمَ الْمَوْلٰی وَیَا نِعْمَ النَّصِیْرُ ○

اے سب سے بہتر مالک اور سب سے بہتر مددگار

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے اللہ ہمارے ربّ! دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی اور بچا ہم کو آگ کے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ

عذاب سے۔ اے اللہ دُور کردے میری پریشانی کو اور ہٹادے میرے غم کو

غَمِّیْ وَاَھْلِكْ عَدُوِّیْ بِرَحْمَتِكَ وَرَافَتِكَ

اور ہلاک کردے مجھ پر زیادتی کرنیوالے کو اپنی رحمت اور شفقت کے ساتھ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

☆ بروز ہفتہ ☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ

بے شک اللہ تعالےٰ بندوں پر شفقت کرنیوالا رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر نہ ہوتا تم پر فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اللہ تعالٰے کا اور مہربانی اسکی تو تم ضرور ہوجاتے نقصان والوں میں سے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ

بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور وہی فائدہ دینے والا مینہ اُتارتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا

اور وہی جانتا ہے جوماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا،

تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا،

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ اِنَّ فِىْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ

بیشک اللہ تعالٰے ہی جانتا ہے اور باخبر ہے۔ بے شک رات دن کے بدلنے میں

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ

کئی نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے۔ جو کہ اللہ تعالٰے کا

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا

اور غوروفکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے میں (یوں کہتے ہیں) اے ہمارے رب

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

نہیں بنایا تُو نے یہ بے فائدہ تُو پاک ہے پس بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔

النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

اے ہمارے ربّ بیشک تُو نے جس کو آگ میں ڈال دیا تو اسے رُسوا کردیا

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا

اور ظالموں کیلئے کوئی مدد گار نہیں۔اے ہمارے ربّ ہم نے سُنا ایک پُکارنے والے کو

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

جو ایمان لانے کیلئے پکار رہا تھا یوں کہہ کر ایمان لاؤ اپنے ربّ پر، پس اے ہمارے ربّ ہم

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا

ایمان لے آئے پس ہم کو ہمارے گناہ بخش دے اور اتار دے ہم سے ساری بُرائیاں اور ہماری زندگی

مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

پوری فرما نیک لوگوں کے ساتھ۔اے ہمارے ربّ ہم کو دیدے جس کا وعدہ کیا تُو نے اپنے رسولوں

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

سے وہ دے قیامت کے دن بیشک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

آپ فرمادیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو پالے گی پھر تم اللہ تعالیٰ کی طرف

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ

لوٹائے جاؤ گے جو کہ چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، پھر تم کو خبر دے گا

بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

ان کاموں کی جو تم کرتے تھے۔ اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور

وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ○ اَللّٰهُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ

وہ حکمت والا باخبر ہے۔ اے اللہ درجوں کے بلند کرنیوالے،

وَیَا کَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَیَا مَانِعَ الْبَلِیَّاتِ

اور اے نیکیوں کے لکھنے والے، اور مصائب کے دُور کرنیوالے،

وَیَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ

اور پریشانیوں کو ہٹانے والے، اور دُعاؤں کو قبول کرنیوالے،

وَیَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِدْفَعْ عَنِّیْ وَعَنْ جَمِیْعِ

اور آوازوں کو سُننے والے، دُور فرمادے مجھ سے اور سب مسلمانوں سے

الْمُسْلِمِیْنَ النَّکَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَاِیَّاهُمْ مِّنَ الْحَسَنَاتِ

تمام تکالیف اور دے ہم کو اور اُن کو بھی بہترین اشیاء اور ہماری اور

وَاحْفَظْنَا وَاِیَّاهُمْ مِّنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ ○

اُن کی بھی حفاظت فرما حادثات اور واقعات سے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ

یااللہ اے ہمارے رب دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی بہتری

حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ

اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔ اے اللہ پریشانی کو دُور کرنیوالے اور غم کو ہٹانے والے

وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَ اکْشِفْ غَمِّیْ

دُور فرما میری پریشانی اور ہٹادے میرے غم کو

وَاَھْلِكْ عَدُوِّیْ بِرَحْمَتِكَ یَارَبِّ ؕ

اور ہلاک کردے مجھ پرزیادتی کرنے والے کو اپنی رحمت سے اے میرے رب۔

☆ بروز اتوار ☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ؕ

ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہوجا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر

وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ؕ

اور کافروں نے بڑی تدبیر کی تھی مگر ہم نے اُن ہی کو نقصان اٹھانے والا کردیا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ○

اور بچالیا ابراہیمؑ کو اور لوطؑ کو بھی بچالیا اس زمین میں جس میں برکت دی ہم نے تمام جہاں والوں کیلئے

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ○

پھر بچالیں گے ہم ڈرنے والوں کو اور چھوڑ دیں گے اس میں ظالموں کو گھٹنوں کے بل۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

اور جب آپہنچا ہمارا حکم بچالیا ہم نے شعیبؑ کو اور اُن پر ایمان لانے والوں کو

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَا مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ

اپنی رحمت سے اور بچالیا اس کو اس بستی سے جو

تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ○ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ

گندے کام کرتی تھی۔ اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر مگر

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا

بہت لوگ نہیں جانتے۔اے ہمارے ربّ فیصلہ فرمادے ہمارے درمیان

وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○

اور ہماری قوم کے درمیان ساتھ حق کے اور تُو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

بیشک اُن کی مدد کی جائے گی۔اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب ہوتا ہے۔

اَلْغٰلِبُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ! اے امداد کرنیوالے فریاد کرنے والوں کی،

يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ يَا اَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ ○

اے اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرنے والے، اے اللہ محبت کرنے والے ڈرنے والوں سے،

اَللّٰهُمَّ يَا نَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ يَا رَجَآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اے اللہ مدد کرنے والے پریشانوں کی، اے اللہ جائے امید ایمان والوں کی،

اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ ○ اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ

اے اللہ تُو حاضر ہے غائب نہیں، اے اللہ تُو قریب ہے دُور نہیں،

بَعِيْدٍ ○ اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ ○ اِجْعَلْ لِّىْ

اے اللہ تُو غالب ہے مغلوب نہیں۔ میرے اس کام میں

مِنْ اَمْرِىْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا فِى الْعَافِيَةِ ○

آسانی فرما دے اور خلاصی کا راستہ بنادے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ

یااللہ اے ہمارے رب دے ہم کو دُنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ

بہتری اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔ یااللہ اے پریشانیوں کو دُور کرنے والے

وَيَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ

اور غموں کو ہٹانے والے، میری پریشانی دُور فرما اور میرے غم کو ہٹا دے

وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

اور میرے دُشمن کو اپنی رحمت کے ساتھ ہلاک فرما۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

وَصَلِّ بِجَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

اور رحمت نازل فرما اپنے جلال کے ساتھ محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر۔

﴿ان وظائف کو ہر روز صبح پڑھنے کا معمول بنا لیں﴾

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ
۱۰۰ مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
۲۰۰ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۳۰۰ مرتبہ

﴿ایک پُرسوز اور مستجاب دُعا﴾

مندرجہ ذیل دُعا اگر حضورِ قلب اور خشوع، عاجزی، مسکینی کے ساتھ نمازِ عشاء کے بعد علیحدگی میں اس طرح پڑھی جائے کہ اوّل اور آخر درُود شریف (نماز والا) گیارہ بار اور یہ دُعا بھی ۱۱بار پڑھ کر سر سجدہ میں رکھ کر دُعا کرے تو انشاء اللہ قبول ہوگی............

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُمَّ يَا كَبِيْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَيَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ وَيَا عِصْمَةَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ وَيَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْبَائِسِ الْفَقِيْرِ كَدُعَاءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْئَلُكَ بِمَقَاعِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

(یہاں اپنی حاجت ذکر کرے)............

ترجمہ دُعا مذکورہ

یااللہ! اے بڑی ذات، اے سُننے والے، اے دیکھنے والے، اے وہ ذات جس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کا کوئی وزیر ہے۔ اور اے وہ ذاتِ عالی جو سورج اور نورانی چاند کے پیدا کرنیوالی ہے۔ اور اے وہ مہربان جو نا امید اور خوف زدہ اور پناہ چاہنے والے کی پناہ ہے، اور اے اللہ جو چھوٹے بچّے کو (ماں کی گود میں) رزق دینے والا ہے، اور اے اللہ جو ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے والا ہے۔ تجھے میں پکارتا ہوں پریشان حال محتاج ہو کر جیسا کہ ایک اندھے پریشان نے پکارا تھا تجھ سے میں سوال کرتا ہوں تیری عزّت والی مسند کا واسطہ دے کر جو تیرے عرشِ مجید سے ہے، اور رحمت کی کنجیوں کا واسطہ دے کر جو تیری کتاب سے ہے اور اُن آٹھ ناموں کے وسیلہ سے جو سورج کے کونے پر لکھے ہوئے ہیں کہ تُو قرآنِ عزیز کو میرے دِل کی بہار بنادے اور غم اور پریشانی کو دُور فرمادے، اے میرے پروردگار ہمیں دُنیا میں۔ (یہاں اپنی حاجت ذکر کرے)

سجدہائے تلاوت قرآنِ مجید برائے حلِ مشکلات

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلی نازل ہونے والی سورۃ الاقراء میں آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا "وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ" "سجدہ کریں اور زیادہ قریب ہو جائیں"۔ اور جنابِ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ......

"بندہ سجدہ میں اللہ تعالےٰ کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے"۔ چنانچہ بعض علمائے کرامؒ اور اولیائے عظامؒ نے اسی کے پیشِ نظر فرمایا ہے کہ سخت پریشانی کی حالت میں اگر قرآنِ مجید کی چودہ (۱۴) آیاتِ سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کیا جائے اور اللہ کے حضور دُعا کیلئے ہاتھ پھیلائے جائیں تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے پریشانی دُور فرما دیتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی ۱۴ آیاتِ سجدہ یہ ہیں

☆ اِنَّ الَّذِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ يَسۡجُدُوۡنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۶)

☆ وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۝ (الرّعد آیت نمبر ۱۵)

☆ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (النّحل آیت نمبر ۵۰)

☆ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○

(الاسراء آیت نمبر ۱۰۹)

☆ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○

(مریم آیت نمبر ۵۸)

☆ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ○ (الحج آیت نمبر ۱۸)

☆ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ○ (الفرقان آیت نمبر ۶۰)

☆ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (النّمل آیت نمبر ۲۶)

☆ اِنَّمَا یُؤمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ٥ (السّجدہ آیت نمبر ۱۵)

☆ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ٥

(صٓ آیت نمبر ۲۴)

☆ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ٥ (حٰمٓ السّجدہ آیت نمبر ۳۸)

☆ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ٥ (النجم آیت نمبر ۶۲)

☆ فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ٥

(الانشقاق آیت ۲۲)

☆ کَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ٥ (العلق آیت نمبر ۱۹)

ہر آیت پر سجدہ کیا جائے، چودہ سجدوں کے بعد دُعا کی جائے اِنشاء اللہ قبول ہوگی۔

﴿اِن آیاتِ گرامیہ کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے﴾

آیت نمبر ۲، ۳، ۶، میں ارشاد فرمایا کہ ساری مخلوقات اللہ تعالےٰ کو اپنی اپنی حیثیّت سے سجدہ کرتی ہے۔

آیت نمبر ۱، ۹، ۱۱، مقرّبینِ بارگاہِ خُداوندی کی یہ نشانی فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کے حضور سجدہ کرنے سے رُوگردانی نہیں کرتے بلکہ

اُن کی تو یہ محبوب عادت ہے کہ وہ ہر وقت سجدہ کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

آیت نمبر ۴ میں سعادتمندوں کی یہ نشانی بتائی کہ وہ جُونہی اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو سُنتے ہیں فوراً روتے ہوئے سر بسجود ہو جاتے ہیں اور ان میں خشوع اور اطاعت بڑھ جاتی ہے۔

آیت نمبر ۵ میں ارشاد فرمایا کہ سجدہ اتنی عظیم عبادت اور قُربِ خُداوندی کا اس قدر قوی ذریعہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین جناب محمدؐ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب انبیاء علیہم السلام اپنے مہربان ربّ کی آیات سُنتے ہی فوراً روتے سر بسجود ہو جاتے تھے۔

آیت نمبر ۱۰ میں سیّدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے سجدہ کو خصوصی طور پر ذکر فرمایا جس کے بارہ میں مندرجہ ذیل واقعہ درج کیا جاتا ہے:۔

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک پودے کے سائے میں بیٹھا ہُوا ہوں اور میرے پاس دوات اور کاغذ بھی ہے اور میں سورۂ صٓ لکھ رہا ہوں، جب میں سجدہ والی آیت پر پہنچا تو دوات، کاغذ، اور اس پودے نے بھی سجدہ کیا اور سجدہ میں یہ کہہ رہی ہیں:۔ ''یا اللہ! اس کی برکت سے گُناہوں کا بوجھ گرا دے اور اس کا شُکر محفوظ فرما لے اور اجر زیادہ فرما دے''۔ اس کے بعد وہ

اپنی اصلی حالت پر آ گئیں۔ صبح کو سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُو نے بہترین بات دیکھی اور بہتری ہو گی، تیری نیند بہتر اور تیری آنکھ نے بہتر نیند کی۔ یہ اُس نبی (داؤد علیہ السلام) کی توبہ ہے جس کی تلاوت پر اُس نے مغفرت کا انتظار کیا اور ہم بھی اُس مغفرت کی اُمّید رکھتے ہیں"[1]۔

آیت نمبر ۱۲ میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ سجدہ کریں کہ یہ سجدہ کمال عبادت اور انتہائے عجز و انکسار ہے جو اللہ تعالٰے کو بہت ہی پسند ہے۔

آیت نمبر ۱۴ میں اپنے حبیب مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلی سورۃِ مقدّسہ العلق میں فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ فرمائیں اور میرے بہت ہی قریب ہوتے جائیں، یعنی سجدہ ہی قربِ خُداوندی کا قوی ذریعہ ہے اور عین عبادت ہے۔

آیت نمبر ۷ میں فرمایا کہ کافروں کو جب سجدہ کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ صرف انکار ہی نہیں نہیں کرتے بلکہ اپنی بدبختی کی وجہ سے نفرت کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۸ میں فرمایا کہ قرآنِ عزیز سُن کر تو اُنہیں ایمان لانا چاہیے اور سجدہ کرنا چاہیے۔

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ صفحہ نمبر ۲۴۷

تمام امراض کیلئے نسخۂ شفاء

مندرجہ ذیل گیارہ آیاتِ مبارکہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی بھی بیمار کو پلادیں انشاءاللہ شفاء ہوگی:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○

(اسراء آیت نمبر ۸۲)

فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ○ (النّحل آیت نمبر ۶۹)

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ○ (یونس آیت نمبر ۵۷)

وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ○ (التّوبۃ آیت نمبر ۱۴)

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ○ (الشعراء آیت نمبر ۸۰)

قُلۡ هُوَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًى وَّشِفَآءٌ ○ (حٰم السّجدہ آیت نمبر ۴۴)

يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ ○ (النّساء آیت نمبر ۲۸)

اَلۡـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡكُمۡ ○ (الانفال آیت نمبر ۶۶)

ذٰلِكَ تَخۡفِيۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَرَحۡمَةٌ ○ (البقرہ آیت نمبر ۱۷۸)

رَبِّ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ○

(الانبیاء آیت نمبر ۸۳)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ○

(الانبیاء آیت نمبر ۸۷)

دُرود شریف

یہ ایک مستقل عبادت ہے، اس سے بندہ سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتا رہتا ہے، رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"قیامت کے دن میرے زیادہ قریب وہی ہوگا جس نے مجھ پر دُرود شریف زیادہ پڑھا ہوگا"

چونکہ قیامت جمعہ کے دن بپا ہوگی اس لیے اللہ تعالےٰ کی ہر مخلوق ہر جمعہ کے دن ڈرتی رہتی ہے کہ شاید وہ جمعہ آج ہی کا نہ ہو، اس لیے رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو جمعہ کے دن دُرود شریف زیادہ پڑھنے کا حکم فرمایا کہ اگر وہ جمعہ قیامت والا ہی ہو تو میری رحمت کی برکت سے قیامت کے عذاب سے نجات ہو سکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے (بغیر کسی سے فضول بات کیے) اسّی ۸۰ مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے تو اُس کے اسّی ۸۰ سال کے گُناہ

معاف ہوں گے، اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ (ماخوذ از فضائل درُود شریف)۔۔۔وہ درُود شریف یہ ہے……

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج محمد نبی (ﷺ) اُمّی پر اور آپ (ﷺ) کی آل پر اور خوب سلام بھیج۔

درود تنجینا

درُود شریف کے کلمات بہت زیادہ ہیں ان ہی میں سے ایک مشہور درُود شریف مندرجہ ذیل بھی ہے، ہمارے تمام اکابر اور تمام صوفیائے کرام اس کو پڑھتے ہیں اور پڑھنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔

اِس گناہگار کے والد ماجد نوّر اللہ مرقدہٗ روزانہ بعد از نمازِ فجر سب اہلِ خانہ کو ساتھ بٹھا کر یہ درُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور احقر کو اس کی اجازت قطبِ عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریّا نوّر اللہ مرقدہٗ نے عطا فرمائی ہے، یہ درُود شریف با ترجمہ درج کیا جاتا ہے:۔

﴿ف﴾ شیخ صالح بن موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو حضورِ انور ﷺ نے خواب میں یہ درُود شریف تلقین فرمایا ہے۔

(فرمودہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت فرما ہمارے سردار محمدؐ پر اور ہمارے سردار محمدؐ کی اولاد پر

صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ

ایسی رحمت (درُود) کہ ہم اسکے ذریعہ نجات پائیں تمام خوفوں سے اور تمام آفتوں سے اور پوری فرما

لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ

اسکے ذریعہ ہماری تمام حاجتیں اور پاکی عطا فرما تو ہمارے لیے اسکے ذریعہ تمام ہی گناہوں سے

وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی

اور بلند فرمادے اس کے ذریعہ اپنے نزدیک بڑے مرتبے ہمارے لیے

الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اور عطا فرما تو ہم کو تمام نیکیوں اور خوبیوں کے انتہائی درجے اسکے طفیل زندگی میں اور بعد مرنے کے

اِنَّکَ مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

بے شک تو ہی دُعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے اور مرتبے بلند کرنے والا، اور اے حاجتیں پوری کرنیوالے،

وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ

اور اے دُشواریوں میں کفایت کرنے والے اور اے بلاؤں کو دُور کرنیوالے اور اے مشکلوں کے حل کرنے والے

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَااِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

میری مدد کر، میری مدد کر، میری مدد کر، اے میرے معبود بیشک تُو ہی ہر چیز پر بہت قدرت رکھنے والا ہے

درودِ محمودی

☆☆☆☆

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا ○

﴿ترجمہ﴾

اے اللہ میرے تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جب تک رات دن بدلتے رہیں اور موسمیں بدلتی رہیں اور رات دن آتے رہیں اور قطب شمالی کے دو تارے قائم رہیں اور پہنچا دے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح کو اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والوں کی روح کو ہماری طرف سے تحفہ اور سلام اور برکت نازل فرما اور سلام بھیج بہت زیادہ۔

☆☆☆☆

دُعائے عیسوی

حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اختلاجِ قلب (دل کی بیماری) کیلئے مندرجہ ذیل دُعا منقول ہے، کسی وقت بھی تین بار پڑھ کر دِل پر پھُونک دے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اِلٰہُ مَنْ فِی السَّمَآءِ وَاِلٰہُ مَنْ فِی الْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ فِیْھِمَا غَیْرُکَ وَاَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَجَبَّارُ مَنْ فِی الْاَرْضِ لَاجَبَّارَ فِیْھِمَا غَیْرُکَ وَاَنْتَ مَلِکُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَلِکُ مَنْ فِی الْاَرْضِ لَامَلِکَ فِیْھِمَا غَیْرُکَ قُدْرَتُکَ فِی الْاَرْضِ کَقُدْرَتِکَ فِی السَّمَآءِ سُلْطَانُکَ فِی الْاَرْضِ کَسُلْطَانِکَ فِی السَّمَآءِ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْکَرِیْمِ وَوَجْھِکَ الْمُنِیْرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: یا اللہ تو آسمانی مخلوق کا بھی معبود ہے اور زمینی مخلوق کا بھی معبود ہے ان دونوں میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو ہی اختیار والا ہے ان پر جو آسمانوں میں ہیں اور ان پر بھی جو زمین میں ہیں ان دونوں میں تیرے سوا کوئی با اختیار نہیں اور تُو ہی بادشاہ ان سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور بادشاہ ہے ان کا بھی جو زمین میں ہیں کسی کی بادشاہی نہیں ان میں تیرے سوا تیری قدرت ہے، زمین میں بھی جیسا کہ تیری قدرت ہے آسمان

میں۔ تیرا اقتدار ہے زمین میں جیسا کہ تیرا اقتدار ہے آسمان میں۔ تیرے کریم اسم پاک سے تجھ سے مانگتا ہوں، اور تیری پُرنور ذات، اور تیری لازوال حکومت کے صدقے میں، بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

دُعا کی قبولیت کیلئے قرآن وسُنّت کی روشنی میں بزرگانِ دین کا توسّل اکابر کا معمول رہا ہے۔ اس لیے سلسلہ صابریہ امدادیہ کا منظوم شجرہ مرتّبہ قطبُ الارشاد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شعر نمبر۲ کے اضافہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یا الٰہی کُن مُناجاتم بفضلِ خُود قبول — از طفیلِ اولیائے خاندانِ صابری
بہر محمد زاہدُ الحسینی وحُسین احمد ولی — ہم رشیداحمد رشید باصفا وسیّدی
بہر امداد وبنور و حضرت عبدُ الرحیم — عبدِ باری عبد ہادی عضددین مکّی ولی
ہم محمدی ومُحِبُّ اللہ وشاہ بُوسعید — ہم نظام لدّین جلال وعبدِ قدّوس احمدی
ہم محمد وعارف وہم عبدِحق شیخ جلال — شمس دین ترک وعلاؤ لدّین فرید جودھنی
قطب دین وہم معین لدّین وعثمان وشریف — ہم بمودُود و ابویُوسف ہم محمد و احمدی
بوسحاق وہم بہ ممشاد وہبیرہ نامورعبد واحد — ہم حذیفہ و ابنِ ادہم ہم فُضیل مرشدی
ہم حسن بصری علی فخردین — سیّدُ الکونین فخرالعالمین بشری نبی

پاک کُن قلب مرا تُو از خیال غیرخویش
بہرذات خود شفایم دِہ ز امراضِ دلی

اقوالُ الاولیاء رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہِم

از نجاتِ دارین صفحہ ۲۲۵ تا ۲۴۶

سارے تصوّف کا خلاصہ لقمۂ حلال ہے۔ (حضرت ابراہیم بن ادہمؒ)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچّی محبّت کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے محبوب ﷺ کی اعمال اور اخلاق میں اتّباع کی جائے۔ (حضرت ذوالنّون مصریؒ)

تصوّف ہر لذّتِ نفسانی کے چھوڑنے کا نام ہے۔ (حضرت جُنید بُغدادیؒ)

امراضِ قلبی کا علاج پانچ کاموں میں ہے......

﴿۱﴾ غور و فکر سے تلاوتِ قرآنِ عزیز ﴿۲﴾ پیٹ کا طعام سے خالی رکھنا

﴿۳﴾ رات کا کھڑا ہونا (نمازِ تہجد) ﴿۴﴾ سحری کو عاجزانہ دُعا

﴿۵﴾ نیک لوگوں کی مجلس میں حاضری -- (حضرت ابراہیم بن ادہم خوّاص)

اسلام کو چار قسم کے مسلمانوں سے نُقصان پہنچتا ہے......

﴿۱﴾ جو علماء اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔

﴿۲﴾ جو عمل تو کرتے ہیں مگر دینی علم سے بے بہرہ ہیں

﴿۳﴾ وہ پڑھانے والے جو خُود عمل نہیں کرتے ﴿۴﴾ جو لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ (ابوعبدُ اللہ محمد بن الفضل بلخیؒ)

سالکِ صادق اور مخلص کی علامت یہ ہے کہ اس کے سب اعمال شریعت کی میزان پر پُورے اُتریں--(امام غزالیؒ)

اُمراء سے بخُدا میرا دِل گھبراتا ہے--(حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ)

ہمارے اکابر (دیوبند) کا ظاہر نقشبندی اور باطن چشتی ہے-(حضرتِ مدنیؒ)

اصحابِ سلطنت وحکومت جب کسی کو قریب کرتے ہیں تو سب سے پہلے اُس کا ایمان چھین لیتے ہیں--

(حضرتِ اقدس قاضی محمد زاہدُ الحسینیؒ)

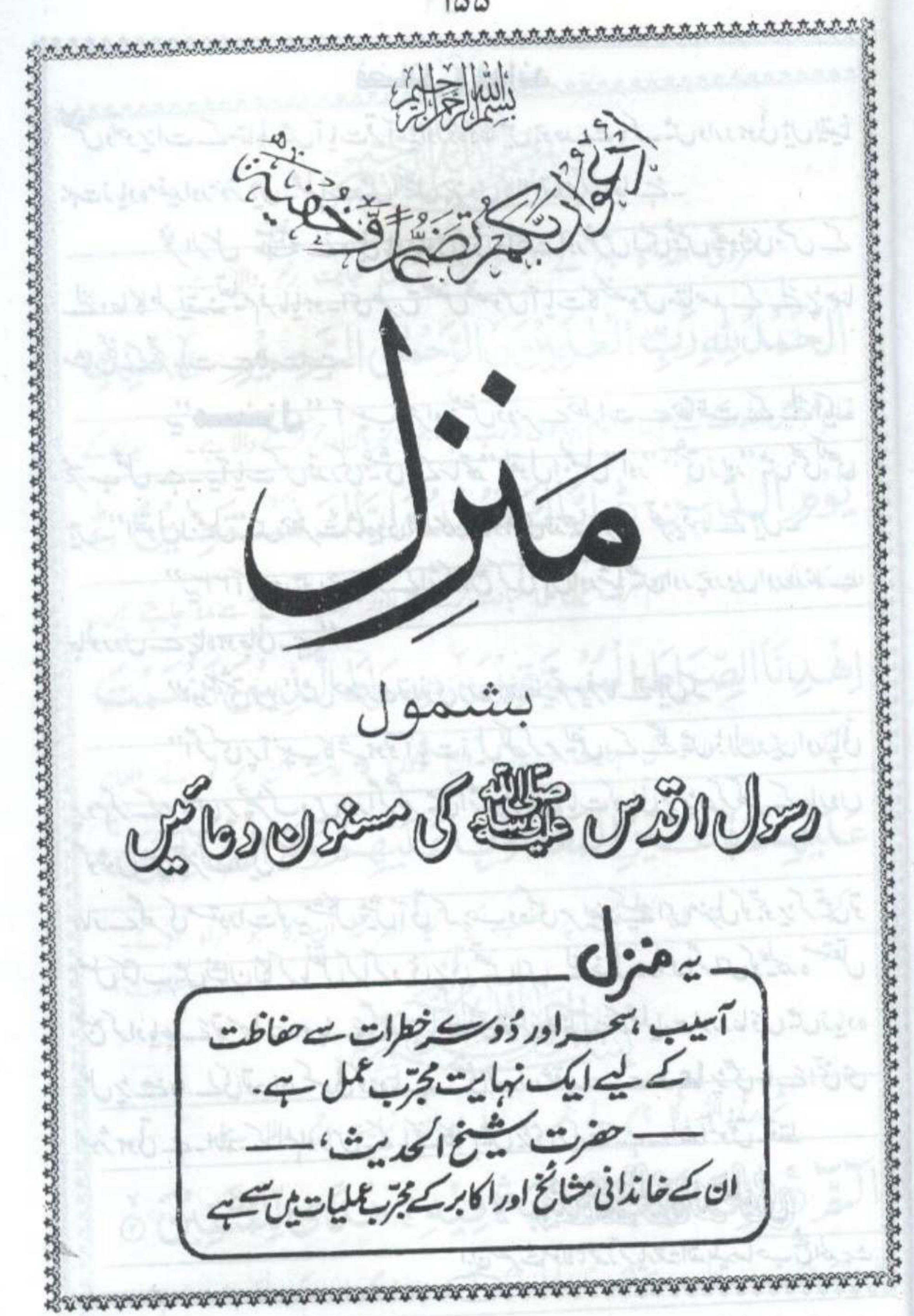
﴿تمّت بالخیر﴾

ضروری ہدایت

دعائیں، اوراد، وظائف پڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر کسی جائز کام کیلئے انسان مَنّت مان لے تو بھی اس کا کام جلدی ہو جاتا ہے، پریشانیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

یہ نسخہ آزمودہ اور بہت مجرب ہے

﴿نوٹ﴾ کام ہوتے ہی مَنّت فوراً ادا کرنی چاہیئے ورنہ اس کے نقصان کا بھی احتمال ہے۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم
ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ
منزل
بشمول
رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعائیں
یہ منزل
آسیب، سحر اور دوسرے خطرات سے حفاظت
کے لیے ایک نہایت مجرّب عمل ہے۔
حضرت شیخ الحدیث،
ان کے خاندانی مشائخ اور اکابر کے مجرّب عملیات میں سے ہے

فضائل و فوائد

نقش وتعویزات کے مقابلہ میں آیات قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیث پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور موثر ہیں۔عملیات میں انہیں چیزوں کا اااہتمام کرنا چاہئے۔

فخر الرسل ﷺ نے دینی یا دنیاوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لئے دعا کا طریقہ نہ تعلیم فرمایا ہو۔اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لئے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔

یہ ''**منزل**'' آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کے لئے ایک مجرّب عمل ہے۔یہ آیات کس قدر کمی بیشی کے ساتھ ''القول الجمیل'' اور ''بہشتی زیور'' میں بھی لکھی ہیں۔''القول الجمیل'' میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدّس سرّہٗ تحریر فرماتے ہیں۔

''یہ ۳۳ آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔''

''اور بہشتی زیور'' میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

''اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔''

ہمارے گھر کی مستورات کو یہ مشکل پیش آتی کہ جب وہ کسی مریضہ کیلئے اس منزل کو تجویز کرتیں تو اصل کتاب میں نشان لگا کر یا نقل کرا کر دینی پڑتی تھیں اس لئے خیال ہوا کہ اگر اس کو علیحدہ مستقل طبع کرا دیا جائے تو سہولت ہو جائے گی۔یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عملیات اور دعاؤں میں زیادہ دخل پڑھنے والے کی توجہ اور یکسوئی کو ہوتا ہے۔جتنی توجہ اور عقیدت سے **دعا** پڑھی جائے اتنی ہی موثر ہوتی ہے۔اللہ کے نام اور اس کے پاک کلام میں بڑی برکت ہے۔واللہ الموفق۔فقط

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

ابن حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ صاحب شیخ الحدیث



شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ بدلہ کے

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴

دن کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام

عَلَيْهِمْ ۥۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

کیا نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔

(آمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲

الف لام میم یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، پرہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے،

الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، اور قائم کرتے ہیں نماز، اور جو کچھ ہم نے

رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝۳ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ

انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر

اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ۝۴

نازل کیا گیا، اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ‌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝۵

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں، اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝۱۶۳

اور تمہارا معبود یکتا معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نہایت مہربان اور رحم کرنیوالا۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ

اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ‌ؕ

زندہ ہے، سب کو تھامنے والا، نہ اسے اونگھ آتی ہے، اور نہ نیند،

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ مَنۡ ذَا

اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، کون ہے جو

الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

سفارش کرے؟ اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر، وہ جانتا ہے جو ان کے

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ

سامنے ہے، اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے اس کے علم میں سے کسی چیز

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ

کا مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو، اس کو

الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

ان کی حفاظت نہیں تھکاتی، اور وہ بلند مرتبہ، عظمت والا ہے۔

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ

زبردستی نہیں دین میں، بیشک ہدایت سے گمراہی جدا ہو

مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

گئی ہے، پس جو گمراہ کرنے والے کو نہ مانے، اور اللہ پر

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ

ایمان لائے، پس تحقیق اس نے حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، ٹوٹنا نہیں اس کو،

وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا مددگار ہے،

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

وہ انہیں نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے

اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

ان کے ساتھی گمراہ کرنے والے ہیں، وہ انہیں نکالتے ہیں روشنی سے

الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾

اندھیروں کی طرف، یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا

اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اگر تم ظاہر کرو

مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

جو تمہارے دلوں میں ہے، یا تم اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا،

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

پھر جس کو وہ چاہے بخش دے، اور جس کو وہ چاہے عذاب دے، اور اللہ

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ رسول نے مان لیا جو کچھ اس کی

اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

طرف اُتارا گیا اس کے رب کی طرف سے اور مومنوں نے (بھی)، سب ایمان لائے اللہ پر،

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ

کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش چاہیے

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

اے ہمارے رب! اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ

گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا، اور اس پر (عذاب) ہے جو اس نے کمایا،

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ، اگر ہم بھول جائیں یا ہم چوکیں، اے ہمارے رب!

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ

ہم پر بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے ڈالا ہم سے پہلے لوگوں پر،

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

اے ہمارے رب! ہم سے نہ اٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں،

وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

اور درگزر کر اور تو ہم سے، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا آقا ہے،

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

پس ہماری مدد کر کافروں کی قوم پر۔ (آمین)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور

الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

فرشتوں اور علم والوں نے (بھی)، (وہی) حاکم ہے انصاف کے ساتھ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ

زبردست حکمت والا ہے۔ آپ کہیں اے اللہ! مالکِ مُلک تو جسے چاہے مُلک دے،

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ

اور تو ملک چھین لے جس سے تو چاہے، اور جسے تو چاہے عزت دے،

مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ

اور جسے تو چاہے ذلیل کر دے، تیرے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے،

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور

تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور تو بے جان سے جاندار نکالتا ہے،

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے، اور جسے تو چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

بےحساب رزق دیتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین اور آسمان

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف يُغْشِی

چھ دن میں بنائے، پھر اس نے قرار فرمایا عرش پر، دن ڈھانکتا ہے

الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

رات کو، اس کے پیچھے (دن) دوڑتا ہوا آتا ہے، اور سورج اور چاند

وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط

اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں، یاد رکھو اسی کے لئے ہے پیدا کرنا اور حکم دینا،

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

اللہ برکت والا ہے، سارے جہانوں کا رب ہے۔ اپنے رب کو پکارو

تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿٥٥﴾ ع

گڑگڑا کر اور آہستہ سے بے شک وہ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا

اور فساد نہ مچاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد، اور اسے پکارو ڈرتے اور

وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

امید رکھتے ہوئے، بیشک اللہ کی رحمت قریب ہے نیکی کرنے والوں کے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

آپ ﷺ کہہ دیں تم پکارو اللہ (کہہ کر) یا پکارو

الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

رحمٰن (کہہ کر) جو کچھ بھی پکارو گے اسی کے لئے ہیں سب سے اچھے نام،

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ

اور نہ اپنی نماز (آواز بہت) بلند کرو اور نہ اس میں بالکل پست کرو (بلکہ) اس کے درمیان

ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ

کا راستہ ڈھونڈو۔ اور آپ ﷺ کہہ دیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہ جس نے کوئی

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

اولاد نہیں بنائی، اور سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور نہ اس کا کوئی مددگار

لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

ہے ناتوانی کے سبب، اور خوب اس کی بڑائی (بیان) کرو۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا؟

عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ پس بلند تر ہے اللہ حقیقی بادشاہ،

الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، عزت والا عرش کا مالک۔ اور جو

يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا

کوئی پکارے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود، اس کے پاس اس کے لئے کوئی سند نہیں، سو

حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ

اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، بے شک کامیابی نہیں پائیں گے کافر۔ اور آپ ﷺ کہیں،

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما، اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ

قسم ہے پرا جما کر صف باندھنے والے (فرشتوں) کی، پھر جھڑک کر، ڈانٹنے والوں کی، پھر قرآن تلاوت

ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کرنے والوں کی، بے شک تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا،

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

اور جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور پروردگار ہے مشرقوں (مقاماتِ طلوع) کا بیشک ہم نے مزّین

بِزِيْنَةِ ِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝

کیا آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے۔ اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ کیا۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

اور ملائے اعلیٰ (اوپر کی مجلس) کی طرف کان نہیں لگا سکتے، ہر طرف سے بھگانے کو (انگارے)

جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ

مارے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ سوائے اس کے جو

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ

اُچک کر لے بھاگا تو اس کے پیچھے ایک دہکتا ہوا انگارا لگا۔ پس آپ ﷺ ان سے پوچھیں

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ

کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے، یا جو (مخلوق) ہم نے پیدا کی؟ بے شک ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی (گارے)

لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

سے پیدا کیا۔ اے گروہِ جن اور انس، اگر تم سے ہو سکے کہ

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل بھاگو (نکل دیکھو) تم زور کے

فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

سوا نہ نکل بھاگو گے (اور زور تم میں ہے ہی نہیں) تو اپنے رب کی کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ

نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ تم پر بھیج دیا جائے گا، ایک شعلہ آگ سے

نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور دھواں تو مقابلہ نہ کر سکو گے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

تم جھٹلاؤ گے؟ پھر جب پھٹ جائے گا آسمان، تو وہ سرخ چمڑے جیسا

كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

گلابی ہو جائے گا۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

پس اس دن نہ پوچھا جائے گا اس کے گناہوں کے متعلق (خود) کسی انسان سے اور نہ جن سے، کیونکہ سب علم الٰہی میں ہے،

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ

اگر ہم نازل کرتے یہ قرآن کسی پہاڑ پر

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط

تو تم اس کو اللہ کے خوف سے دبا (جھکا) ہوا ٹکڑے ٹکڑے دیکھتے،

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج

غور وفکر کریں۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں،

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

جاننے والا پوشیدہ کا اور آشکارا کا، وہ بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ

وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ حقیقی) بادشاہ ہے، (ہر عیب سے) نہایت پاک ہے۔

السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط

سلامتی والا امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

اللہ پاک ہے،اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہے خالق، ایجاد کرنے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي

صورتیں بنانیوالا، اسی کے ہیں (سب) اچھے نام، اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہے۔ جو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا

آپ ﷺ فرمادیں مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے اسے (قرآن کو) سنا تو انہوں نے کہا،

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ

بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے اور وہ رہنمائی کرتا ہے ہدایت کی طرف

فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ

تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ

تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾

ہمارے رب کی شان برتر ہے۔ اس نے نہیں بنایا کسی کو اپنی بیوی اور نہ اولاد۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ پر بڑھا چڑھا کر باتیں کہتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَاۤ

کہہ دیجئے۔ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جس کی تم پوجا کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَاۤ

والے ہواس کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو، اور نہ تم

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝۶

عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین میرا لئے میرا دین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَلَمْ

کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ (کسی نے)

یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اس کو جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ

کہہ دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی اُس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا، اور

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی

اندھیرے کے شر سے، جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں

الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

کے شر سے اور شر سے حسد کرنے والے کے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ

کہہ دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں

النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ

کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے، چھپ چھپ کر حملہ کرنے والے کے شر سے، جو

يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔



دونوں جہانوں میں کامیاب رہنے کیلئے

مختصر دستورِ حیات

ویسے تو جس قدر نیکی کرے گا اتنا ہی اجر وثواب زیادہ ملے گا مگر مندرجہ ذیل طرزِ زندگی اختیار کرلی جائے تو اس سے انشاء اللہ دُنیا میں بھی عزّت اور سکونِ قلب حاصل ہوگا اور قبر وقیامت بھی اچھّی ہوجائیگی............

﴿۱﴾ نمازِ پنجگانہ خُود بھی باجماعت ادا کرے اور بیوی بچّوں، متعلقین کو بھی نمازی بنائے۔

﴿۲﴾ روزانہ تلاوتِ قرآنِ مجید کی پابندی اس طرح کرے کہ کم از کم ایک پارہ اور سورۂ یٰسین صبح کی نماز کے بعد اور بعد از نمازِ عشاء سورۂ مُلک پڑھے۔

﴿۳﴾ اگر نمازِ تہجد، اشراق وچاشت اور عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت نفل اور نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھ سکے تو بہت بہتر ہے۔

﴿۴﴾ اگر مالدار ہو تو زکوٰۃ اور عُشر ادا کرے، ویسے بھی اللہ کے نام پر دیتا رہے۔

﴿۵﴾ ہر ماہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ چاند کی روزہ رکّھے ورنہ ایک روزہ تو ضرور ہر ماہ میں رکّھے۔

﴿۶﴾ اگر ماں باپ زندہ ہوں تو ان کا ادب کرے اور اگر وفات پا چکے

ہوں تو اُن کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھے۔

﴿۷﴾ میاں، بیوی، رشتہ داروں کے حقوق کا خاص خیال رکھے۔

﴿۸﴾ کسی وارث کا حق نہ کھائے، رشوت، سُود، اور دوسرے تمام ناجائز مال سے بچے۔

﴿۹﴾ مسجد میں دُنیا کی باتیں نہ کرے، مسجد میں جھاڑو دے اور مسجد کی خدمت کرے۔

﴿۱۰﴾ زنا، لواطت، غیبت، گالی، سینما، گانے بجانے، نشہ اور تصویر سے پرہیز کرے۔

﴿۱۱﴾ مہینے میں کم از کم تین چار یتیموں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے۔

﴿۱۲﴾ ہر ماہ میں ایک دفعہ قریبی ہسپتال میں جا کر بیماروں کی خدمت کرے اوراُن کی جسمانی تکلیف کو دیکھ کر اپنی بدنی راحت کا شکریہ ادا کرے، دوسرے بیماروں کی بھی عیادت کرے، اور میّت کی نمازِ جنازہ پڑھے۔

﴿۱۳﴾ رات کو سونے سے پہلے اپنے گُناہوں کو یاد کر کے ندامت کے ساتھ توبہ کرے اور ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لے۔

﴿۱۴﴾ غیرمحرموں کو گھر نہ لائے اور خُود بھی غیرمحرم عورتوں کے ساتھ مجلس نہ کرے

﴿۱۵﴾ فحش رسالے، ناول اور افسانے ہرگز نہ پڑھے۔

﴿۱۶﴾ کبھی کبھی کسی پابندِ شرع بزرگ کے پاس جا کر خاموشی سے باادب بیٹھا کرے اگر دِل کا سکون ہو تو بیعت بھی کر لے۔

﴿۱۷﴾ شدید مجبوری کے بغیر قرض نہ لے۔

﴿۱۸﴾ ہر جمعہ کو قریبی قبرستان میں جا کر فاتحہ پڑھے اور ان قبروں کو دیکھ کر اپنی قبر کا خیال کرے۔

﴿۱۹﴾ اولاد کے بالغ ہوتے ہی مناسب رشتہ کرا دے۔

﴿۲۰﴾ روزانہ مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھ لیا کرے.................

کلمہ طیّبہ ۱۰۰ مرتبہ، دُرود شریف ۱۰۰ مرتبہ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّىۡ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ ۱۰۰ مرتبہ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱۰۰ مرتبہ، (اگر اس مختصر سے دستورِ حیات پر عمل کیا تو انشاء اللہ دونوں جہانوں میں سکھ حاصل ہوگا)

وَاللّٰهُ الۡمُوَفِّقُ

امام الزاھدین والعارفین حضرت اقدس

قاضی محمد زاھد الحسینی نور اللّٰہ مرقدہ کے

صدقات جاریہ

(۱) مدینہ مسجد اٹک شہر ۱۹۵۷ء میں اس کی ابتداء ہوئی۔شروع میں چھوٹی سی مسجد تھی۔لیکن رفتہ رفتہ شہر کی سب سے بڑی مسجد بن گئی۔پھر حضرتؒ کے وصال کے بعد ۱۹۹۸ء میں اس کی تعمیر جدید شروع ہوئی اور اس وقت بحمد اللہ تین منزلہ شاندار مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور اس پر اندازاً ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔یہ ہمارا مرکز بھی ہے اور اس مسجد کے متصل مدرسے کے احاطے میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرامگاہ بھی ہے۔

بعد نماز فجر درس قرآن مجید، بعد العشاء درس حدیث، ہر جمعرات بعد المغرب مجلس ذکر اور خطبہ جمعہ تو مستقل سلسلے ہیں اس کے علاوہ بھی اکثر اوقات مجالس خیر و برکت منعقد ہوتی رہتی ہیں۔

(۲) جامعہ مدینہ اٹک شہر ۱۹۶۲ء سے مستقلاً اس ادارے کا قیام عمل میں آیا۔اب تک سینکڑوں حفاظ کرام اور ائمہ حضرات و خطباء فارغ ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ وعظ و نصیحت، درس و تدریس، امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اسی طرح مندرجہ ذیل مساجد و مدارس کام کر رہے ہیں۔

(۳) مکی مسجد (۴) مسجد صدیق اکبرؓ (۵) مسجد اقصیٰ (۶) مسجد تقویٰ (۷) مسجد حضرت علیؓ (۸) مسجد حضرت عمرؓ (۹) مسجد رحمت کائنات (۱۰) مسجد جیلانی (۱۱) مسجد ختم نبوت (۱۲) مسجد زکریا (۱۳) المدنی مڈل سکول۔یہ تمام اٹک شہر میں ہیں۔

(۱۴) مدنی مسجد شجوال کینٹ (۱۵) مسجد خالدؓ بن ولید، واہ کینٹ (۱۶) مدنی

مسجد منزل انوار القرآن (۱۷) جامع مسجد محمدی (۱۸) جامعہ مدنیہ زاہدیہ (۱۹) جامعہ ترتیل القرآن فقیریہ کُنج جدید ایبٹ آباد (۲۰) مرکزی جامع مسجد شمس آباد (۲۱) مسجد رحمت کائنات، مانسہرہ (۲۲) مدرسہ حسینیہ تعلیم القرآن ٹھٹی، تلہ گنگ اور اسی طرح دیگر ادارے لوجہ اللہ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان تمام مدارس، مساجد اور اداروں کا انتظام واہتمام حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت، محنت اور دعاؤں کے صدقے احقر، گنہ گار کے ذمے ہے۔

بحمد اللہ یہ تمام کام اللہ رب العالمین کی خصوصی رحمت، اہل اللہ کی دعائیں اور اہل ایمان، اہل خیر کی معاونت سے چل رہے ہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مخلص خدام تو بہت ہی توجہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر خصوصی فضل وکرم نازل فرماویں۔ آمین

اللہ کریم سب کے صدقات، عطیات، زکوٰۃ قبول ومنظور فرمائیں اور اس چشمہ فیض کو تا قیام قیامت جاری وساری فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

قاضی محمد ارشد الحسینی خادم خانقاہ مدنی

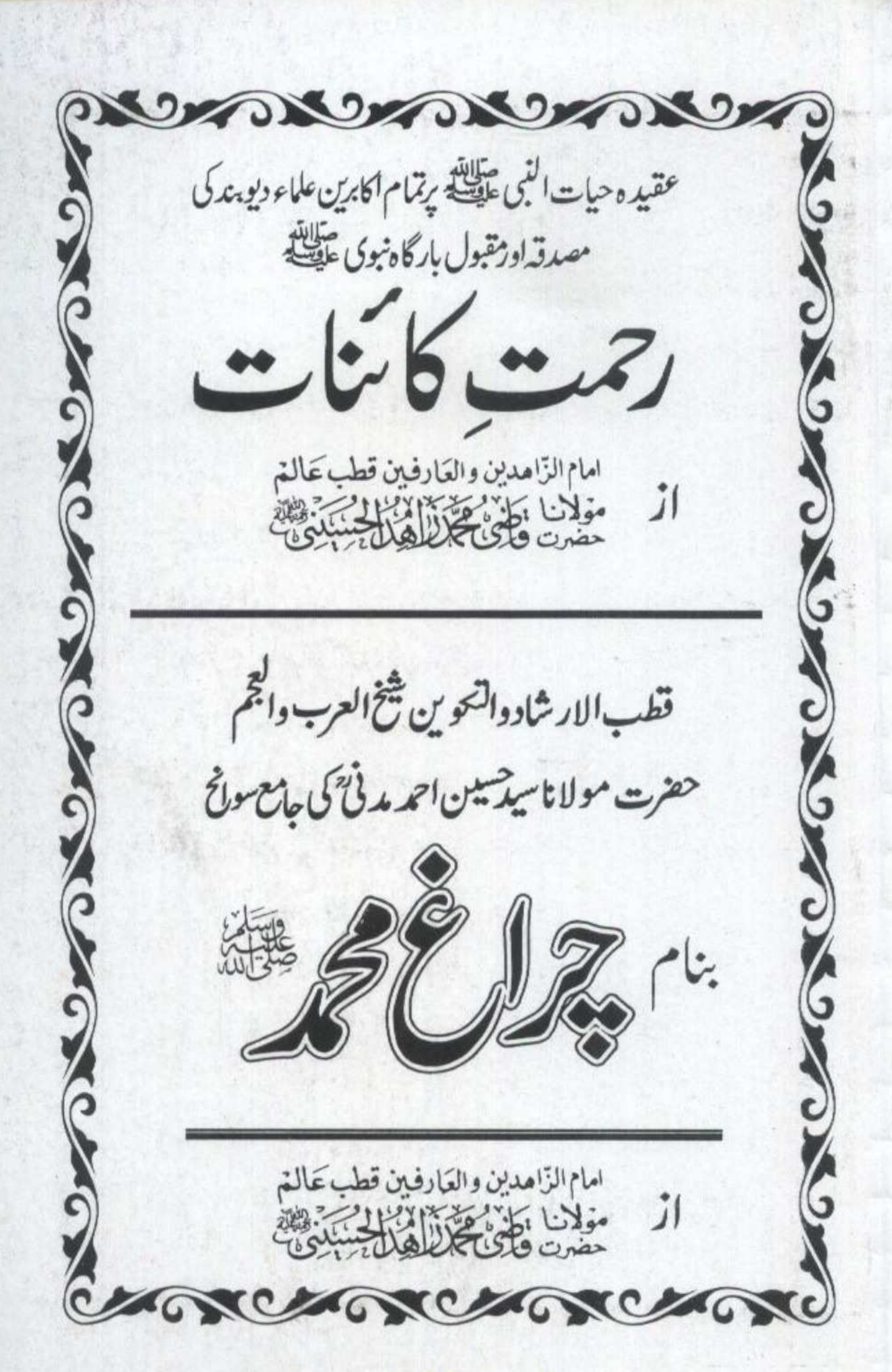
یکم اکتوبر تا آخر مئی۔ مدینہ مسجد اٹک شہر۔

فون نمبر 0597- 613484- 602484

ابتداء جون تا آخر ستمبر۔ جامعہ مدنیہ زاہدیہ۔ ڈاک خانہ جھنگی۔ ایبٹ آباد

فون نمبر 0992-332103 - 341260

موبائل: 0300 - 5186176



عقیدہ حیات النبی ﷺ پر تمام اکابرین علماء دیوبند کی
مصدقہ اور مقبول بارگاہ نبوی ﷺ
رحمتِ کائنات
امام الزاہدین والعارفین قطب عالم
از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
قطب الارشاد والتکوین شیخ العرب والعجم
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح کی جامع سوانح
بنام چراغ محمد ﷺ
امام الزاہدین والعارفین قطب عالم
از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مطبوعات موجودہ

درس قرآن مجید کامل
منزل انوار القرآن واہ کینٹ کا مشہور درس
(۲۸ جلدیں)

آسان تفسیر قرآن مجید
سورۃ البقرہ تا سورۃ الاعراف

تذکرۃ المفسرین
چھ سو سے زیادہ مفسرین کے حالات اردو زبان میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب

انوار الحدیث
منزل انوار القرآن واہ کینٹ کا مشہور درس حدیث
۶ جلدیں

رحمتِ کائنات ﷺ
عقیدۂ حیات النبی ﷺ پر تمام علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب
پندرھواں ایڈیشن

چراغِ محمد ﷺ
شیخ العرب والعجم حضرت سید حسین احمد مدنی کی مفصل سوانح

با محمد ﷺ باوقار
رحمتِ دو عالم ﷺ کے امت پر حقوق اور گستاخ رسول کی سزا پر جامع کتاب

نجاتِ دارین
اسلامی تصوف پر اردو زبان میں پہلی جامع کتاب

دامانِ رحمت
آج کی دکھی انسانیت کے سکھ اور چین کیلئے مجرب دعائیں اور عملیات
ایڈیشن دوازدہم

روحانی تحفہ
امام غزالی رحمہ اللہ کی تمام تصانیف کا خلاصہ

آغوشِ رحمت
وظائف کی مشہور کتاب الحزب الاعظم مع اردو ترجمہ

درس سورۃ فاتحہ
سورۃ فاتحہ کی مفصل تفسیر مع ضروری مسائل

درس حدیث جبرئیل ؑ
اسلام، ایمان، احسان کی سادہ مگر جامع تشریح

سات خوش نصیب
جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ قیامت کے دن نصیب فرمائیں گے۔

محسن اعظم ﷺ
امام الانبیاء ﷺ کی شان رفیع پر قرآن مجید کی آیت پر چار مفصل دروس کا مجموعہ

انوار الرشید فی بیان حقوق المعبود والعبید
حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق ضروری احکامات

فرائض والدین
جن احکامات پر عمل کرنے سے اولاد فرمانبردار ہو

ظل رحمانی
وہ اعمال وافعال جن کے کرنے سے انسان آخرت کی گرمی سے بچ سکتا ہے۔

حسینی نماز
نماز کی ترکیب اور رکعات کے فوت ہو جانے پر نماز پوری کرنے کا طریقہ مع نقشہ

تعارف دار العلوم دیوبند
عظیم اسلامی یونیورسٹی کا مختصر تعارف

برکات وضو
وضو کے تمام مسائل اور فضائل اور اسکی برکات کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔

دار الارشاد مدینہ مسجد اٹک شہر۔ فون 057-2602484 2613484